

مخزن التواريخ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



ذخیرہ

ج 4

4.0 / 1000, Ch. 10/17 -
1/2
DAZI ALA MOHAMMAD SAHIB,
قاضي



136803



غلط نامہ

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ	صحیح
تیرم	نیرم	۷	۲۱	ویا	۶	۱
جمیۃ العالمین	ایم جتہ العالمین	۷	۲۱	سن	۱۲	۲
کے	کسے	۱۳	۲۳	استقدار	۷	۲۷
عمر عثمان علی	عمر و عثمان علی	۷	۲۷	مخول	۱۵	
سرخیل	سرخیل	۱۸	۲۵	چالے	۱۶	
ور	ور	۱۰	۲۶	سید	۷	۵
او	رو	۱۳		ابداع	۶	۶
ازو	زو	۷	۲۷	بگذارو	۹	۱۰
گشتہ	گشتہ	۱۰		و	۱۲	
مرد او	مرواد	۸	۲۸	داود شاہ	۷	۱۱
عدل ہم انصاف	عدا انصاف حال	۹		شواہد	۷	۱۲
حال و قال او	زناہ او			یاد	۱۱	
از	آن	۹	۲۹	جاہ و جلال	۱۹	۱۳
بحث	بحث	۱۲		گردہ زناں	۱	۱۵
عوز	عور	۱۶		علم کسے	۹	۱۹
فرود	فرور	۱۲	۳۰	قدرت	۳	۲۰

صغیر	سطر	غلط	صحیح	صغیر	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۳	زائل	زائن	۴۰	۱۸	ار	از
۳۱	۱۳	رود	زودو	۴۲	۵	مزال	راں
	۱۶	مگر	پنگر	۹	۹	فریں	قریں
۳۵	۸	اک	ایک		۱۸	دزدو طاقت	دزدو و طاقت
	۱۶	دہنی	دہنی	۱۲	۱۲	تاخیر	نافر
۳۶	۹	پدرو و جملہ	پدرو و جملہ	۴۳	۳	گاہ و فرغام	گاہ و فرغام
	۱۵	ہے	ہیں	۹	۹	یارت	بارت
۳۷	۱۵	بخفتم	بختم	۱۶	۱۶	چوں	چوں
۳۸	۴	زیبی	زیبے	۴۴	۵	تیغ بو	تیغ تو
	۱۲	غوث مرد	غوث و مرد	۶	۶	کھف الوری	کھف الوری
	۱۵	ماہ کوکب	ماہ و کوکب	"	"	ہنی	ہنی
۳۹	۱	زغزل	زغزل	۴۵	۷	طل	ظل
	۲	زبید	زبید	۱۰	۱۰	مائش	مائش
	۳	از التفات	از التفات	۱۵	۱۵	متنعم	متنعم
	۶	بفہم لست	بفہم لست	۴۶	۵	خوآن لو	خوآن تو
۴۰	۶	فرش باگل	فرش و مرد باگل	۱۰	۱۰	روز دگرے	روز دگرے
	۶	زمیں	زمین	۱۲	۱۲	خایان	خایان
	۱۷	رہو شمس	رہو شمس	۴۷	۱	زجبا مگردی او	زجبا مگردی او

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۵	ایکہ دور	ایکہ از دور	۵۵	۳	تلون	تلون
	۸	منیرش	منیرش		۷	میل	میل
	۱۶	غزل علیہ رحمۃ	غزل حافظ علیہ رحمۃ		۹	نخیم	نخیم
	۲	برکہ	برکہ		۱۰	جال	جال
	۷	ملکان فرست خاتم	ملکان فرست خاتم	۵۶	۱۲	شکتہ دلے	شکتہ دلے
	۱۱	یا انجنت	یا انجنت		۱۲	وگر	وگر
	۱۷	رخشاں کن پریشاں	رخشاں کن پریشاں	۵۸	۳	زمین ہر طرف	زمین از ہر طرف
	۸	میر نور خشاں	میر نور خشاں		۱۰	بانہاز	بانہاز
	۱	یہ برد نام	یہ برد نام		۱۵	سامان با برآشادی	سامان با شادی
	۲	منہا	منہا	۵۹	۳	یا و مفتوں	یا و مفتوں
	۱۰	چشم	چشم		۶	کاروبنی	کاروبنی
	آخر	منغم	منغم		۱۱	۱۳۲۸	۱۳۲۸
	۷	مادرمیاں	مادرمیاں		۱۶	نگہ	نگہ
	۳	تیر اقبال	تیر اقبال		۳	نواہیا	نواہیا
	۱۶	امیرشد	امیرشد		۶	نگہ	نگہ
	۱۱	راخوان	راخوان		۱۲	نگہ	نگہ
	اخیر	بشرو	بشرو		۱۷	نگہ	نگہ
	۸	فرماں	فرماں		۱۹	نہ بخت	نہ بخت

صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح
۶۱	۱	دست روہا	۶۵	۷	دست روہائے
۱۱	۵	برہ	۶۶	۳	برہ
۱۲	۱۱	نگہ	۶	۵	نگہ
۱۵	۱۱	نگہ	۱۱	۱۱	نگہ
۱۸	۱۸	نگہ	۱۲	۱۲	نگہ
۶۲	۲	باوی بزرگ	۶۷	۲	باوی بزرگ
۱۱	۱۱	نازاں	۳	۳	نازاں
۶۳	۹	در شفاخانہ مانوس	۵	۵	در شفاخانہ مانوس
۱۱	۸	بلیسواں	۸	۸	بلیسواں
۱۲	۱۲	لود	۶۸	۱	لود
۶۴	۲	پدر مادر	۱۵	۱۵	پدر مادر
۳	۳	پدر مادر	۶۹	۵	پدر مادر
۸	۸	عدو	۱۲	۱۲	عدوئے
۶۵	۲	فرد خد اور سول	۱۵	۱۵	فرد خد اور سول
۲	۲	چہ	۱۶	۱۶	چلو
۲۰	۲۰	حور و سرما	۷۰	۱	حور و سرما
۵	۵	نو	۸	۸	وفا
۶	۶	نو	۱۶	۱۶	چاری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۶	اے بسا.....	اے بسا ظاہر خوش	۷۹	۶	فطرتش	فطرتش
			از آلائے تو	۸۰	۱۹	پوشش	پوشش
	۱۳	آباد کن	آبا کن	۸۱	۱	آنکہ رفت	آنکہ پیشش
۷۲	۷	اضافت	زاید ہے	۶	۶	خوفِ خویش	خونِ خویش
	۱۰	سہماے	سہماک	۶	۶	خونش بخورد	خونش بخورد
۷۳	۶	سخنی	سخنے	۱۳	۱۳	زو	زو
	۱۷	الاں - دلہ	خورد الاں - دلہا	۸۲	۴	بہو	بہو
۷۴	۱۵	حصن	حصن	۷	۷	سہ حاشیہ وزیر جنگ	سہ حاشیہ وزیر جنگ
۷۵	۹	مرل	بہیل			راے جنگ واد	راے جنگ واد
۷۷	۳	انگناں	انگناں	۸۳	۸	ناز آں	ناز اجواں ناز ندانی
	۷	ویدہ مے باشی	ویدہ مے باشی			کیست آں	کیست آں
	۸	شر	شیر	۱۰	۱۰	خدا	خدا
	۱۶	بوز	بوند	۱۷	۱۷	تحت	تحت
۷۸	۲	آن کن نو میند	ماں کن نو میند	۸۴	۴	لطف سرور	لطف و سرور
	۵	گوشش	گوشش	۱۳	۱۳	چوغرات	چوغرات
	۶	اساں	اماں	۸۵	۸۵	دربیان کی مرضی صفحہ ہذا کے شروع پر تصدیق	دربیان کی مرضی صفحہ ہذا کے شروع پر تصدیق
	۱۲	اہل	اہل			ہونی چاہیے۔	ہونی چاہیے۔
	۱۲	شفقت	شفقت	۸۵	۱	ہج آں	ہج آں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۹	اناز	انانہ	۱۰۵	۳	رضار حکم	رضاد حکم
	۱۰	سکرش کینہ و	سکرش و کینہ و	۱۰۶	۲۷	چر	جز
۸۶	۹	چو	چو		۸	مجنپ ایشاں	مجتنب ایشاں
۸۷	۲۷	داوارم	روادارم	۱۰۷	۹	درروش	وردلش
۸۸	۱۱	مادی	پاوی	۱۰۹	۱۸	۵۹	زاید ہے
۹۰	۲	ارسن	ازبن	۱۱۲	۲	بخت زباں	سخت زباں
۹۲	۶	باو	یاد		۱۱	آبرو	ابرو
	۱۰	فرو	فردا	۱۱۳	۱۶	مامت	شامت
۹۳	۱	بکار آں	بکار آں	۱۱۴	۶	چور	چور
	۱۰	خالی	شکتہ جالی		۱۷	یہ کفار نے	یہ کیا کفار نے
	۱۱	نازبینی	تانبینی		۱۷	کس طرح	کسی طرح
۹۴	۲	ہر	ہر	۱۷	۱۷	لائی	لائی
	۱۲	از	ز	۱۱۵	۹	قلبند	قید
۹۵	۲	سیدا	شیدا	۱۱۶	۱۷	چلتا	چلتا
	۱۰	را	زاید ہے	۱۱۸	۱۶	پرابوں	بجایوں
۹۶	۲۷	راندور کبشت	زاید از کبشت	۱۱۹	۶	توچ	توہ بچ
	۹	درپے	بردر		۱۲	بنگے برادران کی	بنگے برادران کا
	۱۳	کس	کن	۱۲۰	۲	وارنام	ڈرنام

صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح
۱۲۰	۳	دین ایمان	۱۲۵	۶	مخول
۱۲۱	۵	تھا		۷	جگ
۱۲۲	۲	باراں		۸	دیں
۱۲۳	۳	افسوں		۹	زنگی
	۱۲	ہلاوں		۱۰	حکم آصبتہ
	۱۷	ہلاوں		۱۱	حکم پاک آصبتہ
	۱۷	اوی تھی وہ برابر تے		۱۲	التفکم
		کہتے ہیں۔	۱۳۶	۱۳	افزوں
	۲	مرت		۱۵	تخت
	۱۳	پستل	۱۳۷	۳	جشن خورمی
	۹	ہے		۹	خیراے
	۱۷	کارت	۱۳۸	۷	آجاتا
	۱۰	یہی	۱۳۹	۲	ریح و غم فکر زرد
	۳	پھرتے جہاں	۱۴۰	۱۰	جشم
	۲	بدکا ملاحظہ		۱۱	باقبال
	۱۱	قلہ		۱۲	عز آبا فخر
	۱	نہدام		۱۳	دور آزارش بند
	۲	کی		۱۷	بخشیدش
	۶	ہونے	۱۴۱	۷	بجنت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۱	برسبنابد	برسے آید	۱۵۵	۹	مشناش	مشناش
	۹	ردیند	زوبند		۱۱	پند	پند
	۱۵	ز	از		۱۲	علماں	علماں
۱۲۵	۲	ار	از	۱۵۷	۱۵	نا	نا
۱۲۶	۲	رسیدمیت	رسیدصیت	۱۵۸	۷	بنا	بنا
	۷	او	و	۱۵۹	۵	بنکر	بنکر
	۱۲	لعلش	لعل لیش		۱۶	سینہ ما	سینہ ما
۱۲۸	۹	.	۱۳۳۳ ہجری	۱۶۰	۲	الفا	الفا
۱۵۰	۱۱	ار	از	۱۶۱	۹	ایواں	ایواں
۱۵۱	۲	کر	کز			آخر خاک	آخر خاک
۱۵۲	۸	مطیع	مطیع		۵	ز شاہ	ز شاہ
	۱۲	زیں	زیں	۱۶۲	۵	دہراں	دہراں
۱۵۳	۶	قرآن	قرآن		۹	شادبوال	شادبوال
۱۵۴	۱	ہناں	ہناں		۱۰	کجا	کجا
	۲	گریاں	گریاں			کجا	کجا
	۱۹	عطا دال	عطا سال	۱۶۴	۱۵	بویک	بویک
۱۵۵	۱	.	۱۳۲۶	۱۶۳	۳	شاگرداں	شاگرداں
	۶	دوکن	دورکن	۱۶۵	۳	ور	ور

صغیر سطر	غلط	صحیح	صغیر سطر	غلط	صحیح
۴	رفت رفت	رفت	۸	۱۶۲	بہ نچو
۵	سوز درد	سوز و درد	۱	۱۶۵	ویدہ
۵	بانہاز	بانہاز	۷	۱۶۸	بہ مانیدم
۱۱	ریداد	زبیداد	۱۵	۱۸۰	محرر محمد
۱۱	وفاقتش	وفاقتش	۱۸		شیون
۱۶۷	برسن	رہن	۸	۱۸۱	باگرگ - باغول
۳	رین	زین	۱۳		بخاری
۷	بو	بود	۱۶۷		برسر
۱۲	نتعلیق	نتعلیقش	۲	۱۸۲	ونیاونہ
۲	توال	نوال	۵		در پرواز
۳	روزمہ	روز و ماہ	۷		میرند
۹	رارے	سارے	۱۵		بصدق و دوع
۱۰	مترد	سترد	۱۶		نالہ و افعال
۱۰	نندزبر	نندزبر	۱۹		۱۳۳۸ ہجری
۱۰	مانند	ماند	۱۸۳		۱۳۰۸
۳	مصیت	صیت	۱۲	۱۸۴	برسر ما
۵	داودو	داود	۷	۱۸۵	زور ما
۷	مفتدی	مفتدی	۱	۱۸۶	تا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۵	پورے	پورے	۱۹۲	۲	کو و	کوفت و
	۱۳	دل	دل و دیدہ		۳	دید	دید با
	۱۳	سند	شد		۵	...	۱۳۳۷
	۱۵	خویش	خویشاں		۱۲	وقت نارخیش	وقت و نارخیش
۱۸۷	۷	لینہ	سینہ		۱۵	...	۱۳۳۶
	۱۲	...	۱۳۳۱ ہجری	۱۹۳	۶	شہ	شد
۱۸۸	۲	نور وہ	نور وہ		۱۲	اولے ... شادی	دی سال روز شادی
	۷	ر عالم	ر عالم				شد ۱۱ سال سال
۱۸۹	۱	بجہر برشتہ	بجہر غم برشتہ				ماتم
	۴	وامانگان	وامانگان		۱۳	چود	بود
	۵	ہم پر آور	ہم دگر بر آور	۱۹۴	۶	...	۱۳۳۸
	۷	ج	ج ۱۳۳۳		آخر	...	۱۳۳۹
	۷	۳۰	۳	۱۹۵	۱۰	کچ	بہ
	۱۱	جان چشم	جان و چشم		۱۲	دادہ	دادو
۱۹۰	۱	گفلوے	گفتگوے	۱۹۶	۳	حال	خالی
	۷	دخت	دخت من		۹	عنا	جفا
	آخر از		ز	۱۹۶	۹	بر سینہ با	بر سینہ با
۱۹۱	آخر از	اے اے	اے اے		۱۳	با مسلمان	یا مسلمان
					۱۲	دگر	دگر

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
دہر	دہر	۵	ثانی	۵	۱۹۶	۱۷	۱۹۶
الواں	آخر انواں	۲۰۲	۲۰۲	۵	۱۹۸	۵	۱۹۸
۱۳۲۶	...	۹	۲۱۳	۵	...	۵	...
چھوڑ	چھوڑ کر	۱۵	...	۱۳	...	۱۳	...
جمال	جلال	۲	۲۱۹	۱۳	...	۱۳	...
روزگار	روزگار	۱۷	۲۲۰	۲	۱۹۹	۲	۱۹۹
راجور	راجور	۶	۲۲۱	۱۰	...	۱۰	...
سرہالی	سرہالی	۱	۲۲۳	۱	۲۰۰	۱	۲۰۰
مشمولہ	مشمولہ	۱	...	۱	...	۱	...
ممتاز	ممتاز مختار	۷	۲۲۲	۱	...	۱	...
صادق	صادقان	۶	۲۲۶	۳	...	۳	...
سال	سبیل	۸	...	۶	...	۶	...
بیسوں	بیسو	۱۲	...	۷	...	۷	...
القیای	القیای	۶	۲۳۰	۲۰۱	...	۲۰	۲۰۱
شبیر	سبیر	۱	۲۳۲	۱۲	...	۱۲	...
برویش	برویش	۱۲	۲۳۵	۱۲	...	۱۲	...
عیش	عیش	۷	۲۳۶	۹	۲۰۳	۹	۲۰۳
امام	ایام	۵	۲۳۷	۲	ثانی	۲	ثانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۹	آخر	ناورٹ	نارورٹ	۲۵۰	۱۲	بریکے	ہریکے
۳	مہیں	مہیں	نہیں	۲۵۱	۱۰	اے	آئے
۲۴۰	۱۳	مراں	لڑن	۱۲	۱۲	امینش	بانیش
۲۴۱	۱۳	جاہڑ	چاہڑ	۲۵۲	۱۱	خاتوں	وہ خاتوں
۲۴۲	۴	اسکی	لے	۳	۳	وردکی	وردو
۶	کمنجیں	ممتنجن	ممتنجن	۲۵۹	۲	سرسدے	سراہیدے
۷	تیارو	نیارد	نیارد	۲۶۰	۱	باب	باب
۱۰	سابش	شابش	شابش	۹	۱	تاشد	تاشد
۱۱	اور	روز	روز	۲۶۱	۵	گر	گرد
۶	شنی	شنے	شنے	۱	۱	گرزہ حقہ نشدے	گرزہ برحقہ نشندے
۱۸	امیرش یا کابر	امیرش یا کابر	امیرش یا کابر	۱۵	۱۵	نوشابدہ	نوشاندو
۱۳	از	ز	ز	۱۶	۱۶	شان	شان
۴	وربن مقوم	ازین شعوم	ازین شعوم	۱۹	۱۹	یکرگیر	یک دیگر
۶	اگرچہ پادرنش پسند	اگرچہ پادرنش	اگرچہ پادرنش	۲۶۲	۴	از	از
۶	شد	ناپسندند	ناپسندند	۱۰	۱۰	فتوے است	فتویٰ است بد
۶	بے از	بے زر	بے زر				
۱۵	تروغش	شروعش	شروعش				
۹	آج تک میں	آج تک زمانہ میں	آج تک زمانہ میں				

فہرست مضامین کتابِ ہذا

صفحہ	مضمون
۱	التماس
۲	وہیجاچہ از مولانا
۶	حصہ اول - حمد و ثناء - نعت و منقبت وغیرہ
۸	حد و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات فارسی
۱۳	انتباہ نظر بر تعبیرات عالم قاضی کہ جاودانی نیست فارسی
۱۶	مناجات بزبان اردو
۲۲	نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲	ازالۃ الخفا عن وجوہ اعلیٰ المصطفیٰ - اصحابہ المجتہدین
۳۴	قصیدہ و منقبت جناب حضرت علی علیہ السلام
۳۹	مدحت حضرت محبوب سبحانی غوث صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
	ذکر زیار حبیب یعنی جلالیہ شریعت کی کتاب
	حصہ دوم - قصائد و قطعات و نظمیں قصائد

ب

صفحہ	مضمون
۴۲	تضمین قصیدہ مولوی نصرت علی دہلوی
۴۶	تضمین قصیدہ علامہ فضیلی
۴۷	تضمین غزل خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ و رعت
۵۰	ایضاً
۵۱	ایضاً
۵۲	ایضاً
۵۳	قصیدہ بشارت راجہ چاند اذخاں صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر بنوں
۵۴	الوداعی شیخ نصیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ جج شاہ پور
۵۷	یہ تقریب جلسہ ختمہ فرزند مرزا امین اللہ خان صاحب
۵۹	در شکایت افسر سید ادر
۶۲	حسرت پدر ناتواں بر فرزند عاق
۷۶	حکایت برسبیل تمثیل
۸۱	در بیان آنکہ موذی را محبت بنا پد کرد
۸۲	در بیان مردمان رباکار و پرہیزازان
۸۳	در بیان سواری ہائے کشتی۔ اسپ۔ ریل
۸۴	در بیان اغذیہ کہ باعث بیماری ہستند
۸۵	در بیان زناں کہ با بیشاں عقد نکاح باعث بہبودی نباشند

صفحہ	مضمون
۸۶	حکایت برسیل تمثیل
۸۹	وصائے افلاطون با ارسطو شاگرد خود
۹۴	ہدایات ارسطو با سکندر اعظم
۱۰۲	رباعیات متفرق و قطعات
۱۰۸	در بیان فوائد و مفاسد زبان و شامت سخن چینی و سخن سازی
۱۱۳	حکایت برسیل تمثیل
۱۱۴	قصہ کافر ہونے کنعان پسر نوح علیہ السلام
۱۲۰	حکایت ایک منموم باپ کی
۱۲۶	تعریف و مذمت آتش
۱۲۸	خط بنام پسر نافرمان بردار
۱۳۱	در بیان عید رمضان و شب برات
	حصہ سویم قطعات تواریح تہنیت
۱۳۹	قطعات تاریح مزوہ پاس شدن محمد افضل و محمد فاضل
۱۴۰	تولد نور چشم محمد شفیع فرزند محمد اسلم
۱۴۱	تعمیر مسجد ٹھوٹھہ رائے بہاور
۱۴۲	تولد مرزا اسلم بیگ صاحب نیرہ مرزا محمد اعظم بیگ صاحب
۱۴۲	تعمیر مسجد موضع بیہ

صفحہ	مضمون
۱۴۳	قطعہ تاسیخ تعمیر مسجد موضع قلعدار
۱۴۳	تولد نظر حسین فرزند اودرم صاحب
۱۴۴	تولد بر خوردار محمد فاضل پسر مولوی نظیر حسین صاحب
۱۴۵	تولد بشیر الزمان پسر خان محمد زمان صاحب پرنسنت
۱۴۵	عزیز احمد پسر مولوی عبدالغنی صاحب تحصیلدار
۱۴۶	تولد فرزند راجہ سکندر فاضل صاحب تحصیلدار
۱۴۶	تولد رضی الرحمن پیر خود
۱۴۸	تولد فرزند محمد سرور خان بن مولوی محمد دین کسبوریہ
۱۴۸	تولد فرزند برادر محمد شفیع روزس
۱۴۹	تولد فرزند شیخ عبدالحمید پسر شمس عالم
۱۴۹	تولد سلیم اختر پسر ابو محمد حیات
۱۵۰	تولد محبوب عالم پسر عظیم قاضی محمد اسلم چھپہ چارم قصاید و مرثی
۱۵۲	حسرتیہا و قاتل حضرت خواجہ سید غلام حمید علی شاہ صاحب
۱۵۵	حضرت قاضی سلطان محمود صاحب ان شریعت
۱۶۱	حضرت مولوی شیخ عبدالملک صاحب بکسر
۱۶۴	حضرت حافظ کرم الدین صاحب الدبزرگوار مولانا

۱۶۵	مرثیہ وفات حضرت قاضی محمد فخر الدین صاحب گجراتی
۱۶۸	مولوی امام الدین صاحب گجراتی
۱۶۰	مولوی نجم الدین صاحب شادویال
۱۶۲	عزیزہ کرم الہی ٹھوٹھہ رائے بہادر
۱۶۶	راجہ فضل محمد بھالہ پور
۱۶۸	فرزند فضل الہی پسر مولوی غلام حسین صاحب
۱۶۸	مولوی محمد حسین صاحب سبوری
۱۶۹	سردار مردان علی خان صاحب بیہ
۱۸۱	مولوی نیاز احمد صاحب قصیدہ
۱۸۳	قطعہ تاریخ وفات مولوی محمد صادق صاحب سیالکوٹی۔
۱۸۴	شیخ عبدالواحد جہلم
۱۸۵	نور چشمی نعمت اللہ
۱۸۵	نور چشمی امان اللہ
۱۸۵	مستری عبد الکریم جہلم
۱۸۶	برادر مولوی محمد العقی صاحب تحصیلدار
۱۸۶	حافظ غلام حسین صاحب
۱۸۶	ہفتہ ہفتابہ رائے صاحب گھاریاں

نمبر صفحہ	مضمون
۱۸۸	مقطعہ تاریخ وفات اہلیہ جناب صاحبزادہ قضا شاہ صاحب
۱۸۹	اہلیہ برخوردار محمد صادق لالہ موسیٰ
۱۹۱	مرزا ظفر اللہ خاں صاحب وزیر آباد
۱۹۲	شیخ غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گجراتی
۱۹۳	شہزادہ محمد یوسف خان صاحب گجرات
۱۹۳	اہلیہ شیخ عطاء اللہ پسر شیخ شاد اللہ صاحب گجرات
۱۹۴	مرزا محمد الدین صاحب گجرات
۱۹۴	چوہدری احمد یار خان صاحب پروشاہ
۱۹۶	محمد خورشید حق فرزند مرزا محمد اکرم بیگ صاحب گجرات
۱۸۹	نور چشم راہہ سکندر خان صاحب تحصیلدار
۱۹۹	محمد لطیف خلیف مولوی بدر الدین
۲۰۰	شیخ علی الدین گجرات
۲۰۱	مولوی علیم الدین ولد مولوی عبدالحکیم سیالکوٹ
۲۰۳	شیخ فتح محمد صاحب گجرات
	ضمیمہ
۲۰۴	حالات مولعت از مولعت
۲۱۹	ذکر حالات قوم راجپوت کھوکھر عرف راج بنسی

صفحہ	مضمون
۲۲۵	مرثیہ وفات سید جمال الدین علی
۲۲۶	کلام گورونانک صاحب و ترجمہ از مولف
۲۲۸	قطعہ تاریخ کتاب مرتبہ بیان محمد بخش صاحب کہری شریف
۲۲۸	شجرہ خاندان چشت
۲۳۱	قادیہ رزاقیہ مصطفائیہ
۲۳۳	قادیہ جعفریہ
۲۳۵	قادیہ ہجویریہ
۲۳۶	تواریخ وصال و وازوہ امام
۲۳۸	کلام حافظ برخوردار راہنما - بزبان پنجابی
۲۴۱	ستھریہ استھراکلام
۲۴۱	فانامہ عربی
۲۴۳	تہنیت شادی ختمہ صاحبزادگان مولوی سلام اللہ صاحب چک عمر
۲۴۴	سبع ستارہ
۲۴۸	خاتمہ کتاب
۲۵۰	تقریظ مرزا محمد اکرم بیگ صاحب
۲۵۱	قطعہ تاریخ مسجد حاجیوالہ
۲۵۲	مدرس وفات اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب کھنٹی

صفحہ	مضمون
۲۵۷	خط منظوم بنام مولوی غلام محمد صاحب و صوت
۲۵۹	مد بیان حقہ نوشتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الناس

میرے قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی وقتاً فوقتاً جو نظم از خود یا اجاب کی درخواست پر حوالہ قلم فرماتے رہے وہ منتشر اوراق پر بے ترتیب صورت میں تھے۔ ان کا ایک جگہ مجموعہ کے طور پر فراہم نہ ہونا موجب رنج تھا۔ نہ حضور کو ہی انکو جمع کر کے ایک بیاض کی صورت میں محفوظ رکھنے کا خیال اور نہ مجھے ہی بیابندی ملازمت خدمت سے دور رہنے کی وجہ سے اپنے اس شوق کو پورا کرنے کا موقعہ تھا۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ اگر یہ کلام ایک کتاب کی صورت میں ترتیب پوچھا دے۔ تو اس کا مطالعہ نہ صرف ہر برناؤ پر ناظر کے لئے دین و دنیا کے مراتب کا ذریعہ حصول ثابت ہوگا۔ بلکہ اقلیم اطمینان قلب کے لئے خضر راہ ہونے کے علاوہ ایک متبرک اور بہترین یادگار قائم ہوگی۔

دیں سرائے کہن خوشے کن بہ خوش سخن

کہ بہتر از سخن خوب یادگارے نیست

جب کبھی کوئی صاحب کسی قصیدہ تاریخی کی نقل مانگتا تو سوائے اجلیں جھانکنے کے کچھ نہ بن پڑتا۔ یہ جو اس پرزے کبھی تو کسی سجد میں تاسخ کی صورت میں معاف نہیں کسی چاہ یا عمارت کی پیشانی پر لکھی یا یادگار کو بازہ۔ کتب خانہ کے لئے اور

دیکھے جاتے تھے۔ اور کہیں اہل توفیق اصحاب کی چیزوں میں محفوظ تھے۔ بعض سلیم القلب مشتتاق بزرگان کے لئے وظائف میں شامل ہونے کی وجہ سے جزواتوں میں بند تھے۔ غرض جو جزو جس کے ماتھے چڑھانے گیا۔ کسی جزو کی بہم رسانی نہایت مشکل تھی حتیٰ کہ حضور والا نے ۱۹۱۳ء کے بعد قرآن شریف اور دیگر وظائف کی چیزیں جب تحریر فرمائی شروع ہوئیں تو اپنے کلام کو بھی بیان کی صورت میں جمع فرما کر میری اس بڑی خواہش کو پورا فرمایا اور اب خدا کے فضل سے ان جو اسریریوں کو کتابی صورت میں جمع کر کے مشتتاق مانتوں میں پہنچانے کے قابل ہو گیا ہوں۔

اخیر میں حضرات ناظرین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ ہے۔ کہ وہ حضرت قبلہ من مشفق کتاب ہذا کے لئے دعائے خیر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ و اللہ الموفق۔

مقرر است کہ باخود امید داری
مراد ما کہ تو از حضرت خدا داری

امید خالق رواکن بکرمت کہ تو نیز
بدہ مراد فقیر ال باطمت تا بدہ

خاکر محمد اسلم عفی عنہ

نائب تحصیلدارانک

۱۷ اپریل ۱۹۲۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شنائے بے انتہا و سپاس بیقیاس خدایر اسزود کہ آدم صفتی را صلوات اللہ
 و سلامہ علی نبینا وعلیہ سریر خلافت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً و
 تاج سعادت و عَلَّمَنَا اَدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا بخشد و درود نامحدود
 سید الاولین و الاخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را رسد کہ بانعام
 و الاحترام اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْکُوْثَرَ و عَسَىٰ اَنْ یَّبْعَثَ لَكَ رِثَةً مِّمَّا
 کُفِّرُوا وَاَفَاوِیْرُوْا مَخْرُجًا وید و نیز آل اطہار سید الارباب را کثرت و کرم
 الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰهِ وِعِزَّتِیْ و اصحاب سیدالارباب را کثرت و کرم
 سر اوار است کہ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ و نشان ایشان وارد
 است اما بعد میگوید بنده عاصی پر ماصی قاضی عسکری محمد بن علی بن ابی طالب
 فی الدین حضرت قاضی حافظ کرم دین بن صوفی کمال حضرت قاضی محمد بن علی

غفر اللہ لہم اجمعین راجپوت کھوکھو راج نبی نسباً و کنفی نذہباً والگہ راجتی متوطناً
 کہ وقتاً فوقتاً بمواقف مختلفہ ضرورتاً تواریح تہنیت یا تعزیت یا قصیدہ یا
 قطعہ مے گفتیم و از انجا کہ ریزہ ہائے سفالین را جمع نموده مثل جواہر تزد خود
 داشتند استیجاء عارے پیدا نشتم کہ استعداد خود دانستہ بودم ہمہ از دست
 رفتہ بودند۔ در ۱۹۱۴ء یک ہزار و نہ صد و چہار دہ عیسوی و ۱۳۳۳ھ ہجری
 یک ہزار و سہ صد و سہ و سنی ہجری بعہدہ نائب تحصیلدار می سلم تبدیل شدم
 بمسالت و مشاورت عزیزان و مجاہدین خود مزخرفات شستہ را فراموش آورد
 و مجدداً پانچ گاہے ہائے میگفتیم بہ بیاضے تسوید نمودن آغاز نمودم تا آنکہ
 یادگارے ماند و اللہ عالم نشاعرو و ناظم نہ ناثر و در شروع نام این مجسمہ

مخزن نواریح

۱۹۱۴ء ۱۳۳۳ھ

نہادہم کہ تاریخی است و الحال کہ صورت اختتام پذیریت نامش تالیف متفرق
 کہ تاریخی است مناسب دانستم و اورا بچار حصص و یک ضمیمہ تقسیم نمودم باعتبار
 مضامین چنانچہ حصہ اول حمد و ثنا وغیرہ۔ حصہ دوم قصاید و مضامین متفرق۔ حصہ
 سوم قطعات تہنیت۔ حصہ چہارم قطعات و قوافی تعزیت و ضمیمہ مشتمل بر امور
 متفرق۔ اگرچہ قابل قبول علمائے فحول نباشد اما اگر ہرچومنی دیدہ پسندیدہ بدعائے
 خیر یاد فرمود خالی کے از فائدہ نخواہد بود۔ واللہ المستعان و علیہ التکلیف۔



حصہ اول حمد و ثنا و نعت و منقبت و غیر

حمد و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

آنکہ جان کشید و ایمان و یقین
 کرد فرشتہ پائے او افلاک را
 عالم از کتم عدم آمد بروں
 از بد و از نیک و از پاک و پدید
 و ایجا بودن نشان نشان او است
 نیست از حکمتش بردن یکذره
 او غنی است آنچه خواہی زو بخواہ
 نقش بند عرصہ کون و مکان
 چارہ بیچارگان عالم است
 اسے ہمہ را عاقل و روزی رسا
 بے معین و یار و بے مولاستی
 بے مثالستی و بے چون و چگون

صد ہزاراں حمد رب العالمین
 ساخت انساں قطرہ ناپاک را
 فیض لطفش چون سخن شد رہمویں
 خلق گوناگون بہ حکمت آفرید
 آن قدیم است ہمہ ملک آن باواست
 جملہ حیوان و جمہاد و ترزہ
 انکم الفقراء فرمود آن الہ
 اسے خداوند زمین و آسماں
 اسے خداوند کریم و کار ساز
 اسے ہمہ را عین بخش و غیب دا
 بے زن و فرزند و بے آباستی
 بے زواستی و بے شہ و نمون

نے ترا خواب خوردنی پوشستی
 نے ترا سخن و نیاز و سوز و ساز
 از حد و ہم و گمانستی بروں
 فلسفی و منطقی و ہندسی
 طاقت و تاب و توانہا باختہ
 ہرچہ موجود است در بالا و پست
 قادر می و ہرچہ خواہی آں کنی بز
 گر بخوای کوہ را کاہی کنی
 تو توانا و غنی و زور مند
 تو کریمی و متدیمی و غنی و
 چارہ ما ساز ما بیچارہ ایم
 اے کریم ناصر المتجربین
 ناتواں در ماندہ و دل خستہ
 غرق دریائے گناہم پر قصور
 عاصم پر مصیبت نامہ سیاہ
 در جوانی کہ شب و بچور بود
 کو گشتم گر شدم - دیوانہ
 بیجا بہ نفس و شیطان رجیم
 در پے حرص و ہوا مفتوں شدم

نے ترا جسم و حواس و جوشستی
 نے ترا فکر و غم و درد و گداز
 از حدود و از جہات و ایشیوں
 جملہ در و صفت مقرر ناری
 مسز عجیب انفعال انداختہ
 جملہ از ایداع کلکت نقش بست
 مردہ زندہ زندہ را بجاں کنی
 در بخوای از گدا شاہی کنی
 ما ضعیف و ناتواں و مستمند
 ما گدا و بے نوا و مردنی
 بیکیس و بے یار و بے غم خواہیم
 از کریم بر بندہ حیراں ہمیں
 مضطر از امید مانے بسقتہ
 جملہ عصیانم بخت یا غفہ
 پر گناہم پر گناہم پر گناہ
 عقل و ہوشم نفس و شیطان بود
 بندہ شیطان ز حق بیگانہ
 کرو گمراہم ز راہ مستقیم
 بہر لیلیائے ہوس مجنون شدم

خود ز غنواں غول را پنداشتم
 بختت چوں صبح پیری دردمید
 موسے گردیدہ چو تور صبحی گاہ
 شب گذشت در دندون شد پند
 در جوانی من نکردم هیچ کار
 صرف کردم جملہ طاقت مائے خویش
 از پیئے شہوات مجنون گشتہ
 چوں رسیدم شب و پیری و ہر دم
 تاب طاقت ماند و نئے زہد و تقی
 طاقت و تاب تو ال باقی ماند
 وائے ال عہد جوانی و شباب
 وائے ال عہد جوانی در گذشت
 کان گوہر بود و گنج و سیم وزر
 حیث ال عمر گرامی مایہ و
 زندگی و عقل و ہوش و جسم و جا
 ایں ہمہ انعام و فضلت یا غفور
 تو نمودی لطف مائے بیشتر
 از ہمہ احوال و دلہا آگہی
 پر گناہم پر خطا تم پر قصور

جبرئیل ابلیس را انگاشتم
 قفل گنج عیش را گم شد کلید
 چوں شب و پیری عصیان سیاہ
 شد جوانی نوبت پیری رسید
 جز ہوس راتے نفس بد شکار
 در ہوا جسم ہائے نفس کفر کیش
 وز رہ لیلائے دیں برگشتہ
 رفت آں تاب تو انہا یک فلم
 خود شد آں بدکارا از من جدا
 آں قدرح بشکست و آں ساقی نما
 چوں شدم بیدار رفت از من چو خواب
 روح جسم زندگانی در گذشت
 شد بتاراج و بماندم بے خبر
 در دمے بگذشت ہمچوں سایہ
 از گرم بخشیدی و تاب تو ال
 صرف کردم در رہ فسق و فجور
 من نکردم شکر یکا ز صد ہزار
 ہر چه کردم کردم از نا آگہی
 جملہ عصیانم بہ بخشا یا غفور

جز تو دیگر قاضی الحاجات من
جملہ حاجاتم روا کن از کرم

نہیں تم در کربت ورنج و محن
اے کس من بندہ بس عاجزم

من خطا کردم خطا کردم خطا
تو عطا کن تو عطا کن تو عطا

گنہگار

انتباہ نظر بر تغیرات عالم قانی کہ جاودانی نیست

یاد کن آخر روز واپس
جسم خوبت روزی کہ ماں شود
یاد کن تاریکی و تنگی گور
یاد کن آں فرشتہ خاک گور ماں
چونکہ آخر زیر خاک است آئیناں
تالپ گور اند خویش دیار تو
یا خودت یار و چرخ ہم بیار
آمدی دروی بہ شکل میہماں
باد خواہی رفت روزے زیں سرا
پس چہ زحمت بلہے باید فرود
عمر گذران است ہچو آب جے

اے بدنیا مشغول غافل زویں
یاد کن روزیکہ جان از تن رود
اے کہ داری حشمت اقبال زو
اے کہ خوابی بر حریر و پریاں
چند ایواں پاکشی بر آسماں
این عزیز و یار و غمخوار تو
باز تنہا تو و گورتنگ و تار
یاد داری کہ بودی در ہمساں
چند روزے بہر تو این است جا
چند روزے ہست در و ماند بود
بر حیات مستقار ایمن مشو ڈ

طاعت و اعمال نیکو پیشہ کن
 نیست دنیا قابل دل بستگی
 اعتمادستی فانی ممکن
 چندے باید ہو سہا باختن
 چندے باید فرسہا تاختن
 رنگ دوراں ہر زماں باشد دگر
 چوں تو آمد صد ہزار اندر جہاں
 ہر کہ پیدا گشت از حکم نہاں
 ایکہ داری امر و نہی و گیر و دار
 انقلاب گردش لیل و نہار
 گاہ قاروں را خزان دادہ اند
 چوں شد از دنیا بچو چیزے نبرد
 گاہ بادار بود ملک جہاں
 گاہ بوضحاک را اقبال و بخت
 گاہ با فرعون عونی دادہ اند
 گاہ بخت نصر و گشت دارا
 شوکت و اقبال و حشمت دادہ اند
 داد نشان حطام دنیا این قدر
 ہر یک از ایشان نمود این ادعا

و زکرا ما کا تبین اندیشہ کن
 چونکہ آخر باشد از وسے خستگی
 چونکہ دانی کل شے ہا لک
 چوں بود روزی از بیجا تاختن
 ہست چوں آخر سپر انداختن
 کل یوم ہوائی شان نگر تو
 کہ از ایشان یک نہ بینی این را
 ہچو گل بشگفت و شد از بوستان
 قصہ پیشینیاں را یاد دار
 ہر زماں در رنگ دیگر آشکار
 گنج بے رنج و دفائن دادہ اند
 رنجہاے گنج بے سود خورد
 گاہ در دست سکت در قہر ماں
 گاہ افریدوں بگیرد تاج و تخت
 سطوت و جبروت او بکشادہ اند
 گاہ نرود و نمود و عباد را
 کہ ہمہ اندیشہ ما آوا شدند
 کہ شدند از موت خود ما بخبر
 من خدایم من خدایم من خدا

عاقبت دانی کہ ہر ایک نچہ دید
 نے خدائی ماندونے شاہی نشاں
 اینچینیں رفتند صد ماتا جور
 خالق انساں از لغات بودہ است
 آں یکے در خاک خواری خستہ
 واں وگر با نجت دولت سر بلند
 آں یکے جاں در عبادت باختہ
 واں وگر در فسق و عصیان و فجور
 چوں ز حد مے بگذارد اندر زمین
 مردم از توحید حق غافل شوند
 پس حکم خالق ارض و سما
 بابرہین و نشان قاہرہ
 اول اورا ابتلا مے شوند
 لیک باشد سینہ اش کوہ و قاہ
 در بلا ہرگز نباشد نا صبور
 در بلا خورم چو گل اندر بہار
 ابتلا معراج حزب انبیا است
 پس تلافی ہائے رحمانش رسد
 او سوائے حق رہنمائی ناکند

جان نشاں چوں گوہ خرازن پید
 در دے این آشکارا شد نہاں
 کہ ازاں ماکس نخے گوید خبر
 کہ یک آسودہ وگر فرسودہ است
 در مذلت ماسرا پابستہ
 از جلال و جاہ و حشمت بہرہ مند
 کوس توحید خدا بنواختہ
 اندر صدق و صواب افتادہ دور
 شرک و کفر و فسق و عصیان کیں
 ساحت دوراں بہ عصیاں کینند
 مردے آید از گروہ انبیاء
 با جنود و بیئات باہرہ
 ہمچو برق در عدد بارانش رسد
 کہ نخے جنبد بصد سیلاب
 ہر زماں راضی بر رضی غفور
 کردہ قرباں حیم و جان بر دیدیا
 امتیاز و افتخار اولیا است
 سطوت و جبروت و فرمانش رسد
 خلق را از چاہ عصیاں بر کند

سنت آمد ہیں کہ از قوم شقی
 کہ نمود اولطت با برگانه
 کہ نمود از فضل و احسان جمیل
 کہ بود او دہشتاہ تخت دین
 گاہ بخش تاج باز ندانے
 کہ شود تابوت طفلی را کفیل
 کہ نگہباں گرد و از جاسوسی
 کہ چو میخواید عدو لطف آورد
 گاہ بر مکر یہوداں شد رقیب
 الغرض وقتاً فوقتاً انبیاء
 چوں فراغت از رسالت یافتند
 و اگر خیر شاں بماند تا قیام
 این تغیر ما کہ گردیدہ بیان
 تا بدانتند اینہمہ بینندگان
 ہر کہ بیدار است ہست و خفتنی
 ہر کہ پیدا گشت او پہاں شود
 در جہاں چو کس نما ند بر قرار
 بر کراں باش از ہمہ اے ہوشمند
 او نہ پیدا گشت تا پہاں شود

وقت طغیان و فساد آید نبی
 بت شکن پیدا شد از بتخانہ
 آتش نمرود و گلشن بر خلیل
 کہ سلیمان را بود تاج و نگین
 تا کند بر مصریاں سلطانی
 تا سلامت ماند از غرقاب نیل
 تا شود فرعونیاں را موسی
 در بر فرعون موسی پرورد
 سوئی خود برداشت علیے از صلیب
 میرسند از بہر نشر اہتدا
 فرد فرداً از جہاں بشتافتند
 باد بر شاں صد درود صد سلام
 شمع ہست از ہزاراں دستان
 کہ نما ند داسما کس در جہاں
 ہر کہ آمد ہست از اینچارفتنی
 ہر کہ با جان است او پہاں شود
 دل منہ بریارے ناپائیدار
 دل بہ حی مت در قیوم بند
 او نہ با جان است تا بجاں شود

دادا محتاجت از لطف و کرم
 زانکہ وادت باز محرومت کند
 ہستی خود را چہ داری اختیار
 بر ہمہ احوال و جسم و جان تو
 جرعه کش از چشمہ آب حیات
 پس یہ بہیں انوار مائے مستتر
 سر قدم کن در رہ ارشاد او
 رو بزیر سایہ بستان ہو
 تار ہے از لطمہ سبیل فنا

آنکہ آوردت بہستی از عدم
 در زمانے باز محرومت کند
 رفت و آمد چوں نداری اختیار
 ہر چہ خواہد او کند در شان تو
 گر تو از چاہ فنا خواہی نجات
 چشم را کن کحل باز غالبصر
 بگذر از خود گم شد از یاد او
 گم شواندر حضرت سلطان ہو
 تار ہے از کلفت حرص و ہوا

اے عطا بس کن تو خود با ہوش باش
 گبر مقتدا یا کن خاموش باش

مناجات بزبان اردو

میرے مولا تو خالق ہے زمین و چرخ گرداں کا؛
 منور ساز ہر اک ذرہ و مہر درخشاں کا؛
 تیرے قبضہ میں سب کچھ ہے کرے کاک پل میں جو جا ہے
 تصرف دل پہ ہے تیرا ہو کافر یا مسلمان کا
 خدائی میں تیری ہرگز نہیں ہے بغیر کی شرکت

تو واحد بے مدد خالق زمین و چرخ گرواں کا
 بنایا باغ دنیا کیا عجائب حسن و خوبی سے
 تیر جس میں جائے انگشت اور نہ رختہ عیب نقصاں کا
 تری حکمت کی رنگ آمیزیاں ہر جانمایاں ہیں
 کہیں کچھ اور کہیں کچھ ہے نشاں قدرت کے فیضان کا
 کہیں جنگل کہیں دیا کہیں شہر اور کہیں صحرا
 کہیں گلزار اور سبزہ کہیں کوہ و بیاباں کا
 کہیں خار اور کہیں جنگل۔ کہیں بوم اور کہیں نسیل
 کہیں جھونکے خزاں کے اور کہیں موسم بہاراں کا
 کہیں گرمی کہیں سردی۔ تری ہے اور کہیں خشکی
 کہیں بادِ صبا ہے اور کہیں صرصر ہے طوفاں کا
 تو خالق گرمی و سردی۔ تری کا اور خشکی کا تو
 تو خالق ہے۔ نباتات اور جمادات اور حیواں کا
 تو خالق آفتاب و ماہتاب و نور و ظلمت کا
 تو خالق بحر و برکادشت کا کوہ و بیابان کا
 پرندوں کا چرندوں کا درندوں کا خسرووں کا
 تو خالق اور مذاق اور نگہیاں جسم کا جاں کا
 تو خالق آسمانوں کا تو خالق صے زمینوں کا
 تو خالق آدمی دیو و پری و جن و انس کا

تو اول ہے تو آخر ہے تو ظاہر ہے تو باطن ہے
 تیری اک ذات ہے باقی ہے فانی دور امکان کا
 تو مالک سارے ملکوں کا تو رازق ساری مخلوقوں کا
 تو بینا آشکارا کا تو داناسر پہاں کا
 زمین و آسماں قائم ہیں تیرے حکم سے مولا
 نہیں کوئی مثل تیری۔ نہیں کوئی تیری شاں کا
 تیری جبروت کا ڈنکا ہے بجتا چار کوٹوں میں
 عمل جاری ہے ہر جانشین جہت میں تیرے فرماں کا
 تیرا گر حکم ہو تو آگ بن جاتی ہے پانی کے
 جو تو چاہے تو پانی سرد بن جاتا ہے تیراں کا
 جو تو چاہے تو شورہ زار بکا گلزار بنتا ہے
 جو تو چاہے تو شورہ زار بن جاتا ہے بُستاں کا
 جسے چاہے تو عورت دے جسے چاہے تو ذلت دے
 جسے چاہے گدا کر دے گدا سے شاہ سفاہاں کا
 کوئی خوشیوں میں خنداں ہے کوئی رنجوں سے نالاں ہے
 کوئی گل گل شگفتہ ہے کسی کو داغِ حیراں کا
 کہیں ہے بزمِ عشرت کی کہیں مجمع ہے ماتم کا
 کہیں ہیں وصل کی خوشیاں کہیں ہوسوز ہجراں کا
 کوئی جاہِ چلال و چشمیت و اقبال میں شاہ داں

کوئی عریاں بدن در در گدا ہے گروہِ موناں کا
 نہ کوشش سے ہوا ہے وہ نہ سستی سے رہا ہے یہ
 مشیت ہے تیری مولا کرشمہ ہے تیری نشاں کا
 نہیں ہے علم تیرے سے کوئی اک ذرہ پوشیدہ
 تو دانا اور بینا ہے ہر اک پیدا و پنہاں کا
 تیرا لطف و کریم مجروح و مستہ دل کی مرہم ہے
 تیری رحمت بھروسا اور دلاسا چشمِ گریاں کا
 سوا تیرے نہیں طاقت کسی کو دستگیری کی
 کہ ہو یا ور مصیبت میں کسی زار و پریشاں کا
 ہے تو ہی یار و یاور اور مددگار و کرم گستر
 نصیر و دستگیر و مونس و غمخوار حیراں کا
 میرے مالک کروں میں کس سے شکوہ اپنی برتی کا
 سوا تیرے نہیں فریاد رس و کھٹے کا نالاں کا
 سوا اک ذات تیری کی نہیں ہے آسرا کوئی
 مرنی کا نہ محسن کا نہ یاور کا نہ اعوان کا ڈ
 میری بگڑی بنا دے یا آہی اپنی رحمت سے
 مصائب کا رہے دکھ اور نہ رنجوں کا نہ احزاں کا
 سمجھی دکھ دور ہوں اور مشکلیں آساں ہوں میری
 مرادیں دل کی بر آئیں نہ دیکھوں لئے حراماں کا

حیاتِ مستعار اپنی کٹے آرام و راحت سے
 نہ دیکھوں کوئی زحمت اور نہ ہو کچھ خوفِ عدواں کا
 حسد اور بغض کے آتش سے مولے وہ اماں مجھ کو
 نہ مجھ پر بس چلے حساد بے دینانِ دونوں کا
 شربروں کی شرارت سے بچاؤ اسے میرے مولے
 نہ ہونشاداں دلِ ناشاد دشمن خانہ ویراں کا
 میری اولاد خوشیوں سے پھلے پھولے قیامت
 نہ اُن پر ہو کبھی قابو کسی بیدین و ایماں کا
 رہیں اسلام پر قائم رہیں خوشحال وہ و ایم
 نہ دیکھیں وہ کوئی تکلیف صدقہ نامِ رحمت کا
 رہیں ہمہ درد آہیں میں محبت اور الفت سے
 نہ دخل ان میں ہو افسوں در اندازانِ فتاں کا
 رہیں وہ دین پر محکم عبادت ہوشعار اُن کا
 پڑ ہیں وہ علم دین اور شوق رکھیں درسِ قرآن کا

کئی ہے عمر ساری یا آہی فسق و عصیاں میں
 ہوا ہوں ناتواں سر پر ہے بھاری بوجھِ عصیاں کا
 اگر چہ غرق ہوں بحرِ گناہوں میں و لے مجھ کو
 سہارا ہے فقط کلا تَقْنَطُوا اِکْ عَمَّ سِرْقَاں کا

الہی خاتمہ بالخیر کر دے فضل سے اپنے
 یابِ مغفرتِ رحمت سے دہو دے دماغِ عصبیا
 مروں میں دین اور اسلام اور ایمان پر قائم
 لبوں پر کلمہ طیب ہو کھٹکا ہو نہ شیطان کا
 عذابِ عاقبت سے میرے مولا ہوا ماں مجھ کو
 اندھیری گور میں مشعل بنا دے نورِ ایمان کا
 تیرا بندہ ہوں حاضر مجھ کو جنت میں جگہ دیدے
 تقاہو ذات تیری کا کروں میں سیرِ رضواں کا
 عجب کیا ہے تیرے لطف و کرم سے اے مرے مولا
 کہ میرے جسم و عیساں کو بنا دے فخرِ غفراں کا

نعت سرور کائنات ﷺ

ہر دو عالم بے فتراک اوست
 سید عالم امام المتعین
 قبہ دیوان ملک دو جہاں
 آنکہ ذاتش نور چشم کن فکاں
 آنکہ فخر اولیوں و آخرین
 آنکہ ذاتش منع علم و حکم

احمد مرسل کہ گرد و خاک اوست
 سرور سالار حبیب المرسلین
 شمسہ ایوان بزم کن فکاں
 آنکہ ذاتش روح جسم دو جہاں
 آنکہ ذاتش رحمتہ للعالمین
 آنکہ نورش تافت از مہر قدم

آنکہ اسی بخش نجوم استند
 ضیب و طبی ذیب - اشجار و حجر
 گوہ ہرقی ^{بھیاز} و زنت پتھر
 ناصر المستنصر الحق المبین
 کان خود - ابر سخا - بحر کرم
 عالم امکان نیسا دور وجود
 گشت پیدا عالم از کتم عدم
 حضرت امی - ابی - امی فداہ
 واقف اسرار حق امی لقب
 صد ہزاراں درس راشد اوستا
 اُمّی مرقوم اوام الرقوم
 نطق او گردید نسخ ہر کتاب
 در جہاں صد چشمہ حیوان کشاد
 پس از و پیدا است معنی ہاشکوف
 لقب گردید از پئے خیر البشر
 دین خور او وسط فروداں فصیح
 کہ شفیق است و چو مادر مہربان
 پیشوا در مہر سرتن بود
 بر رسالت ہست ہیں آیتے

آنکہ اولادش ختام انما
 آنکہ ناطق شد بر ورل و بدر
 شاید و شہود رب العالمین
 نا خدا سے کشتے خیر الامم
 تانہ ز درایت بمیدان شہود
 چوں بہ بزم آفرینش زد قدم
 مظهر لطفت و عنایات الہ
 دستگیر بیکیساں محبوب رب
 امی نا خواندہ ناعرف آشنا
 اُمّی منطوق اوام العلوم
 اُمّی نا خواندہ حرف از بیچ باب
 اُمّی کہ کب علم لون - صاد
 لفظ اُمّی شد مرکب از سہ حرف
 الف و میم و یاء امی لے سپر
 گز مہر ادیان ز آدم تا سیح
 ماور من - مسمے امی بدان
 مسمے امی امام من بود
 اُمّی بکر علوم و حکمتے

عن انصارید اللہ ولیزہب عنکم الرجس اهل البیت ویطاہرکم تطہیرا

از سبق خواناں ہم سہر بردہ سبق
 دستِ علم و حکم اندوختہ
 با سبق خواناں وحی آسماں
 ابر باراں جملہ عالم آب کرد
 واں دگر را گنج بے محنت رسید
 کے رسد با وہی و علم لدن
 جملہ دفتر مائے استدلابیاں
 شست چرکِ شرک و کفر و فسق کپیں
 گشتہ چوں پروانہ شمع خورش
 حاجت واریں بردہ سوئے او
 شاہ سوارِ عرصہ اسلاک را
 مدحتش یا معجزہ نا آگہی است
 از غلامانش ہزاراں معجزات
 تلج شاہی بے ستماند و دہند
 چوں قمر کو یافت از خورشید نور
 نور رب در شکل انساں عجب
 زانکہ ذاتش جلوہ رحمانی است

اُمئے کز درس ناخواندہ سبق
 اُمی علم لدن آموختہ
 کے رشداں درس گیران جہاں
 چاہ ہندک زرع را سیراب کرد
 آں پیکے از بہرناں محنت کشید
 علم کیے را تونیک اندازہ کن
 غرق شد چوں بحر علمش شد ریاں
 در جہاں جاری شدند انہار دین
 جملہ عالم خاک بوس و گہش
 تا جداراں چوں گدائے کوئے او
 سر فراز منصب بولاک را
 تا جدار و شاہ گفتن ایلمے است
 زانکہ سر زد گشتہ اندر کائنات
 واں گدا یا نیکہ از کوئے سے اند
 خاک آدم یافت از نورش ظہور
 آدم از خاک است او از نور رب
 با ملائکہ سبتش نادانی است

نور الدینا بنو رجمالہ

صَلِّ يَارَبِّ عَلَيهِ وَآلِهِ

مطلع دوم

اے شفیع المذنبین روز جزا
 اے مواسائے گریہ عاصیاں
 اے کہ شیدائے رخت روح الامین
 چونکہ شد شیدائے نوح و عم
 اندرون سبزہ من ہمچو جبال
 خود بخود با خود سخنائے کرم
 آن دیار و مسکن مولائے من
 پاز سر کردہ شوم و ترک و تاز
 از خودی و خویشتن بخود شوم
 از کجائے و چہ نامستی بگو
 ماں کنگ و نام و شان اتم
 مولد متجناہ ہندوستان
 جان قدر سازم بیا دیوے تو
 سرخاک پائے در بانٹ کنم
 شور محشر سر کنم در کوئے تو
 شکوہ از غداری دوراں کنم

اے حبیب بارگاہ کبریا
 اے دلا سائے دل در ماندگان
 اے کہ مشتاقی قدرت عرش کیا
 در ہوا بیت من چہ گویم کیستم
 شوق دیدار دیارت سرزماں
 در خیالش بخت و پیمانے کنم
 کہ چہاں تیر ب بوداوائے من
 گرد و ستم کہ در راہ مجاز
 گر بخاک پاک تیر بپرسم
 گر بپرسم کدماستی بگو
 تا چہ میگویم نشان من کیستم
 نام من مسلم امام عاصیاں
 پاز سر کردہ گریم سوئے تو
 نقد جان نذر غلامانت کنم
 چو رسم در کوئے عنبر بوئے تو
 از مصیبتت سائے خود افعال کنم

گاہ شمالاں رائے باشند پسند
 ہیں سگ کویت گرفتار بلا
 وائے برسرمان بخت نارسا
 پائے رفتار و نہ یارائے سفر
 طاقت و تاب تو انانی نماند
 سینہ ام چوں ویک جوشاں از دور
 از مصائب شد وجودم ناتواں
 اے صبا بہر خدا از من شنو
 کمترین بندگان امت
 یارسول اللہ چو آقا توئی
 یکنظر فرما کہ مستغنی شوم
 روسیہ ہم لیک درج ضمیر
 از برائے نام پاکت یارسول
 گرچہ خرم نائے عصیانم بے
 نام پاکت رحمتہ العالیین

صید آزادہ سگ خود رکند
 دشمنانش شاد و آزاد و رہا
 من کجا ویشرب بطحی کجا
 پس رسید نہا است کارے صعب تر
 چشم را آن نور بینائی نماند
 زار و بے تاب و تو انم از بروں
 در بلا ہا گشتہ نیزم چوں کماں
 در حضور سید ابرار گو
 این چنین زاری کند در حضرتت
 بیکساں را بلجا و ماوے توئی
 از ہمہ رنج و غم و درد و الم
 گوہر نام تو دارم مستبتر
 بندہ در ماندہ را کن قبول
 پیش برق نام پاکت چوں است
 از عطا و لطف و احسانم ہیں

از اللہ الخفا عن ہوا اخلاق المصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم و اصحابہ المجتہب رضی اللہ عنہم جمعین

سرفراز کشور لولاک را
 خلق تو گردیدہ با خلق عظیم
 کردہ حق بہر جنیب خود پسند
 نے بیک فضلے کہ فضلش صد ا
 نیست ملکہ فیضیاب ازل او
 کینت وز می و تقریر و نصیح
 باب رحمت ماہر و بکشادہ اند
 صدق و عفت صبر و شای مسنون
 خلق را بود است باور ہیرے
 بود سربیک را بملکہ اختصاں
 ہندایش جملہ آفاق بود
 ذات پاکش بود چوں عالم بود
 جسم و جانہا از وجودش یافتہ
 جملہ را چوں علت عالی او

شہسوار عرصہ افلاک را
 از چہرہ فرمودہ سبحان قدیم
 چہست آں خالق عظیم آں موثمنہ
 نے بیک خلق آفریدش کہ دگار
 نیست قومے را خصوصیت باو
 نے فقط خلقے کہ بود اندر مسیح
 نے کہ او موسیٰ بنی را دادہ اند
 نے کہ او یایوسف صدیق بود
 نیست آں خلقے کہ ہر پیمبرے
 ہر نبی بالطف و نعمت بو خاں
 ذات پاکش مصدر اخلاق بود
 نور ذاتش بود چوں آدم نبود
 آدم و عالم ز نورش یافتہ
 انبیا کو آمدند اول از او

ہر یکے را بود خلق مختلف
 شیخ و پیر سفتہ چہ خوش و دشمن
 بلکہ آل افضال اربعہ رحمتے
 بیچ فضلے نیست بسیرلین چہار
 گرزاراں و صفت بینی در کساں
 بے ازا نہا کس نماید در جہاں
 زان میاں حکمت سہ قسم است ارجمتی
 اولین تدبیر منزل نام اوست
 گوئے در سرکار تدبیرے بود
 دومی زانہا تمسک در یلاد
 گریکے با دیگرے باشد معین
 سویمی نامش سیاست بردن
 چونکہ با حکمت نباشد قہر ماں
 پس شجاعت آنکہ مرد با ہمسم
 بہر حفظ حرمت دین نبی
 حد مخافت و در ملاک خطر جہاں
 عفت آنست آنکہ بے شرہ و خمود
 این فضائل آنکہ گردیدہ رستم
 دروائے این فضائل چارگان

ہر یکے بودہ بوضعی ممتصفت
 کاخر آمد بود خسر اولیں
 حکمت و عدل و شجاعت عفتے
 کہ با ایشان است عالم برقرار
 شاخہ ہائے این چہار است اما
 بلکہ باشند بس فساد اندر جہاں
 خلق ہمے بیند از ورورے ہی
 انتظام نمائند داری ما از دست
 حسن و لطف خانداری کے شہ
 جز یا و در شہر ما باشد فساد
 رونق شہر است و لطف ساکنیں
 زو بود جبروتت براہل زمین
 کسے بود در شہر ما حکمش رواں
 ماند اندر تہلکہ ثابت قدم
 در قتال آید چو کوشش دل قومی
 شیر دل باشد قومی و پیاواں
 بے خرد شہوت نئے باید نمود
 بیچ فضلے نیست زینہا بیش و کم
 ہم زوایل چارگان ہمارے عیاں

ہم چنان کہ مندرستہ شد ضرور
 در مطول ما بینی جا بجا
 مظهر این ہر چہار انوار بود
 کرد تخریب آل چہار ازال را
 کہ بجا مانند اسحاق نبی
 خلق فرمودہ بخلقش مویو
 کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی
 خاص یک یک بود ہر یک را شعا
 ہم چو سر معدلت اندر عمر
 چون شجاعت فاضلہ شیر خدا
 در عمل ہم دانشندے در نظر
 بود جو رو لغنی و طغیان نہاں
 فتنہ سر بر نژاد پیچ سو
 شد شب تار یک طغیان را نزول
 در چنین نازک ترین وقت الم
 یعنی اصحاب رسول محتجبا
 بہر حفظ دین چہ تدبیرے کنند
 شیران لغنی و عداں مے پرند
 بہت وقت لغنی و طغیان فتن

جہل و ظلم و حبس و فسق اور پیشو
 شرح گر خواہی تو این فضال را
 سرور دین منبع ہر چہار بود
 داد ترویج این چہار فضال را
 در مشیت بود این راز خفی
 زین سبب در فطرت یاران او
 بالخصوص آل چہار یاران نبی
 بود اندر ہر چہار این چہار
 صدق و حکمت خاصتہ در بوجہ
 خاصہ عثمان عفاست و حیا
 تابع آل خاصہ افضال دگر
 سرور دین بود تا اندر جہاں
 او طفیل ذات بایر کانت او
 چون شد آل مہر سالت را قول
 شد جہاں تار یک تارا و سوز و غم
 جملہ انجم ماے چرخ بہتدا
 جمع گردیدند و آراے زوند
 کہ مباد اندر شب تار محن
 بہت وقتے فتنہ را سر بزوں

کرو حکمت کار خود را انجام
 نوبت تتمیم حکمت در رسید
 حضرت بو بکر چون رفت از جہاں
 جمع گردیدند اصحاب نبی
 باید او محبت از در گاہ رسول
 آنکہ باشد حق پزودہ و حق پسند
 آنکہ مے باشد از زولرزاں شقی
 پر دل و باہمیت و کوہ وقار
 کردہ بود آخر وصیت بو بکر
 زین سبب گشتتباہم متفق
 پس شدند او بروصیت پائے بند
 ہر یکے اسنت گفت او میشنود
 حضرت فاروق اندر ملک میں
 بر سپہرویں بلطف و اعتماد
 کشورویں رونق راستی گرفت
 توجہ دانی حضرت فاروق کیست
 آل عمر شیر نیسان پدے
 آل عمر شامنتہ دین دلوق پونش

آل خلافت یافت باحسن اختتام
 وقت تو قبیح عدالت شد پدید
 آمد آن بخت خلافت در میان
 تاکہ مے باشد خلافت را حری
 باوقار و ہمیت و عز و قبول
 شیر دل باشد قومی و زور مند
 جان نثار دین و عشاق نبی
 بے ریا و عادل و نصحت شعار
 کہ خلیفہ بعد من باشد عمر
 رائے جملہ گشت باہم منطبق
 قرعہ بر نام عمر انداختند
 ہر یکے بردست او بیعت نمود
 شد خلیفہ و امیر المؤمنین
 شد در خشاں آفتاب عدل و داد
 گلشن دین نزہت آفتاب گرفت
 افتخارش از ہمہ از بہر حبیبیت
 آل عمر باہی ز مہر و انصحا
 آل عمر از ارمانی زہر نوشش

این دو خلافت فتوحات ملی کو دنیاوش عدالت و انصاف بودہ

شاہ روم زود مخالف حضرت کی خدمت میں بھیجے ایک کیر و سرابونل تھیں دہر پلاہل تھا۔ کہ دشمنوں کے نام
 آوے۔ آپ نے دہر والی بوتل خود نوش فرمائی۔ کوئی اثر نہ ہوا۔

آل عمر کو نام او دیو حسین
 ال عمر کا ندر شب تاریک وید
 شد جو علم آجنا جز پوری
 آل عمر کو ڈاک را چھی رساں
 آن عمر کو شہر با بنیا و کرد
 آن کہ او مفتاح گنج و ملکها
 آنکہ پسر خویش را در فعل بد
 گر چه مراد و قبل ختم این سزا
 قہریاں حشمت اقبال او
 گوے با اسکندر و دارا و بسم
 گر بودے حکم رب العالمین
 پس نماذے بے نصیب آں سچ جا
 گر بہ جبر او تیغ دین افراختے
 شاہ سوارے آنکہ بودہ با عقین
 او بہ عزم جنگ چوں پاموشا
 شہر یارال پچور و باہ از خطر
 کہ مبادا سوئے ما عزم آورد
 تا کجا پویہ کند جنگ بیاں
 از سحر و نام او خواں لے بہیم

پد حذر چوں سگیا ز شیر غریں
 دور و صحرا چراغ آجنا سید
 حرم خود برد از پے وایہ گرمی
 آل عمر کو نقطہ راشد سارباں
 آنکہ زود و پیمانہ ما آباد کرد
 آنکہ او شمشیر بران حسدا
 جلد ماے تا حد شرعی بزد
 بیک تا اتمام نمودش ر ما
 عدل و انصاف بد حال و قال او
 جوے از روم و عرب ہند و عجم
 کہ نہ با جبر است و نے اکراہیل
 قاف تا قاف لوزر سوم اجداد
 جملہ عالم گلشن دین ساختے
 تنگ در جولاں گیش سطح زمین
 ز لزلہ در ملک ماے افتاد
 سہمناک از دلق پوشی شیریز
 برق ساں در خرمن ما او فتد
 ہست مہدان بد کیش بکراں
 عادل مہار ملک است و رسم
 ع

زود میساید که تدبیرے کہنیم
 کہ زمارا کہ کھے باشد امام
 کیست آنکو مسند دین را سزود
 کیست از ما قابل این سروری
 جانشینی شہ کون و مکان
 مردے باید شجاع و پر حکم
 ورنہ بزر جائے ضعیف کے رود
 چوں بہار و موسم باران رود
 کے کند پروانہ کار شمع ناب
 بعد رود و کد و جفت و گفتگو
 جملہ گردیدند باہم سہم نوا
 بے سزود و بد وسیلہ ابتلا
 تہا پید اول بہ تصدیق نبی
 اعلم یارش از ہمانی الغار ہست
 آنکہ از نمود با صدق و صفا
 آنکہ اورا صدق و حکمت شد شعا
 مقتبس از مشعل خلیفہ عظیم
 سرور و سر خلیل اصحاب گزینہ

از فساد و فتنہ فارغ شویم
 جانشین مسند خیر الانام
 کار و بار و انتظام دین کند
 جامع اوصاف و اخلاق نبی
 ابتداء گہست بارے بہکمال
 صادق و بے لوث یار محترم
 شیشہ گز آہن گرمی را کے سزود
 در خزاں گلزار کے خنداں بود
 نور مشعل کے بود چوں آفتاب
 بعد استخلاف و جرح و جستجو
 کہ خلافت سے سزود بو بکر را
 کشتے اسلام را اونا خدا
 اول از جملہ نبی را شد رہی
 سینہ اش گنجینہ اسرار ہست
 مال و جان شریاں براہ مصطفیٰ
 آنکہ در حُبت نبی شد جان نثار
 محترس بر کشور دین تویم
 پیر و انا سہر ختم المرسلین

خل

ایں دور خلافت با علم و پرازد حکم سے لہر و چنانچہ ابتداء سے بالیست

بارضا اور غنمت و صدقِ مخفور
 پس نہاوندند از رضایاران او
 بر خلافت شد مقرر بو بکر
 این خبر شد مشہور در چار سو
 ابتداءً بو و کارے پس عظیم
 تا بحکمت ملک دین افزوں کند
 تا یاب حکمت و علم و عفاف
 ہر سہ نوع حکمت اندر عہد او
 کہ سیاست خلق ماند اندر امان
 در قمری و شہر ماوردی ہلا و بو
 ہیبت عدل و سیاست انکہ بو
 در زمان حکمت و انصاف او
 اندر عدل و لطف بود آن چنان
 در خلافت گلشن دین تازہ کرد
 ہر کہ دید آن رو و آن را کے سلیم
 صد ہزار ال آفرین ہر ہمتش
 بودہ اش بر سنت و قرآن عمل
 آفرین خواندش ملک آسمان
 زو چو حضرت بو بکر کوس رحیل

ہر یکے بیعت بدست او نمود
 جملہ سر بار خط فرمان او
 جانشین حضرت خیر البشر
 در بلا و تشریب ما و کو بکو
 ہمچنین با نیت با علم و حکیم
 اختلال شرک را بیرون کند
 مے نشانندنا شرک اعتساف
 گشت ستحکم بہر جا سو بسو
 ملک امین ماندہ از جور و دیال
 در تمدن بود رفیق و اتحاد
 بارغ دین را ا بیا رمے نمود
 فتنہ سر بر نزد از اسپج سو
 کہ خجالت نکلی شد نوشیرواں
 دین احمد را بلند آوازہ کرد
 گفت اعدا الصراط المستقیم
 بارغ دین سر سبز ماند از حکمتش
 پس با شیخ صحابہ بے خلل
 مریتا حضرت از زمین نوشیرواں
 ہر یکے گفت از حزن کیت اسپل

در عدل و لطف و بوردن جان

آل علی شیرستان مدے
 آل علی باب علوم و حکمت
 آل علی امت از رت ذوالسنن
 آل علی زوج بتول پارسا
 آل علی کو با بنی ابطھے
 پس صحابہ متفق رائے شدند
 بعض بنمودند در فے اختلاف
 حاکم شام ابن سفیال شد جدا
 با علی او کرد جنگ و اعتراض
 این خلافت زانکہ بر گشتند بد
 ز انمیاں کو داشتند از دل بد
 چوں علی میرفت از بہر نماز
 تیغ بر پشتش زود مفرور شد
 با علی و پس با ولاد علی
 نیست مخفی جور آل مابر کے
 ہیں کتب مانے سیر خونین از و
 زان شقیماں چہ کہیں چہ ہمیں
 ہیں بیاد آن ستمگاراں دم
 بیش زیں گفتن بہ جانم نیست

والد سلطان ملک کر بابا
 آل شجاع و با سخا و عصمت
 پہلواں روئیں تن خیر شکن
 مالک کوثر و صے مصطفیٰ
 ہچو ماروں بود با موسے نبی
 بہر بیعت دست بردنش زدند
 منحرف گردیدہ از راہ صواب
 کہ خلافت دست استحقاق ما
 از صحابہ شد بسے نذر قتال
 عاقبت بالخیر انجامش نشد
 ابن لجم بود مردے بسے شقی
 بخیر بنمود دست خود دراز
 لعنتے گشت وز رحمت دور شد
 آنچه کردند ال ستمگاراں بدی
 بارش لعنت شود بر شاں بسے
 چمگرا وراق کرت رنگین از و
 لعنتہ اللہ علیہم اجمعین
 خوں نشاں چشم فلک صبح شام
 استماعش تا س شیخ و شاب نیست

الغرض دورِ خلافت ختم شد
 شد خلافت راشدہ را اختتام
 آل شہنشاہان بتاج و تاجین
 مظهر اخلاق ختم المرسلین
 از نہیب سلطوت جبروت شاہان
 آل کہن و لقمے و کہنہ بوریا
 در کتاب مثنوی معنوی
 ہیبت حق است این از دلوق ہیبت
 جسم حیوان راست عنقریب چہا
 گر یکے زین چار غالب میشود
 ہمچنین این چار پارای ہندی
 پس یکے راز امیناں فضل مدال
 ہیچ فضل نیست یک بردیگرال
 فضل یک بردیگرال ذاتی گناہ
 ختم شد خلق نبی بر سر چہار
 چار اخلاق اندو پارانش چہار
 حکمت اندر کار ما با بو بکر
 حضرت عثمان عفیف و با جیا
 جامع افضال آل ذات کریم

پس خلافت بعد زین زینبشاہ
 چون علی المرتضیٰ شد زین مقام
 بر بساط بوریا مسند نشین
 اَللّٰهُمَّ خَلِّفْ اٰوَادِیْدِیْنَ
 پر حذر بودند شاہان جہاں
 بودہ تاج و تخت ذات کبریا
 میں چه خوش فرمود حضرت مولوی
 ہیبت این مرد صاحب لوق ہیبت
 باد و آتش خاک آب و ہوشیار
 بالیقین جاں از بدن بیرون رود
 عنقریب چار اند در دین نبی
 کہ بقبر آں است یکساں فضل شاہ
 چار یکساں اند نیکو گو سراں
 تا نگرود دین و ایمانت تباہ
 کہ با و بودہ نبی را افتخار
 یک ہر یک از اخلاق باہر یک شمار
 ختم انصاف و عدالت با عمر
 پس شجاعت با علی المرتضیٰ
 نام این مجموعہ دال خلق عظیم

از علوم و از فنون اندر بلاد
 در جہاں جاری شدند انہار علم
 آل عمراں کو بسے کشور کشاد
 در خلافت آل فتوحانیکہ کرد
 یک بیک بنوشتمہ اندامد سیر
 تا بدور عدل این نیکو نفس
 سگت لطف رو بہی مشکور بود
 بغتہ آل سرور اسلامیاں
 رفت الیٰ دنیاے دویں آل داگر
 بلجا و ماو اسے مسکیناں برقت
 دور عدل و داد و نصفت شد تمام
 کار و بار و نظم عالم را بہشت
 مسند غر خلافت شد تہی
 مجتمع گشتند اصحاب رسول
 کا ندیں وقتیکہ از فضل قدیر
 جاے غور است ایکہ بر جاے عمر
 عادل و قابل فہیم و سحت جاں
 با خدا و با سخا و با حیا
 اکثر از اصحاب این سائے زوند

سہر کجا شد درس گاہے مو کشاد
 در فنون بشگفتہ شد گلزار علم
 دین حق را در جہاں ترویج داد
 آل قتال و جنگ ما و آل تبرد
 رو بخواں زانجا کہ با شتی با خبر
 یوز با بر بود یار و ہم نفس
 باز صید شفقت عصفور بود
 سوئے عقبے رخت برست از جہاں
 جانشین سید خیر البشر
 مشفق و مفضل مظلوماں برقت
 یافت این دور خلافت اختتام
 خاتمہ بالخیر شد اندر بہشت
 رفت چوں آل سرور دین نبی
 بگت میگردند بار و قبول
 شاہی دین گشتہ بر عالم ظہیر
 باید آل شخصے کہ باشد مقتدر
 عازم بالجرم و با تاب و توائل
 آنکہ جبر و تش بود تہر خدا
 کہ خلیفہ حضرت عثمان بشوند

چوں اعظم مصلحت پسنداشتند
 لکن اندر انتخاب این جناب
 آنکه گردیدند راضی بارضا
 بہر بیعت دست برداشتند
 حضرت عثمان آل کان حیا
 عفت آثار و سخی و متدے
 حضرت عثمان خلیفہ گشت
 و ایما بودند اندر تیج و تاب
 تنگ شد کلکم بمیدان اوب
 ہیں اگر خواہی مفصل در سیر
 ہاں چنین گفتن ندانم تیج عیب
 کاین خلافت از خطر امین نبود
 چوں نمازش حسن نظم و اہتمام
 حضرت عثمان مسجد شہید
 چہ خلافت بایہ رنج و نکال
 الغرض بر اینچنان رسم و تدبیر
 شد خلافت ختم بر نام علی
 آل علی المرتضیٰ شیر خدا
 آل علی کو افتخار لافتنے

دیگرال مجبور ہم راضی شدند
 بعض را بود ارتباب اجتناب
 منتخب کردند ذی البورین را
 با اطاعت تابع فرماں شدند
 بحر علم و منبع جود و سخا
 جامع القرآن و داماد نبی
 بعض کال راضی نبودند از رو
 منحرف گردیدہ ادراہ صواب
 کاین بیانی و راست ایشان
 نیست کاری مدح گورابا اثر
 حاذق است نیست در تیج و تیج
 کہ شب روزش خطر بانی فرود
 زان نگر دیدہ بچیرش اختتام
 از خلافت روے بہبودی ندید
 چند روزے بود و حسرت شد مال
 مشورت کردند بارائے سلیم
 افتخار بہر بنی و ہر ولی
 حیدر کردار و شاہ اصفا
 آل علی کو تاجدار اتما

از طفیل چار یارانِ رسولؐ تو
بند بس عاجزم فرما قبول

زیبای
کستین امتنا نم بندہ پور و گار
خاک پائے این یتیم دوستدار چار یار
یا ای از طفیل رطقی است
بر عطائے پر خط کے بنو اسے بتقرار
امین یار العاکلین
محمد سلیم غنی

قصیدہ منقبت جناب امیر المؤمنین

حضرت علیؑ

شکوہ کروں میں کس سے کروں کس سے ^{انتقا}
 سیلابِ غم میں اور میں طوفانِ ابتلا
 نوکوں کو چمکے دل کا نشان تک ہی مٹ گیا
 حزان و ملال و رنج کا طوفانِ جو آ گیا
 سو بار سپہِ مرہم علیؑ لگا چکا
 لائق نے غرقِ بحرِ مصائب کو ہی صدا
 دل سے غلامِ حیدر صفت درجوبن گیا
 شیرِ خدا کے در پہ سگِ خستہ بن کے جا
 ممتاز و برآزیدہ و محبوبِ کبریا
 نگرانِ وہ قضا و قدر شاہِ مرتضیٰ
 مشکلگشا، مالکِ مختار و دوسرا

بیدار و جو رچرخ سے اے بختِ نادر سا
 برگشتہ بخت و نشتِ مصائب میں سو بھینسا
 برسے ہیں دل پہ تیرے مصائب کے ہتھکڑے
 ٹوٹی مگر نظر گئی تاب تو اں گئی
 زخمِ دروں کی کوئی امید شفا نہیں
 دہوش تھا بنِ شغم میں کہ غیبِ سر
 آزاد ہو گیا وہ مصائب کی قید سے
 کوہِ الم سے لے نئے شیر کن کے اوت
 ہے کچھ خبر تجھے کہ وہ شیرِ خدا ہیں کن
 مشکل کشائے عالم و مختار کن و کمال
 مفتاحِ گنجِ مقصد و مطلوبِ جہاں

سرقدیم و علم لدن راز کن و نکال
 ویسا چہ صحیفہ ابداع خلق کے
 وہ راز دار سر نبوت امام حق
 شاہ نجف امیر عرب سرور عجم
 داماد جانشین و وصی رسول حق
 ماروں کو جو نسبت موسیٰ نبی کو تھی
 جیسے ہوئی ہے ختم نبوت رسول پر
 نور نبی سے نور علی کا جسدا نہیں
 دو مصرع قصیدہ ذات احد کے ہیں
 گو مفتی زماں ہو کہ پیر طریق ہو
 مومن نہیں نبی کی محبت نہیں جسے
 ایمان ملے نہ ختم رسل کے خلاف ہیں
 بعد از نبی وہ شرع نبی کے تویم تھے
 اسلام کافر و غ ہوا اسکی ذات سے
 دین متین کے حفظ و اعانت میں تہن
 سب ہی صحابہ گروہ پہنچے تھے ہمار میں
 وہ شیر نڈ کی طرح تھا میدان جنگ میں
 جوں شیر نہ تھا کفر کے رپوڑ کو پھاڑنا
 دن میں تھے ذائقہ کے برف میدان

ایک

جسکو نبی کی ذات سے ورثہ میں ہے بلا
 عنوان ہیں مصطفیٰ تو معنون ہیں مرتضیٰ
 گنجینہ دار و خازن اسرار مصطفیٰ
 سالار ہیں امام زماں شاہ اولیا
 زور ج بتول و والد سلطان کربلا
 نسبت ہی علی کو ہے با ذات مصطفیٰ
 ویسے ہوئی ہے ختم نبوت مرتضیٰ
 ہیں ایک نور سرد و دلنہا ہر ہیں گو جدا
 دو لفظ ہیں مرادت حسنی و حسنین
 گو شیخ وقت صوفی و زائد کہ ادبیا
 کافر ہے جس کو حسب علی کا نہیں مزا
 جنت بلے نہ مالک کو ترک کرے رضا
 بعد از نبی وہ مسلک عرفاں کا پیشوا
 بدعات و کفر و شرک کا تختہ الٹا دیا
 کفار سے تازہ و جنگ جہل رہا
 لیکن جناب حیدر صغیر کچھ اور تھا
 اور ذوالفقار برق دماں تھے دم دعا
 جوں شاہ باز شرک کے زانوں پہ پیا پڑا
 مسموم حیدری کہ اہل کا پیام تھا

اکثر جو آپ زغہ اعدا میں بھنس گئے
 لیکن ظفر غلام شہ ذوالکرم رہے
 کیا کیا وہ دکھ اٹھائے ہیں تو حیدر کیلئے
 رہتاہ شقیہا کا ہاں میں نشان تک
 لیکن نہ اپنے نفس کی منظور تھی خوشی
 تھو کا جو آپ پر یہ شمشیر دقتِ قتل
 فوراً شقیہ کے سینہ سے حضرت اتر گئے
 فرمایا پہلے راہِ خدا میں جہاد تھا
 خلقِ خدا تھا خلقِ خدا سے جناب کا
 مسکین اور یتیم و غریبوں کی واسطے
 بن کر غلام بک گئے سائل کے قرض میں
 دیکھا جو ایک ضعیف کو لاچار بوجہ سے
 لائے جو ابنِ لطمہ موذی کو سامنے
 اللہ سے جوشِ رحم کہ جیشِ ع میں آئے
 کیا کیا کہوں مناقب حضرت امیر کے
 ابرِ سخا و بکرِ کرم مستلزمِ علوم

جسم شریف تیغ و سناں کل مدت بنا
 اسلام کا ہاں میں سکہ جیسا دیا
 کیا کچھ وہ درد و سوز کہ اس نے نہیں ہیا
 اک بار بھی وہ کرتے جو ہوا بوجہ التجا
 جس طرح تھا جہاد کا فرماں وہی کیا
 کشی میں اک شقیہ نے جو نیچے تھا گر گیا
 حیرت و اس نے پوچھا مجھے چھوڑ کیوں دیا
 اب تھو کئے سے نفس کو بھی غصہ آ گیا
 ہمدرد و جملہ عالم و بے نفس بے ریا
 سو بار راہِ حق میں گھرا پناٹا دیا
 مزدور بن کے قرض وہ اسکا چیکا دیا
 وہ بوجہ اسکا آپ نے سر پر اٹھا لیا
 قاتل سے اپنے خون کا بدلہ نہیں لیا
 قاتل کو اپنے شہد کا ثمرت عطا کیا
 تھے بیشمار جن کے زہد اور زہانتہا
 کان جیاد کوہ و فاستاہ مرتضیٰ

ضرغام و پہلو ال شہرواں علی ولی
 خیبر شکن و امام دین تلج اصفیا

مطلع دوم

اے تاجدارِ کشورِ اعزازِ ایشیا
 اے آنکہ ذاتِ پاک تو مہتابِ امتدا
 اے جملہ را تو صدرِ محفلِ و مقصد
 اے جملہ کامیابِ ز لطفِ بیدعا
 اے روحِ جہم و جانِ جہاں شاہِ مری
 اے غمگسارِ عاجز و مسکین و بینوا
 محزونِ بقیار و دلِ آشفتہ پر عنا
 آمدِ بحالِ خستہ سیاہِ روی و پرِ خطا
 محتاجِ تیرے درپہ ہیں سلطانِ وادِ بیا
 رکھتے ہیں اک غلامِ کو کرم کب بھلا
 تا بر کنی دگر مہتابِ غریقِ را

اے شاہِ سوارِ عرصہ عرفانِ کبریا
 اے آنکہ ذاتِ پاک تو مہرِ سپرِ جود
 اے آنکہ غوثِ و قطبِ لی خاکِ پای تو
 اے جملہ فیضیابِ و بحرِ نوال تو
 اے محلِ چشمِ عالمیاں خاکِ کوٹے تو
 اے دستگیرِ عالم و مشکلِ کشائے خلق
 غمناک و درد مند و مہتابِ کشیدہ ام
 بگر نختہ ز جو ز مال و پناہ تو
 میں اک کھینہ کون ہوں اور کس شمار میں
 لیکن جو منکر و لپھی رکھتے ہیں تیرے لطف
 فریاد و واو و شورِ فغانم بلوئی تست

اے ناخذائے کشتی امید مانے غلق :

رحمے کہ تا بسا علی مقصد رسد عطا :

درختِ حیرتِ محبوبِ سبحانی عو صمدانی شبنم القار
 درختِ حیرتِ محبوبِ سبحانی عو صمدانی شبنم القار

ز سرِ پر کردہ سے تازم سے درگاہِ جیلانی
 و ہم در شوقِ دیدارش دل و جا را بفریبانی

اگر بختِ رسا کرود تا بیدار است ربانی
 طوافِ دو منہ محبوبِ رب العالمین کردہ

بختم

سرایم ازین ہر موی مدح شان و لائش
 چو اندر کوئی او آیم جبیں برخاک و سایم
 کہ اے سالارِ مخرج سرورِ عالم حبیبِ حق
 زبیدی نام تو نورانی کہ سرگہ بر زباں آید
 جنابِ غوثِ اعظم شیخِ عبدالقادر جیلی
 جہاں یکسر غلام تو بہر جا ذکر نام تو
 توئی فریادرس مختار کارِ عالم امکان
 توئی واحدِ قرب اندر حضورِ واحدِ بیچوں
 و گر کس اچہ یار ابا بلندی ہائے پر ازت
 تو اکل محبوبِ عالمین سستی کہ قدرتِ حق
 از اں خم ہاچو نوشیدی بسا اندر صلاوی
 ہمہ از فضا رسکرت بنوشیدند از جا
 ہمہ حلقہ بگویشان تو بردوش ہمہ پائیت
 ہر آنکو سرکشی در زیداد تسلیم فرمانت
 اگر چہ جلہ ممتاز اند در ورگاہ حق بیکین
 خدا ممتاز فرموت خلعت ہا محبوبی
 ز نام اختیارِ نظمِ عالم فاو در دستت
 ز رازِ مخفی و سرِ قدیم آگاہ فرموت
 بہر جا حکم تو نافذ ترین در عالم امکان

زبیدی

کلم اظہار و شرح شوقِ دیدارش بطولانی
 بر ایم از خودی خود سرایم یا منزل خوانی
 سرت گروم چہ محبوبی و محبوبی زنی ثانی
 شود و دراز میاں تلمیخے رنج و پریشانی
 جنابِ قطبِ عالم شیخِ محی الدین حبیبانی
 بد لہا احترام تو زباں ماورثنا خوانی
 پناہ بے پناہاں و شگیر و در مندانہ
 ہمیب بارگاہ کبریا محبوب سبحانی
 توئی شہبازِ اوجِ قلعه مائی قرب بانی
 بنو فرمود خم ہائے مئے وصل خود ازانی
 شے نشان سر و عدت اسرارِ عرفانی
 چہ ابدال و ولی و قطبِ غوثِ مردھانی
 جنو و تست این انفاں قدسی تو سلطانی
 چہ معال گشت حواش کشد آخرتِ نیامی
 ہمہ چوں ماہ کو کبیا و تو مہر در خشانہ
 بستانج کمالات سعادت ہائے انسانی
 بفر اندرت کابلِ عبرت ہائے لائش
 بجز ذاتِ حضورِ می کبیت و درگاہ
 چہ صحرایِ پیر و پادشہ آبادی ہمہ پادشہ

بہ عالم اختیار تہ جہانبانی و سلطانی
 کہ شاہاں فخر نپندارند از ذات مگلانی
 چو از لطف نگاہت وزد گرد و قطبانی
 بزرباید نوشتت اورا بقراطس افشانی
 بود نعلین پائے او ہزاران تاج سلطانی
 جنابت بس بلند امت از قیاس و ہم انسانی
 چو از لطفت براید کشتی از غرقاب طوفانی
 زریخ و محنت درد و الم آزاد گردانی
 بسے در ماندہ و بکس بدد یا شاہ جہانی

و عززل و نصب و نسق دار و گیر خشد
 مگر شاہی سلطانی سے مزید نشان تو
 گدائی بنوائی عازاتفاقت باو شاہ گرد
 چو فروش کھتم بجائے و گیر اندر مدحت شامت
 گدائے کز در سلطاں جہاں بہرہ در گرد
 بھم بست چوں آرم خیال مدحت شانت
 چو مردہ از لب تکھی اعطامت زندہ میگردد
 چو محم گرداگر بر حال مسکین رحم فرمائی
 بطوفان بلیات و متعایب مبتلا ہستم

ذکر دیار حبیب

یعنی جلا پور شریف کیکنال مسکن حضور پر نور حضرت سید

شیخ غلام حیدر علی شاہ حبیبی رحمۃ اللہ علیہ

بیانگر دیار حضرت محبوب سبحانی
 بیانگر جنابتش قبلہ آمال و آمانی
 محلات و قصور و حبت و انہار نورانی

اللہ کے نو نیاز سن وضعیتہائی ربانی
 اللہ می طالب انجام آمال و تمنایا
 لب میائے جہلم دامن کہسار پر عظمت

اگر فردوس بر روزین باشد ہمیں باشد
 میان باغ چاہے چون بخت چہرہ کو فر
 دو نرگا وال بچوں پر پرکار در گردش
 صدائے زیر دم پیدا چوب چکلش گوی
 عجب گنبد فرازش از پے آرام گردون
 رواں از آبتلش سلسبیل اندر بیاں
 ز تسنیات گلہار تختہ بر فرش خضر ایش
 دگر چاہے مثال چاہ سابق باہمہ خوبی
 بسیں باغ و محلات مساجد مہمان خانہ
 بگرد آبتار کوثرینش چند مہرباں
 چہ دریا و بہت صحن مسافر خانہ و سنگر
 وہی صد مہر قرباں گشتہ حسن فضائے او
 بکوئے و برزنش مردوزن اطفال خوش صورت
 ہمہ شیریں زباں خوشگو و خوش اخلاق خوش
 شنید ستم کہ در کہسار گرد و لعل مہباشد
 چہ انہو بد نیار و نوق و خوبی مقامی را
 ز ہے فخر نظام عالم امکان کہ میدارد
 رُخ از مہتاب حشاں تر بلال عید روشن
 بگردن گوش و عارض جبہ و چشم و مانع
 زمر

بلذت مائے ایمانی و نعمت ما عرفانی
 مصنفے آب شیرینش ہمیم آب حیوانی
 چو گا و چرخ پر زور و قوی ہمیشہ لاثانی
 کہ پیا تو بار موم مے سرایانند بہانی
 عجب کوٹھی بہ نزدش چون قصور خلد لاثانی
 زمین باغ چوں فرشتہ با گل افشانی
 چو بر تخت زبرد مے رسم یا قوت ربانی
 بہ نزد معرے و مہمانسرایے و قصر مہمانی
 بسیں صحن مہین حوض و بسیں سنگ مہمانی
 بستان دلربائی ہر یکے چوں ماہ کنعانی
 میانش حوض وہ درودہ بدینا کوثر ثانی
 بخوبی و صفایش پیرس لندن بکرائی
 ہمہ چوں حور و علمان و ملک و باغ رضوانی
 فروزاں چہر مائے شان پراز انوار ایمانی
 عقیق وزرودہ و الماس ہم یا قوت مانی
 کہ باشد مولد و ہم مسکن محبوب سجانی
 ز نور شمس حشاں خاتم و مہر سلجانی
 قمر و حبیب دامن شب بچو رہستانی
 صراحی بر سرش گل دستہ و گلزار رحمانی

درختاں لُجہ پنوع خورد راہ نورانی
 ازاں شوق القمرو و پارہ رخسار نورانی
 زنون ابرو و از صا و چشمش نص قرآنی
 نماید اہل عرفاں سرہ چشم خداوانی
 قضا و حق رضا جویش قدر محو ثنا خوانی
 در ابر خاک پاکش از سر استلا من مشانی

بلند و خوشنما بینی بروے شعلہ طورش
 غلط لفظم نہ بینی بر سببہ معجز
 ز حسن بیعدلیش در نوشتہ صانع قدرت
 بیابگر در فیض آنکہ خاک پاک در بارش
 دعائش را اجابت بہر استقبال میاید
 خوش آل فرخندہ طالع کز رہ صدق و وفا

پئے شاہ غلام حیدر کرار یا اللہ
 بختا جملہ عصیانم کہ میدارم پیشانی

چشمہ دوام قضایید و قطعات وین تضمین
 قضایید شعرائے قدیم و غزلیات خواجہ
 حافظ علیہ الرحمۃ و دیگر مضامین متفرق

تضمین قصیدہ حضرت مولوی نصرت علی صاحب دہلوی

ورثان حضرت سلطان عبدالمجید خان خلیفۃ الملکین

کہ بوقت جنگ ورم وروس انشاء نمودند از نیاز من

عطار محمد گجراتی

ای مہدی آخر زمان عیسیٰ دم و موسیٰ شیم
ایزد تعالیٰ ریختہ بر جانت انوار قدم

عالی علم والہ ہم فرزندہ فر فرخ شیم
لے صفد عرش آستان تیغ تو تیر آسمان
چان جہاں خیر زمان شاہ جہاں تہقیرا

ورز و طاقت گستم و معرکہ ثابت قدم
ذات بخشور شہاں طغراست لوح ازل

فی علمہ علم الہدیٰ فی علمہ ضرب المثل
کسال عزبی و سہل حراق مکار و حیل
ناظر بہر علم و عمل تاخر زہر کذب و نمل
بحر عطا کان ہم ابر سخا فیض اعم

آں خسرو گردوں پناہ کفر از جہاں داشتہ
کفاد با حال تباہ آن سبب شد و سیاہ

جو دیکھو دریدہ ہشتہ تخم سعادت کا شتہ
اے بادشاہ دین پناہ اے بیت تخت کلا

اے حضرت ظل الہ اے سرور خیل امم

گاہ و عاقبت غم کیں گاہ سخا خاتم بہیر
از خدمت چرخ بریں در عہمتش روح الایز
نے حاتمیش از کمترین عمر غم و کمترین
شائستگیہ روئے زین یعنی امیر المؤمنین

عبدالمجید پاک دین سلطان اعظم محترم

سہلاً و پہلاً مر جا چون بر سر تخت آمدہ
درد ملا یک شد نہ ہے شاہ جوان تخت آمدہ

شاہ جوان تخت آمدہ بردشماں تخت آمدہ
اے بر سر تخت آمدہ از یاری تخت آمدہ

با یاد وی سخت آمدہ رستم تو اے دارا خدیم

در سخن یارت ہر کراں صف بستہ شامان باز
موسی و شاہ علی دماں بار و نیش را و طرز

واہ واچہ خوش القاب تہ شاہ عجم فخر عرب
عالی نسب الاحساب شاہ شہاں قہر لقب

رستم و عاقبت کرم جان جہاں فرخ کیم

از برش صمصام تو برباد شد حساد تو
رستم و عاشک شکن شیر تریاں اصفاد تو

دوران شدہ منقاد تو رطب اللسا از یاد تو
آباد خلق از داد تو شاداں از طبع شاد تو

محو مبارکباد تو روم و عرب ہند و عجم

بر کافران رو سیہ چون مرگ ناگاہ آمدی
چوں شعلہ بر گاہ آمدی و زرخ شاد آمدی

ظلمت ستان کفر را براوج دین آمدی
سلطان فی جاہ آمدی و شیر پناہ آمدی

باروے چوں مہ آمدی اے شہر یار محترم

گاہ سلیمان بار گاہ دیر فرانی گویت
موسی و ابراہیم در کافر گدازی گویت

نعت طرازی گویت عابد نمازی گویت
نعت طرازی گویت عابد نمازی گویت

سلطان غادی گو میت از ویل با خلاص تم
 ای سرور خیل شہاں و حیدر احمد نشاں
 تخت بفرق فرق دہاں ملک بوعت آسماں
 اے غمخیز اسکندر نجیب کفار کش با جوج راں
 شاہ بلا ملک آستان مہر سپہر قہر ماں
 ملک زمین ہم زماں فرمان تارا و جم
 من بجاء بالعدوان یا شمس لضحی بدالذبح
 باد از نوال تیغ نو ما و ارا و ہونار لالظا
 قانصر دیر الدہر یا کہف الوریٰ زور سید
 ای حامی صدق و صفاوی نامی اہل سنا
 از روی تو نور و قار از خوئے تو بوسے کرم
 با دار فضل از روی صید ظفر و دام تو
 کون مکان جس لازم و ملزم باد نام تو
 با دجاہاں در کام تو زیر نگین نام تو
 سرمایہ جم جام تو طبع مکرم رام تو
 از برش صمصام تو بر کندہ شد تیغ ستم
 اے شاہ گردوں بارگاہ غرش معالی خانہ
 اے صدر دیوان نبی روح الامین و پوانہ
 اے شمع زرم معدلت جان جہاں پوانہ
 عہد از دل پیمانہ ات فیض ابد کا شانہ
 خوش بو عبادت خانہ ات پر نور مہر محراب تم
 بر باد خصم رو سیہ نور ضیا بینی بخود
 بر باجم دشمن بوم را ظل سما بینی بخود
 فتح و ظفر برد دشمنان و زود عابینی بخود
 دفعہ بلا بینی بخود حفظ خدا بینی بخود
 ہر دعا بینی بخود حاصل ز سعی بیش و کم
 اے قصر تودار النعم اسی بلکہ ات خیر البلاد
 اے ذوالفقارت حیدی برگردن حساب
 بیدین خدمت تیسہ از بیخ و بن بر باد با
 دایم سہا دین و داد از رحمت باب العباد
 بختاد پر ہاشاد شاد اے بر سر تہن صبح دم

اسی قبلاً ہندو عجم سے کہہ دوں و عرب
 از رایت اقبال تو ان فتخا در طرب
 اے بلجائی دین نبی دمی مظہر فیضان رب
 رائے کریمت وزو شب آموخت باہل اب
 ترویج قانون طرب ترویج آئین علم
 در جوئے حلق و شمنان آسپاں روز کیوں
 از دوست تو وحی است ناطق بالہم من ناہرین
 از جودت و علم یقین با سر کہین ہر مہین
 یک دست تو دنیا و دین دست دگر جاہ و شہم
 اے شاہ گردوں بارگاہ ترک فلک چاکرت
 اے آفتاب مہر کیوں از نطل ہر ذراں افسرت
 مہر درخشاں وزہ از عکس لے انوریت
 سر آہی سینہ ات از ننگ ہیں آئینہ ات
 کان گہر گنجینہ ات لے ذی جمال محترم
 وہم خلافت گر کند اندر دل خصمت گذر
 شمشیر بر انت ز ند زخم قنایش در بگر
 بود تو ناموس کرم جو تو اکسیر منہر
 نورت فرس غم نظر قصہ تو چوں برج قمر
 کیواں محل جوڑا کر ہیں جس فر گردوں خیم
 اقطع ہفت ایم لانا فزیر احکام تو
 نقد و دو عالم کمتر از عشر شیر انعام تو
 فلزم بہ تن آب شدا از شک فیض عام تو
 ناموس دین از نام تو اسے دین پناہ مقنعم مغتنم
 اے احمد یوسف نقا اے حیدر اورین فر
 عالم کند دست غا پیش خداوند ہنہر
 نادور دوران بقا با شنی بدوراں با ظفر
 عمرت ز عالم بیشتر بختت بعالم راہبر
 عدل تو یک عالم لبر افکنده از تیغ و دم
 اے سایہ لطف خدا ناموس دین مصطفیٰ
 لے جان و ایمان جہاں جان جہاں تو فدا

اے خسرو حرمِ اعتقاد و زوغائے اشقیات
کردت امیرانِ لواءِ اقبالِ بدستِ رہنما

یچا نبتِ کوس و در ایچا نبتِ طوغ و علم

دوراں بلاگرداں تو جنگِ فلکِ بکراں تو
اوج سما میداں تو خصمِ لعینِ حیراں تو

یاد از عطا می آرزوی فتح و ظفرِ قربان تو
دولتِ بلاگرداں تو نصرتِ نشانِ شان تو

خوش بجه مدحتِ خواں تو اے مالکِ تیغ و قلم

لمحرره قصیده فی کہ نشان حضرت

جلال الدین اکبر بادشاہ غازی نوشتہ

از محرار الحروف

از سب صبح سعادت اثرے پیدا شد
شب بچو رستم را اثرے پیدا شد

نیراوج شرفِ تاجوری پیدا شد
دہر را مژدہ کہ روزِ دگرے پیدا شد

کہ ز خورشیدِ سحر خیزتری پیدا شد

کفر و اسلام بہم بر خطِ اقرار شدند
نارِ خایاںِ شقاوت تہ ادا بار شدند

مست مدہوشِ بغاوت ہمہ ہشیار شدند
خفتہ بختاںِ شب تفرقہ بیدار شدند

کہ در آفاقِ مبارک سحرے پیدا شد

اصل سرعت شدہ ثابت زجہا نگردی
دو بسیار فروعات زماں گروی او
رو بہ سال شیر فلک پیش جو انگری او
آسمان دید شب روز جہا نگردی او
گفت خورشید مرا ہمسفرے پیدا شد

ایکے چوں زہ بخود تاب نور میخوایی
یا برات سحر لیل قدرے خوایی
ایکہ دور زماں داد ہنرے خوایی
ایکہ از نیر اقبال نظرے خوایی
چشم بگشایے کہ صاحب نظرے پیدا شد

آنچہ فیض نگہش کرد بہ بختِ دُورال
بہ گاستان صبا کرد نہ ابر نیساں
جامِ حم یافتہ از رائے شیر شمعان
نیست یکذرہ بخورشید ضمیر شبنہاں
بہم خورشید عجب پیدہ و سے پیدا شد

سالکانِ رہ تو چند بکیرت بودند
طالبانِ درامید بکیرت بودند
شایقانِ سَخ تفرید بکیرت بودند
گمراہانِ رہ تقلید بکیرت بودند
شکر کایں قافلہ را را ہیرے پیدا شد

مُریغِ صبح است بدیں دہِ فردشانِ فہمی
شد طلوعِ سحر طالع خنداںِ فہمی
منتظرِ وصلِ بدیں روشنِ تابانِ فہمی
چند تار یک نشینی شبِ بجرانِ فہمی
خیز کہ صبح سعادت اثرے پیدا شد

لمحررہ تظمین غزل عافیہ الرحمۃ در لغت

اے بندگانِ جاہت صد تاج بادشاہی
اے بر سر تو زیبا فرخندہ تاج شاہی
دی کمترین ملکات از ماہ تا باہی
پسے در رخ تو پیدا انوار بادشاہی

در فکرت تو پنهان صد حکمت آہی
 کو خضر برکہ را ظلمت دروں نہادہ
 یک جرعه با سکند زاب بقاندادہ
 دست تو لوحش انداد و سجادہ
 کلک تو بارک اند در ملک دین کشادہ

صد چشمہ آب حیواں از قطرہ سیاہی

کے تاج فرق آدم کے سر پر دو عالم
 خورشید رانہ بیند شیر شدہ مسلم
 حلقہ بگوش جاہت ارا سکند و جم
 بر اہر من نتاید انوار اسم اعظم
 ملک آن نسبت و خانم فرما سر آ پنچہ خواہی
 شناسی کہ چرخ گرداں در خد متشن گردید
 جبریل بر در او جبہ نیاز ساید
 بے حوت انقیادش بر لوح دل نیاید
 در حشمت سلیمان ہر کس کہ شک ناید

بر عقل و دانش او خندند مرغ غویہی

در دست تو سپردہ ایزد کلید الواب
 تیر کیہ پر نشوید بچون کفر سہراب
 پا انجنت چه حاجت اینر جہان تاب
 تیغیکہ آسمانش از فیض خود ہدایاب

تنہا جہاں باگیر و ہمیت سپاہی

قہرت بفرق عدوان بر تو بخزمین افند
 چون تیغ بید لغت بر فرق زمین
 غیبت بحکم کفران چون مرگ زدن افند
 گر پر توے ز تیغ برکان مود افند

یا قوت سرخوردن خشنند ز ما کاپی

تاریک گشت عالم از جمع شرک و عصیان
 اسے تاج فرق رحمت مہر سہراب
 تیغ سپیدہ دم را خشاکن پریشا
 شاید دولت یہ بخش بر آنک سیالان

گر حال با پرسی از باد صبی گاہی

تا بر بیاض دوران منشور ملکیت هست
تا بر بساط گیتی تو قیح تکمالت هست
در چشم ملک گیری تا نور معدلت هست
در دو دو مان آدم تا وضع سلطنت هست

مثل تو کس ندید است این علم را کما ہی
خالق عظیم نوبت بحی العظام گفتار
بر لوح عدل و انصاف نامی شاه بخت
جان در جہاں میدی از دفع شرک کفناً
کلک تو خوش نوشتہ در شان یا و اعیناً

تعوید جان فزائی افسون عمر کا ہی
تا دور چرخ گردان شامی تست و نفر
ای نیر تو رخشان از اوج جاه و حشمت
زیبا بہ تست شامی شایان یست شوکت
ای عنقر تو مخلوق از کیمیا سئے عبت

ای دولت تو امین از صدمت بنا ہی
بر خاک التجاسر بخت و هر ملی زد
تا ج لیغفر لک بر فرق احمدی زد
انفاس ریت فاغفر مرسل و نبی زد
ما را چگونہ ز سید و عوئے بے گنا ہی
جائیکہ برق عصیا بر آدم صغی زد

در دیدہ جائیکہ کن نامردک صفاتی
فتح جہاں چه از دوتا تو فلک صفاتی
از هر چه مدح خوانم افزون تر ک صفاتی
جو از فلک نیاید تا تو ملک صفاتی

ظلم از جہاں فرو شد تا تو جہاں پنا ہی
یا معطی العطا یا یا منتهی المنا یا
یا شافع المخطا یا یا عامر البدایا
یا لجا البرایا یا یا صاحب العلیا یا

عظفاً علی منقل حلت بہ الدوا ہی
یک نیستم بگبیسو مشکین نموده آرام
صد مرغ دل بہ دانه خالشن فتاده درام

درد کز بند گانش چوں از عطا و انعام
حافظ چو دوست از تو گاہ گاہ میبرد نام
رخش ز بخت مینما باز آبد ز خواہی

تضمین غزل سوم حافظ علیہ الرحمۃ لحرہ

اسے نسیم سحری مژدہ گلزار بیار
زرگس و سرو و سمن اپنے دیدار
خارخارست دل از غم گل بخار
اے صبا نگہتے از خاک دربار بیار
بہر اندوہ دل و مژدہ دلدار بیار

شمنہ بوے خوش از طرہ دلدار بگو
عجزہ عشوہ از اں زرگس بہار بگو
مصرع سحر نشاں ز ابر و طر بگو
نقطہ روح فضاے از دمن بگو
نامہ خوشخبر از عالم اسرار بیار

مقدمت خیر بیاطارِ فرزند پیام
پائے بر چشم من والہ گذارد بخرام
تا بپس شود از فیض قدم تو مرام
تا معطر کنم از لطف نسیم تو مشام
شمنہ از نفحات نفس یار بیار

دل بسے سود بسود آستان و ندید
سالاہا ایت کہ غم صوت بہبودند
بخت بر شتہ من طالع مسود ندید
روز گاہے است کہ دل چہرہ مقصود ندید

ساقیاں قدح آئینہ کردار بیار
نصیب
درد دل غمزدہ ام آتش بھراشت
نصیب
سرمہ چشم کنم خاک سر کوئے حبیب
نصیب
گرے از راہ گذر دوست بگریز
نصیب

بہر آسائش این دیدہ خونبار بیار

اے خوشا مجلس تو صحبت سروا سخن
چشم بد دور کہ یاد ت بدوامت کن
گرچہ مارا شدہ بردوش خزان اردن
شکر آزا کہ تو در عشرتی ای مرغ چین

با سیران قفس مژده گلزار بیبا
یا کہ گویم کہ دل و جایہ سپرم بیدوست
تیر ہجران بلا کیش کہ خورم بیدوست
سیرل خون است ادا شکر خورم بیدوست
کام جاں تلخ شد از صبر کہ کرم بیدوست

عشوہ زان لب شیریں و شکر بار بیار
صورت علم ربارا با عمل تمکین کن
کام جاں از شکر یاد خدا شیریں کن
دلق حافظہ کچہ از ذکر اشرفین کن
وانگہش مست خراب سر بازار بیار

ایضاً نضمین غزل حافظ حمزہ علیہ

بر بود بے ثبات و اعتبار حیثیت
در فصل گل کہ بہتر ازین و زگار حیثیت
در سیل گلہ عمر زان اقرار حیثیت
خوشترز عیش و صحبت باغ و بہار حیثیت

ساتی کجا است گو سبب انتظار حیثیت

یاراں ز نوش جام و روح پرورم
در مخزن علوم تو اے شیخ محترم
اے اعطان چگونہ بگویند کا فرم
معنی آتہ ندگی و در ضمنہ ارم

جز حرف جو بہار وے خوشگوار حیثیت

دور فلک کہ نیست نہ ہیچ اعتبار
ایدن لعیش و نوش لہو و اچا اعتبار
کہ زلف شب نماید کہ چہرہ نہار
بر وقت خوش کہ دست بد مغفرت شہار

کس را وقوف نیست که انجام کار چسبیت

در تند موج دهر که سیل است بکجیار
ناز اں مستو بزلیست که این بود مستعار

موسوم نقطه ایست نه پنهان آشکار
پیوند عمر بسته ببولیت هموشیا

غمخوار خویش باش غم روزگار چسبیت

بر عاشقان حریف و زخ طلب است
سر بر رضا و دست روی ما پر از وفا است

هر کس امیدوار در فیض کبریا است
زاهد شراب کوثر و حافظ پیا لخوا است

تا در میان خواسته کردگار چسبیت

ایضا یمن غزل حافظ علیہ الرحمۃ

خوشا چه مژده ز مرغان سجگاہ رسید
که بر سپهر ظفر مہر دیں پناہ رسید

اقول طالع حساد و سیاہ رسید
بیا کہ رایت منصور بادشاہ رسید

نوید فتح و بشارت بہر و ماہ رسید
جمال بخت ز روی ظفر نقاب انداخت

عروس تیغ چو از در میان حجاب انداخت
با انقیاد سر خویش تیغ و شتاب انداخت

کمال عدل بفریاد و ادخواہ رسید

ز تیغ عدل بر اعدای رویہ رسید

زمان بداد خود اکنول سد کہ شاہ آمد

جہاں بکام دل اکنول سد کہ شاہ رسید

کسان کہ از ستم و جور نمیتند امین
رجا کہ در کف عدل او بوند امین

چنانکہ زیرِ فلک مہر و ماہ و ندائین
ز قاطعانِ طریق این زباں شو ندائین
قوا فلِ دل و دانش کہ مردِ راه رسید

فروعِ تیر اقبال و طالع منصور
نہ کسبی است کہ بر سعی کس بومقدور
بفیضِ لطف عنایاتِ قادرِ غیور
عزیزِ مصر بزمِ عم برادرانِ غیور

ز قعرِ چاہ بر آمد با وجِ ماہ رسید
چونارِ سجدہ بد لہا نہفتہ تیرِ فراق
سنان و خنجرِ عشق است در پیرِ فراق
بر آہ آتشِ ہجرالِ ہم صغیرِ فراق
ز شوقِ روئے تو جانانِ میں سیرِ فراق
چنان رسید کز آتشِ بہرگ گاہ رسید

مشو بیاد وصالش بروز گارِ طول
عطا شود ز عطیباتِ مطلق الما مول
دلاگرت ہوس است آنکہ میشود مقبول
زور و جواب کہ حافظِ بیارگاہ قبول

زور و نیم شب و دریں صبح گاہ رسید

قصیدہ پشاک را جہ ہماندا و ضاکہ لہیدہ کسرا کی صنلح بنو مقرر شد

صبح نوروز است گل بانگ بہار تاں رسید	خوش نصیب بہاراں با گل خندان رسید
خوشنوا بابد شدک اے بلبل رنگیں ادا	شاید گل با ہزاراں ناز و دستاں رسید
ہیں کہ از فیض بہاراں در سویدایِ حمن	ز گس و سر و دمن یا سنبل و ریجاں رسید
شاخ گل از صبغتہ اللہ چہ نگ آمیز شد	نوبہا تاں حمن طخواں پر اواں رسید
بر مرادِ خویش میبالد زینجائے زماں	وائے محمد عدالتِ یوسف کنعاں رسید
بر دعا ربِ ہبلی را کہ مستدعاش بود	از جنابِ حق اجابتِ بیشتر گوئیں رسید

زہرہ با اطروبہ ناز و طرب رقصاں رسید
 کز نسیم نو بہاراں رونق بستاں رسید
 غلغلہ بانگ مبارکباد بر کیواں رسید
 از نوید مسجد مکرز مرغ خوش الحال رسید
 بس جرات تھا کہ از دوراں تزار جاں رسید
 تیج و تابت همچو زلف عنبریں مویاں رسید
 کز عطاءئے ایزدی این دروا دریاں رسید
 تابع فرماں پیغمبر علی احساں رسید
 دشمنانش را ہمیدوں موسم قرباں رسید
 مطرب جو رسم را نوبت زنداں رسید
 این دعائے مستجاب بامہفت ایواں رسید

ای عطا دست مبارک زن کہ در طشت قبول
 اینکا نذر صلہ مروارید با عطاں رسید

چرخ گرداں محمد تسلیم مبارکباد شد
 ضلع بون از قدوش آچنناں آباد شد
 کوس سسٹنی اوچوں در جہاں سواختند
 بخت خواب لودہ من یک بیک بیدار شد
 کالے نعل پروردہ رنج و بلائے بے کثیر
 خانہ بردوش وسیہ بخت و پریشاں زگا
 کوس شادی برزن نازان بخت خوشین
 بوجہ صدق و عمر عدل و چو عثمان باجیا
 دوستانش را بہار عید نوروز آمدہ
 نغمہ نمود جہاں ادی ہلکا افغان گھفت
 باد یارب ایما خورشید عدلش بیزواں

قصیدہ لحرہ کہ بتاریخ ۴ جون ۱۹۱۱ء کہ جلیسہ داعی
 جناب شیخ نصیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ منجج بمقام پوخواندہ شد

کہ ہر کہ بہت بعالم ازواست دست لبر
 بختہ بازی او پر زمانہ نقشش دگر

در لیل و دواوز سیداد چرخ نیلوفر
 مشجد است بصدنگ فتنہ مبارد

چو خانقاہ بیماں تہی است از عشرت
 کسے چگونہ شمار و نسوں و نیرنگش
 ز بے ثباتی و بے رنگی و تلون او
 کہ لحظہ لحظہ کشاید معنی دوران
 ز مطربیکہ دریں بزمگاہ نغمہ سرا است
 بشاخ گلشن مستی کہ بہت رستاں
 و ریغ خانہ و بستگی و عشرت ما
 دریں امید بر شد و ریغ فصل بہا
 خزاں رسید خوردیم بر ز شاخ امید
 خروز حال پر از اختلال من پسید
 چرا یہ بزم جہان است شمع حیرانی
 بگفتش کہ چہ گوئیم چہ رفت بر سرا
 کہ شیخ خان بہادر نصیر دین متین
 ازیں سبب لہ پیر جوان پریشانست
 چونالہ اندک بگرم بادغ ہجوری
 نژادہ مادر گیتی چو او جوان بختے
 لباس شاہی او پردہ دار کسوت فقر
 کیسکہ گفت غلط گفت اغتبارش بہت
 زداست خاک کہ از فیض ہر شد رنگیں

مجوز جام نگویش منے سرور آور
 کہ در وقایع دوران جنین ہے است سمر
 چہ سفتہ اندگہر مردم سخن پرور
 ز بینوائی خود ساز پردہ دیگر
 نفیر درد وجدائی رسد بگوش آخر
 گلکہ خندہ زو آخر رسد بدایع جگر
 رسید میل جدائی و شد خراب آخر
 کہ شاخ بخت رسا بر مرد گیرد بر
 گلے ز باغ پندیم و شد بہار آخر
 کہ اے رہین غم و غمطراب ریغ و کدر
 چرا بسوز چو پروانہ اسفر و اکبر
 بیامش تا نبو گوئیم ز حالت مضطر
 رود بپنشن و گرد و جداز ما بگر
 خلدیہ سینہ ز خار جدا ہمیش نشتر
 چوز گس اند لہر مائے جملہ متخیر
 خدا شناس و سفاکیش مرد و انشور
 شکوہ حکم روانش طلسم گنج نیر
 کہ جاہ و شوکت اقبال و عزت است بزر
 کیسکہ تاج سرش کرد باد خاک بسر

نظر بہ بندہ زر کردن است کار سفینہ
 امیر ملک و شہنشاہ کشور اقبال
 بحسن خلق تو او بر کشاد کشور دل
 چو حسن خلق و سعادت لفظ ترش کردن
 ملازمت نہ پئے عورت و جاہ منصب کرد
 نہ بہر دفع مکارہ نہ جلب منفعت
 وجود دولت و اقبال و حمت جلال
 ز حبس با و شمال وز خطا بر بہار
 قیاس عہد حقی با و ج عزت او
 برائے آنکہ بود شیوہ جوان بختاں
 بر روزگار جوانی و عہد بر تائی
 بہشت علیش و حکم تعاد و نور خاست
 بہر سیاہ و سفید و بہر تشیب و فراز
 بہر شکستہ و لے داد و میامی جو
 بعدل و داد و حنیت جہان داسی سال
 و میدار شب تاریک چوں سپیدہ صبح
 بسنگ شیب چو خم شباب شکستند

بدیدہ صبح نکو بند گو بود از زر
 سعادت است کہ مال و رزق بود چاکر
 نہ با تفنگ نہ شمشیر و فوج نے لشکر
 شدش ز جان دل آفاق جملہ فرمانبر
 نہ بہر شوکت و حمت نہ بہر سیم نہ زر
 کہ بود این ہمہ در ارت او ز جد پدر
 بخد متش چو پرستار و بندہ چاکر
 چہ غم خورد کہ زوری است رتنہ نیلو فر
 حدیث خانہ دہقان بقبر اسکت
 کہ نفع خلق بگویند و دفع رنج و ضرر
 کہ مردمان سبک سنگ را کند مضطر
 پیے رفاہ خلائق بہست چیت کمر
 فتاند نور عدالت چو خسرو خاور
 نہا و مرہم احساں بزخم خستہ جگر
 دلش بیار و دود سنسش بکار در ہر
 نہ شمع ماندونہ پروانہ ونہ سمین بر
 و گر نامذ صراحی و بادہ و ساغر

ز آیتہ تعاد و توا علی البر و التقوی - یعنی نکوی اور تقوی کرد

رسد چو صوت ہدی و در او بانگِ جریس
 نیر خرومی و نام آوری خراماں شد
 چو با قرغِ دل اندر فضائے عرفاں شد
 کیسکہ با وہ عرفاں ز جامِ حق نوشید
 اقامتِش لِعبادتِ ہمیم کوکبِ قطب
 چو لپشتِ خم کند اندر رکوعِ چوں چوگان
 پیشِ نورِ ضمیرش حقیرِ شمسِ منیر
 بگوہ شوقِ دلش شاہبازِ عالمِ قدس
 زمانہ تاکہ کند نظم و نسقِ نطعِ زمین

پے حجاوگراں جانی است مستنکر
 ز کار و بارِ جہاں سوئے طاعتِ داو
 بدارِ گیر چہ گیر و قرار و کارِ دگر
 دگر بدیرِ خرابات کے زند ساغر
 سجد و اوبا طاعت بقدرِ سیباں مہر
 نمایدش ہمہ گیتی چو گوئی مستحضر
 سہا حقیر چو در جنبِ نیر اکبر
 بہ بحرِ ذوقِ تنفسِ کشتی گراں سنگر
 بدیر تاکہ بود بدورِ چرخِ نیلوفر

دگر م و سرد جہاں باد و ایسا محفوظ
 بحق سید ابرار آلہ الا طہر

قصیدہ لحرہ کہ بتقریب جلسہ شادی ختنہ جدید الشہ خاں
 فرزند ارجمند مرزا امین اللہ خاں صاحب ہلدو افسر مال کہ مقام
 خوشاد رسیدن تحصیل العقادیا خواندہ شد مشتملہ تاریخ ختنہ

فرخ آں عہدیکہ وصل پاید باشد و لنواز
 ایچو شا چشمیکہ گرد و بر رخ و دلار باز

خیم آں روزیکہ بعد از انتظار آید فرزند
 شوق در کل ذوق در جا چوں لسیر سوا بود

خوش فضا و خوش هوا و خوش بہا است خوش آب
از دفر سر خوشی بر صفحہ گیتی نماند
در زمین نہ طرف گلہانگ شادی میرسد
در میان محفل انجم بفسر طخوری
رونق عہد شباب آمد جہان شوق را
در ہجوم سرخوشاں در کارگاہ بچودی
کایچہ سامانہای عشرت نیچہ سار بخت است
ایچہ بزم است کد ام است آنکہ با فرہمی
توندانی افسر پر گفتمش اے بوالفضل
میرزائے مایین اللہ حال ^{ماہی} کست
در میان دور عدلش نیست کس راز ہر
کبک قمری و بز و آہو ز دل برداشتنہ
آنکہ از بس در عبادت محو ذات کبریا است
داد حق فرزند و بندش حبیب اللہ حال
خفتہ اش با ساز و ساواں ^{کے} شادی کردہ است
چوں جواب با صواب من بسمع اور سید
صد مبارک یاد اور اشدادی نور نظر
دست بر وارید پاراں برد عا میں کنید
یا الہی عازہ تا مال لب حور شفق

ای خوشا بز میکیار و این چنین سامان و ساز
محنت رنج و غم و حزن ملال و حرص آن
بر فلک از ہر طرف صیت مبارک باز
زہرہ با اطر و بعیش و طرب قصد نیاز
مات کاسا من ریحی ہر کجے گوید بساز
عقل حیراں گشتہ از ہر یک ہی رسید باز
و بیچہ جمع دوستانست از رہ دور و دراز
در صفت مبارگان چوں ماہ کامل سرفراز
آنکہ اذ اباست ملک سروری را یکہ تاز
افسر اعلائی شاہ پور بندہ حق با نیاز
آنکہ بنما پئے آزار دست خود دراز
سہم شیر و یوز و گرگ و گریہ و شاہین باز
ساکنان قدس آموزند زو طرز نماز
میوہ بارغ جوانی ثمرہ بستان ناز
کو میان شرک اسلام است حد امتیاز
شاد گردید و بگفتا اے کریم کار ساز
ہمقرینیش باد شادی مائے دیگر باز باز
انہ دل با کمال عجز الحاح و نیاز
تا عروس دہرا باشد ز شب گیسو دراز

تا دلِ عشاقِ چوں شمع است سو گداز
فوجِ بھراں تا کند در عرصہ دل زکماز
با سپر بادا بہ بخت و کامرانی سرفراز
بخت یاور چوں سکندر عمر چوں خنجرش دراز

جلوہ فرمایند تا خواباں بہ بزم دلبری
تا بود من بتا ز ملک جاں زیر نگین
حشمت اقبال و شوکت یاد مفتوں بر این
وین بہین نقی بادہ اش را باد باد عیش و نوشی

چوں خرد نمود بخت و جویز سال ختنہ اش
گفت ہاتف کاژوینی کل گرفت از شمع ناز

بتاریخ نهم جون دیگر قطبہ تاریخ ختنہ لہجرہ

ایمن اللہ خاں صاحب بہادر
مبارکباد او پیرو جواں گفت

سپہراختنہ بنشانند شاداں
صلائے خورمی بر شد بدوراں

عطا بشنید ہمال ختنہ او
مبارک باد ختنہ از لب جاں

قصیدہ در سکا افسر سپید گزشتہ

اے فلک عجز و نیاز و نارسائے ما بسین
جور و الزام و غرور و جوفاے ما بسین

تا بکے خندی و خورسندی بافتاں مانے من
نارسائے مانگر بے اعتنائی مانے بسین

تا بکے داری سر استیزہ و پر خاش ما

تا بکے جنگے طریق ناروا نہیں ہیں

چند مے ناظم ز بخت نارسائی خویشتن

چند مے سازم بے برگ و بلوا نہیں ہیں

سرمد حیرت کشم این دیدہ بچو اب را

زخمہ حرماں زخم ساز و نوا نہیں ہیں

خورد سالانہ نگر از من جدا اور بے کسی

قصہ فرقت شود داغ جدائی ما نہیں

کشتہ بے رحمی و ظلم و تعصب را نگر

خستہ جو روحنا و نارسائی ما ئے نہیں

شد بدل با عیب با حسن لیاقت ما ئے من

محنت و کارم نگر و روے صفائی ما نہیں

وائے این موج تعصب بیل عالم گیر شد

آریہ ہند و بیکدیگر فدائی ما نہیں

ہندو وال را مورد الطاف و احسانہا نگر

با مسلمانان غرور و بے حیائی ما نہیں

خامہ تقدیر ما در دست خود دانند حیف

بر غرور شاں نگر بر خود سنانی ما نہیں

وائے ما در خدمت شاں بندہ و بیچارہ ایم

وال کہ بخت و جاہ عزیز و کبریاے ما نہیں

بخش و دین و خان و حق را کس نمیداند
 کرشن و گوتند و گو پال و لال و بھائی ما ہیں
 ہر کجا بینی بہ بینی سنگھ و داتن است و پال
 چند و تل و نند و رام و ہم سہائے ما ہیں
 رخصتے خواہم کہ و او پلا کتم از جور چرخ
 دست روٹائے جفا بر بنوائے ما ہیں
 مشکلی و اریم و سنگیں عقدائے بوالعجب
 عقل را در حل آں بس نارسانی ما ہیں
 بد سگالانرا کہ باید رسن باشند در گلو
 واسے شاں بابوٹ و چرس کوٹ نہائی ما ہیں
 برہ پالسنہ در دست قصاباں نگر
 برہ مسلم نگر ہند و قضائی ما ہیں
 شکر اللہ پائے بختم از رسن بیرون شدہ
 حکمت حق را نگر کار حسدائی ما ہیں
 چوں نماندہ چارہ و نومیدیم از حد گزشت
 فضل ایزد را نگر عقدہ کشائی ما ہیں
 یک بیک ز آتش شدم در سایہ لطف خدا
 عدل و انصافش نگر فرمانروائے ما ہیں
 گرچہ صید لاغرم ہیں فریبی ہمہ قسم

بستہ ام خود را بفرزکش رمانی ما بیس
 گرچه خوردم لیک دارم نسبتے با دی بزرگ
 از حضور شاه سنگھ مرہ منسانی ما بیس
 ذرہ بے تاہم و تاہم مہر حسیق او بڑ
 قطرہ ام بے آب آب از مومیانی ما بیس
 چشم حسدش سفید از حسرت اقبال او
 بخت بد خواہش سیاہ از نارسائی ما بیس

حسرت پدر سپرو نانا نوال بر فرزند عاق نوجوان و خدایع (اعوان زن حد از زبان)

وائی نو میدز فرزند و عزیزاں بودن
 وائے بر لطف عدو و غرہ و نازاں ہون
 و زوروں دیو و دوو و غولن سیاہاں ہون
 بر خلاف پدر و مادر و اخواں ہون
 حب اعدائے پدر بغض ماخواں ہون
 نزالہ بارد چو بود میوہ بد اماں ہون
 بر خستوعہ و خسروالہ و قربان ہون
 برق در خرمن و آتش بہ نستان ہون

وائے امید و قادیاری دونوں ہون
 وائی بر پرورش مار سیاہے بکنا
 وائی بر صورت ظاہر کہ بود جور فریب
 وائے بر قول بد اندیش و در انداز و عیند
 وائے حب شمر و بغض با ولاد حسین
 وائے آنکس کہ بود باغ امیدش یر باد
 وائے زن بندہ چورہ و خسرا چہ غلام
 پسر بد خواہ پدر ہم زن پر مکر و فریب

وامی آنکس کہ پدیرمشت برادر مشیر
 قصہ بہت دریں باب کہ یک عقد نکاح
 کہ ہمہ مغوی و مقصد ہمہ افسوں فریب
 کسب شان خست فروشی و زمالش خورد
 منقطع ساختن اور از پدید آمدن خویش
 بخسرخانہ چو آل سادہ شد القصد نخست
 کہ مرخص است بہر پدید آمدن خویش
 بافسوں ما و فریبش ہمہ رامش کردند
 رفت بالقدیم و احس بہدایانی شنبہ
 شیخ ابلین بنض دیدوز قارورہ شنبہ

بخسر پورہ وزن خرم و خندان بودن
 سادہ را بیکی دخت لیماں بودن
 فتنہ پرداز در اندازہ عزیزاں بسودن
 پیش و اما دم از حلقہ گونشان بودن
 با خود آویزش او کردن و یک جان بودن
 ہمہ دیدند در و نقص فراواں بودن
 خون فاسدہ دلش لغت ایشان بودن
 گشت آمادہ ازین مرض بدراں بودن
 در شفا خانہ و انوس سہلسواں بودن
 کہ مداوای مرض بہت با سال بودن

بعد تشخیص مرض کرد مداوا تجویز :

نیز پرہیز و غذا جملہ بسا مال بودن

ادویہ تجویز شدہ

خبت خسراچہ بعرق رخ فتال بودن
 زور و افسون و فساہا و شائون بودن

شربت قند سمنہاے خسر پورہ بود
 ادویہ خدمت نرمی و بجا جت تزویر

کو فتنہ پختہ و شہد مجتہت گیرند
 دروے آمیختہ معجون مفر حال بودن

تدابیر ہیز

از پدرو مادر و ہشیر و برادر پر ہیز | زہر قاتل شمر و ہمزہ ایشان بودن
از پدرو مادر و اولاد پدر نفرت و رنج | ہچو از مادر سیاہ نفرت از ایشان بودن

بے تعلق ہمنہ از سود و زیانہا بودن
بہ غیر من جملہ زنیگ بد ایشان بودن

تدابیر خورد و نوش

اغذیہ نان سخن چینی و تزویر و نفاق | شور با قطع موالات ز خویشان بودن
باعد و پدرا میختہ چول شکر و شیر | با پدر چوں سپر نوح بعداں بودن
ہم چو شاخ از سر خر دور کند با پدر | بر زبان و دل جاں ذکر ز خسران بودن
با پدر زادہ نشستن چو اسپر زندان | با خسر زادہ خوش و خرم و خندان بودن

با پدر زادہ چو گل سخن بہ سوز و گداز
با خسر زادہ چو گل شن گل و یکساں بودن

اثر ادویہ اغذیہ کہ سخا بلین کجوز بنمود بود

اثر ادویہ دوا و چہ غذا و پرہیز | نہ مرض ماند و نہ دین نہ با ایمان بودن
اثر ایں ادویہ آن شد کہ بہ اولاد خسر | از دل و جان و با ایمان بقربان بودن
گفتہ مادر و پدر است ہمہ گوز شتر | قول زن صبا و ق مچوں آیت قرآن بودن

پندرہویں خبر دیندہ بیباک دراز

واعظش گفت کہ فرمود خداوند رسول
 یاد با آنکہ بفرمود نبی انت لہ
 یاد با آنکہ ہنگام حرور و سرما
 از پیے دارو و درمان تو شہماے دراز
 استغانت ز طلسمات و ز تعویذ و عقود
 چا پلوسی طبیبان و دوا ما کردن
 ہمچو طوطی بہ ترخم ز شکر خندہ تو
 تربیت شادی و تعلیم کہ شادان کردند
 از دم شیر خوری بنگر و تا بد و تمیز
 با مید یکہ بذات تو نظر ما بودند
 ما تو راں پیر و ضعیف آہ چو گر و پد پد
 ترک از رشتہ نخوں کردہ بہ پیشاپہ خلوص
 با کہ پیوستی و ہم از کہ بریدی بنگر
 عاشق زن شدہ چون لبت بتان کوئی نیست

پدر و مادر خود را چو غلامان بودن
 خادم و منکسر و تابع فرماں بودن
 مد خور و نوش و لباس تو نگہبان بودن
 بنجور و خواب بباہین تو حیران بودن
 از پیے دفعہ مرض طے تو چو بیان بودن
 تندرستی و شفا بہر تو خوانماں بودن
 ہمچو بلبل بہ گل روئے تو خندان بودن
 بیس چہاں است بجز خرچ فراوان بودن
 بچہ سال پرورش بچہ انسان بودن
 وقت پیری و ہرم خادم ایشان بودن
 بیوفا گشتن و برگشتہ از ایشان بودن
 با خسر پورہ خوش و سنج با خواں بودن
 با کہ آمیختی و از کہ گریزاں بودن
 خانہ بردوش و سب بخت پریشان بودن

صد اور نور

فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انت و مالک لا بیك
 یعنی تو اور نیز مال تیرے باپ کا مال ہے۔

جواب سادہ بیدین یا پند گوئی پند آ

تو نہ واقفِ دلدادہ جانانِ بودن
 کہ چسپال است رہ در رسمِ نجوایاں بودن
 دل بدستِ دگرے داؤن حیراں بودن
 گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن
 اوچہ داند چہ وفا چسپیت بایمان بودن
 پس چہ مشکور و چہ منت کش احسان بودن
 ہیزم خشک بود قابل سوزان بودن
 قابل قطع بود نے بہ گلستاں بودن
 باد جودش بود و مایہ نسر عاں بودن
 نے مرا حاجتِ فردوس و برضوان بودن
 حور خسر اچہ پورہ چون غلماں بودن

گفت اے واعظِ بے مغز و خرد و دشمنِ ہوش
 یک رباعیِ قدیم است دینِ باشتو
 عاشقی چسپیت بجای بندہ جانانِ بودن
 تاصبیہ بردرتجانہ و مسجدِ سودن
 سہر کر اول شدہ از دست بدستِ دگرے
 از پیے پرورش خود نمودم درخواست
 خدمتِ ضعیف است چو شد پیر و ضعیف
 خشک نخلے کہ کہن شد پندش آبی
 قدر زن باید و حرمت کہ ہمہ پیش نشاوا
 از چہ رو جہتِ خدمت با مید فردا
 کہ خسر خانہ چو فردوس و نقادِ بدعوس

حق خسر اچہ نشد ذکر بقراں لیکن
 قرین عین است و تابع احساں بودن

حسرت پدنا تو اوں بر فرزند تو جوان سادہ کہ با غولے
زن و خسرو پورگان از و مخرف و نافرماں گردید و

بود در فطرت او ثانی کنعان بودن
نیست امید بکنعان مہ کنعاناں بودن
تو نہ عرضہ تیغ غم حسراں بودن
کس ندانست ملک سوت غولان بودن
بے محامانہ بہ اعدائی تو خندان بودن
جائے یادش بجز خنجر و پیکان بودن

اسے دل از شکوہ بد بخت چہ سواستنج
ہم چو یعقوب منال از غم فرزندای لوح
تو نہ کشتہ و مجروح زن لخت جگر
ہر کہ زد گام دریں باد یہ نالان ہنگر
بے محابا است بید خواہ تو چون شکر و شیر
بادش از دل تو بر دل ساز کہ صد گونہ بہا

خرقہ طول اہل ہائے علائق برکش

بخیہ عمر رسید است بد اماں بودن

پند ہائے عمیر

حضرت لغمان حکیم مہ مستزاد

ہم درود حضرت خیر الوراے
عرض میدار و عطاے مستہام
نظم کردن پند ہائے سو مند

بعد حمد خالق ارض و سما
نعت آل پاک و اصحابش کرام
از پیے اولاد خود کردم پسند

اے پسر ایں پند ما را یاد گیر
 حق شناسا باش و کن از وحدر
 سگ کہ مالک را شناسد بہتر است
 مذہب و مسلک بگرے بہتدی
 والدین خویش را اعزاز کن
 ہر کہ از فرمان شان چید پیر
 اوستار بہترین و اول از پدر
 با ہمہ ذور رحم و اخوال پیر باش
 نسبتا ترا ہمو جہاں محسوب کن
 دیگرال اخوان و انصار تو اند
 حق ہر یک را بقدر او شناس
 رتبہ مردم شناس و قدر دال
 قدر نشان اندازہ کن ای ہوشمند
 ہاں بناستی و ریے آزار کس
 اندرون کس خراشیدن بدست
 بد زباں را با مروت کن جھوش
 با عدوئے خود مشو ہم حسانہ
 تا توانی دور شو از دشمنان
 با مروت دوستا ترا شناد کن

ناگزیر اندایں پے بر ناو پیر
 کو علیم است و خیر و مقتدر
 نا شناساے حق از سگ بدتر است
 گر نیابی راہ منزل چوں رسی
 از ہمہ مخلوق و جان خویشتن
 سخنہ شیطان شد و خاکش لبر
 با خسر ہم با ادب باش ای پیر
 وز مخالفت ماے شان بیزار باش
 حسبیا ترا با بدن منسوب کن
 چوں لباس مایدہ یار تو اند
 قصر دین را کن ازین محکم اسک
 ہر کسے را بر محلے او نشان
 نیست موزوں سگ بجا گو سفند
 کایں رہ و رسم نکویاں است بس
 منا توانی آرد لہا را بدست
 روئے آتش را بجا کستر پوشش
 ناز کم کن با سگ و پوانہ
 زانکہ آتش دور بہ از جسم جان
 کشور امید را آباد کن

با ہوا خواہاں ہوا خواہی خوش است
 مال و عزم سفر و مذہب کن نہاں
 پردہ پوشی کن مکن پردہ درمی
 کم نشین در صحبت متکبران
 بازن و کودک گور از دروں
 مشورت باد دست دانا نما
 ز پرستان را بشفقت شاہ دار
 با حکیم و حاکم و اہل عمل
 افسر خود را ز دل منقاد شو
 چوں شد افسر خوش ز کار و بار تو
 بر زمین چوں آسماں گرد دریم
 قدر خود بشناس و جا خود گزین
 بد مکن با کس کہ بد بینی ازو
 ہست مہماں لغت ب جلیل
 مہماں آمد بلا از دور رفت
 در سفر بے ساز و ساماں مرو
 بیدرم بے کار و او نگشتری
 خالی از در ہم بیازاری مرو
 پیش سفلہ حاجتے برن خطا

باغ را باد سحر گاہی خوش است
 از ہمہ کس تا نیفتی در زیاں تو
 صفت ستار العیوب است اخئی
 مغز را از دو دو میباشند زیاں
 ہم ہماں دار از سفینہ و مرد دروں
 آنکہ باشد خیر خواہ و با وفا
 با بزرگاں با ادب اے ہوشیار
 از دل و جاں تو بخدمت مشتعل
 شد چو او شاد از ہمہ آزاد شو
 گشت جاہ و بخت دولت یا تو
 خاک گرد در شک جنات النعم
 تا نیفتی ز آسمانہا بر زمین
 از مکافات عمل غافل مشو
 خدمت مہماں بیاموز از خلیل
 آفتاب آمد شب دیکو رفت
 چوں نداری پائی در میدان کلاہ
 در سفر ہرگز نباشد بہتری تو
 زانکہ از خم تہی آ بے مجوسے
 کہ وضو را آب منسل نارواست

مثل سر شویم چو خاک از بس کسی
 در بہاراں کے بود سر سبز سنگ
 ظالم و جاہل مباحث و سنگدل
 از ترش و خلق مہدار و نفور
 باش خنداں رو چوں گل بہار
 راستی در کار ما نیکوتر است
 سر نہ پیچد شوئند از راستی
 از دروغ و غیبت و حقد و یا
 بر کراں باش و نفس را چارہ کن
 بر دہن مہر خموشی زن بجاں
 دل دیر گفتن بمیرد در بدن
 اوستادی بخیر در کار صفا
 کار ناکردہ ہماں چوں کردہ
 کار امروزہ بفسر و منافگنی
 وقت ہر کار است کار ہر زمان
 خرچ جزو خلعت بدشواری بو
 بعد خرچت گر پس اندازت بود
 علم و حکمت را دہر جا اخذ کن
 دیگر اں را ہر چہ میگوئی زیند

ہیں یہ فرمود است حضرت کوی
 خاک شو تا گل بر وید رنگ رنگ
 عجب استکبار و غفلت اہل
 کہ نزدیک خار جز اندر تنور
 زانکہ کس را نیست ^{جنت} خار دید خا
 تر کج کے برہفت آید در ^{ست}
 نخل خرما شد بلند از راستی
 از حسد و ز نخل و از بعضی غنا
 بر خلافت نفسک امارہ کن
 آنچه گفتہ شیخ دین دسحق آل
 گر چہ گفتارش بود در عدل
 آدر در سنج و غم و شواری
 چوں نزاوہ کے بود پروردہ
 گر شوی مجبور فردا چوں کنی
 جز زمان و وقت خود باشد یا
 جز بہاراں جوے کے چاری بو
 وقت حاجت مایہ نازت بود
 حق خود پندار و مال خوشین
 خود در اول باش بر دی کار بند

چشم نیکوئی مدار از یارِ بد
 وقتِ سختی یارِ رکنِ امتحان
 تا نباشد اعتبارت بر کساں
 با عرضِ هر کس بود یار و رفیق
 اے سا وقتے بہ جان قربان تو
 اے سا آلائے خوش از ظاہر تو
 سائل و محتاج را خالی نگرد
 باش دایم با وفا و با حیا
 کار مابے مشورت کردن خطا
 از بدی بد بینی از نیکی نگو
 تانہ پرستت نگوئی زینہار
 میہمان کس مشو تا خواندہ
 فخر خود بر عزت آبا چکن
 مشورت با مصلح دانا کنی
 در جوانی کار مائے دو جہاں
 با جوانی زندگی فرزندگی است
 تا توانی ہاں مشو میہمان کس
 چوں شوی در خانہ کس میہماں
 با جماعت یار باش و ہم نوا

اے سا آلائے خوش از ظاہر تو

یارِ بد بد تر بود از یارِ بد
 بر محاکم گرد و زرخاہیں عیاں
 مال تو محفوظ باشد از زیاں
 بی عرض کس رائے یابی شفیق
 وقت دیگر دشمنان جان تو
 وز درویش چشم بر کالائے تو
 الحذر از آتش آل آہ سرد
 گوہر جاں را از دکن پُر ضیا
 مشورت امداد فیض کبریاست
 گندم از گندم بر دید جو ز جو
 تا نخواندت مرد در ہیچ کار
 بر در کس چوں سگ در ماندہ
 کہ نیابی کیلہ از نخل کھن
 ورنہ خود را در جہاں سوا کنی
 راست کردن میتواننے بعداں
 بی جوانی زندگی مشرندگی است
 بر سر خوان کساں ہچوں مگس
 پس نگہداری دو چشم و یک زباں
 کجروی از دوستان نبود روا

قابل عظمت نباشد هر کسی
 که بود وقت مصیبت ناگزیر
 تا توانی گویے بازمی سخن
 در بدی کردن بے تاخیر کن
 چشم نیکوی مدار از بدگان
 بد بود از شاهها شاخ جدا
 حاجت خود گرز حق خواهی روا
 کو بریزا نندنگ نام را
 خاطر خود را چرا داری حزین
 در آتش بفض و حسد پریمز جو
 که بر سینه پایه خارستان میو
 گفتگوی با سزل با کس مکن
 غمزه با چشم و ابرو ندارد است
 ثمره بد آورد اے هم نفس
 بس درازی زباں مرغوب نیست
 تا که باشد حرمت اندر اماں
 چون زباں لب بکیند بس بود
 یا خصومت بودنت بهبود نیست
 بر پیل و بازار ویرا نشتر مخور

کار با اندازه کن با هر کسے
 کم خورد کم گوئی و کم خفتن بگیر
 گر کنی در شب کلام آهسته کن
 کار با دانش و تدبیر کن
 دل منه بر خوبی و خیر کساں
 گسلاں از اقربا پیوند را
 ماں مکن نو مید جا بمتند را
 ماں مکن گستاخ بر خود عام را
 کن فراموش آن گذشته جنگد کین
 مال خود منهایے با یار و عدو
 عیب کس بر رو او سرگز مگو
 آپ بینی و دهن خفیہ نگو
 پیش کس کس انجیل کردن خلاست
 وصف خود یا اهل خود کردن کس
 گفتگو با خنده کردن خوب نیست
 حرمت هر کس نگه داری فلاں
 در سخن کردن بجناب دست خود
 مرده را بد باد کردن خوب نیست
 نان خود بر سفره دیگر مخور

منی

از غم دنیا چرا در رخسار
 از چه حرص و آرزو گشتی غلام
 در غضب بودن سخن فہمید گو
 با بزرگان پس رو نشین فرو
 برستور بر ہنہ گشتن سوار
 پیش ہماں بر کسے رنجہ مشو
 کار فرمودن بمہماں نارواست
 آبروے خود بہر سود و زیان
 بوالفضل و حشو و متکبر مباحث
 بر کراں باش از بھومت با خلق
 تا سازی خوار خود را ای سپر
 زندگی بہتر بدیں افعال نیک
 اول آنکہ صدق باشد با خدا
 دوم آنکہ قہر بر نفس آوردی
 سومی انصاف با خلق خدا
 چارم آنکہ با بزرگان خدمتے
 پنجمیں بر خور و سالار ^{شفقتے}
 ششم از مالت بد و بیشان
 ہفتیم یاد و ستان و مخلصان

چوں اجل را ہر زبان در سیم
 صید را چوں تو دیدستی بدام
 کا تیش خشممت بسوزد آبرو
 در سخن شان را نگہدار آبرو
 خطرہ جسم است جان می سوزد
 مردم دیوانہ را سخن مگو
 نزم بیکاراں او باشاں خطاست
 در ہمہ حالت نگہدار از زبان
 در نزاع مردماں اندر مباحث
 فتنہ و جنگت بردور پا خلق
 پرخذر باش از مراعات و اگر
 گر سعادت یار تو باشد و لیک
 کہ ہمہ اشیا از و شد دنیا
 تا نگہ دسری و خود سری
 ہم چو میزبان برد بار و کربا
 از دل و جان تا بیای ^{بفایتے}
 تا تا بندت ز دامن ^{بندتے}
 از خادوت تو شد ^{حقیقے} بری
 با نصیحت باش در سود و زیان

سخنہ

ہشتیں داری و قازمندان
 ہم خاموشی بوز از جابلان
 پس و ہم با عالمان شویم نشین
 طمع بر مال کساں کردن خطا
 یک چوں پیش آیدت جمعش ممکن
 گفت بقماں کہ نوشتم سه هزار
 برگزیدم از همه سه کلمه را
 یک از اں با کن فراموش از منمیر
 نیکی و احسان کہ کردی با کسے
 مرگ خود را و خدا را یاد دار
 یاد گفت آں سر در حکمت چندین
 آں یکے خاموشی است از گفتگو
 ہفت گو بر شد بدین مستیز
 اولین زینت بجز پیرا یہ
 سوئے ز بد و عبادت بمضیر
 پنجمین بے آرزو اں و ایں
 ہفتہمین شد پردہ از غیب دروں
 دل ز لب بستن بود گنج گہر
 تا توانی جہد کن در کار خیر

تصن

ہم مدارا و جیای دوستاں
 در بد و در نیک در سود و زیاں
 با تواضع باش سے اہل یقین
 منع او چوں پیش آید ناسزا
 یاد دارم از حکیمے ایں سخن
 کلمہ بند و نصائح در شمار
 مغز جملہ ہیست گرا ری بجا
 واں دود یگر را تو ہر دم یاد گیر
 کن فراموش و مکن یادش گئے
 در ہمہ اوقات از لیل و نہار
 کلمہ حکمت ازیں ما بہترین
 با عوام الناس و یاراں وعدو
 کہ دنیا جوید از بر نا و پیر
 دویمی ہیبت چو عالی پایہ
 چار میں سخن است بے دیوار و در
 ششم فارغ از کراگا کا تبیں
 کز در بستہ چہ بنید اندرون
 از دلب بستن سدق میں پر زور
 بہ کما از ذاتت رسد نفعے لغیر

حسن

ہیں بیاقت پس کسے راکاروہ
 یوریا بات ارچہ بافندہ بود
 گفت ہر کس را نشاید اعتماد
 مشنواذ بوجہل اخلاق نبی
 خواب در وقت طلوع آفتاب
 خواب بے جامہ نشاید وقت شب
 اے بسا خال است کو خالی ز خیر
 محرم و مجرم مگر میں غم و غم
 نقطہ گیری مایہ و لگیری است
 نقطہ بر حوت نشاں گر آوری
 حال بابی خالی از مہر و وفا
 غم ز غم بینی و مجرم میثومی
 نیز فرمودہ کہ اقرب عقرب اند
 اقربائے جملہ چہ خرد و بزرگ
 بیک چوں باشد غرض یار تواند
 تا توانی حاجت ایشان بر آ
 ادغم و خال و اقارب در گذر
 از پس چوں نوح از کنعان کنس
 یار اور زاد و خواہر نادگان

گل بہ بیل زراغ را مردار بہ
 پر نیاں با فی ازو کے پیشود
 تا نباشد صاف از کذب و فساد
 ابن بلحم را دماں یار علی
 کاہلی و سستی آرد بے حساب
 زانکہ باشد باعث رنج و تعب
 خویش باشد لیک کارش چو غیر
 کہ بیک نقطہ جدا گشتہ ز ہم
 حرف گیری کسوت بے پیری است
 کے بود کز دست ایشان داری
 جائے لطافت کند جو روحنا
 پیش محرم حاجتے گر آوری
 نیش نشاں از نیش عقرب غار اند
 بیغرض مگر بلا مائے سترگ
 مشفق و مشتاق دیدار تواند
 بیک چشم نیکوی ز ایشان مدار
 الحذر از بغض ایشان الحذر
 الفت اخواں تو از یوسف پرس
 بامروت باش از دست زباں

<p>در مصیبت باطن ایشان نگو آزمودم حالت اغیار و خویش هست یارت خویش تو با غیر آن شد چو سرد آزاد امان تو یاد آن الطاف و دلداری نماید جامه عافیت خود میدرد</p>	<p>تا مکن بر ظاہر ایشان نظر تجربہ کردم بسے در عمر خویش تا کسے باشد ضعیف و ناتوان یافت چون تاب تو انخوان تو آن هوا خواہی و آن رسی نماید بد گہر را بر کسے کو پرورد</p>
---	---

ہر کہ پرورد او نہ نادانی بلنگ
 عاقبت خویش بوشد بید رنگ

حکایت مریل تمثیل

بر سنبل

<p>شہر یاسے صاحب تاج و تاجیں ترک و تاز آمد بھرا اندر شد گوردن و او خروگوشہا بغتہ آمد پلنگے رو برو صورتش انور ج قہر خدا سد ہزاراں جاں ز تنہا بروہ از بلائے فاقہ مشیت استخوان از پے پیک اجل در انتظار</p>	<p>بود اندر کشور تو راں ز میں از پے عزم شکار آمد بروں صیدا و در مرغزار پر فضا ہم چنین صیدا فلکساں بابا و ہو تیز و دلاں و ستم خو پر جفا سد ہزاراں خون حیوان خورد بیک گردیدہ نشیمن اتواں طاقت رفتار و سنے تاب قرار</p>
--	---

چنانچہ شاہ چوں دیدن شکستہ
 موجزن گردید بحرِ لطفِ شاہ
 شاہ باصید انگنوں فرماں نمود
 ہر کرا فرجہا نداری بود
 از ضعیفان اے توانا در گذر
 ذرہ را نویں رسد از آفتاب
 آہ مسکینے کہ آتش بر فروخت
 بیشود فاسد ز آبِ حل و سیر
 گشت قرانے حر لیسے بدخوی
 الغرض فرمود شاہ کایں یوزرا
 دست و پا بستہ بہ پیشم آورد
 تا خورد از ما عدائے گوشتیں
 چونکہ شد قصد گرفتاری او
 کہ فقیرے بود و آں بادید
 ترک دنیا کردہ در صحرا بدے
 شد گریزاں یوز چوں نزد فقیر
 گفت شاہ را آں فقیر بے نفس
 دار مال ترک گرفتاریش کن
 خستہ گردیدہ پناو من گزید

نارد نا طاق ت بجال خستہ
 بر کراں گشت از غرقابِ فناہ
 این چنین بیچارہ را کشتن چہ نمود
 میل او سوئے کم آزاری بود
 الحذر از آہ مسکین الحذر
 مورا از لطف سلیمان فیضیا
 دیدہ سے میباشنی کہ شہر جو را بسوخت
 قطرہ اش افتد گر اندر آبِ شہر
 شاہ غزنی از کرم بر آہوے
 زندہ میگیرید بے قصدِ جفا
 در میان شہر خود جالیش کنید
 کہ بود از لاغری فریہ تریں
 او بسوئے صومو آورد و روے
 از گیاہے ساختہ آں صومو
 گاہ در شہر و بقریہ نامدے
 در بیان صومو شہر جاسے پیر
 لطف فرما از گرفتاریش بس
 عاجزے را بیخطا زنداں کن
 اجرم در سوئے من آہمید

کز بلا در ماند جوید نصرتے
 با خدا خواہی اگر پیوند را
 از دل جاں خد منتش خواہم نمود
 ہر دور یک جا خورد خولے کیم
 از کجا آری تو اسے مرد خدا
 تا جدا مانی از و اندر آسماں
 کاومی دیوز شد ہم خانہ
 بر خودت اورانہ و نداں تیز کن
 خوف باید از سگاں خرگوش را
 مار و بر پروریدن ناسزا است
 در اماں میپاش از خوف و خطر
 باشاد بادب باشاد گفت
 میہان من شد او نا خواندہ
 کز او اے خد منتش دارم کمی
 از مردت باشاد او پابوس من
 اوست گرد حشی منم و حشت گزیل
 بادواں سود و بہبود من است

از پنا ہندہ نباید نصرتے
 تاں مکن نومیند جا جمتند را
 نزد من وارد اگر او ماند و بود
 یکدگر را پار و اصحابے شویم
 گفت شاہ جز گوشتش نبود غذا
 بہر او نزوت نہ سماں و مکان
 گاہ نشنیدیم این افسانہ
 دشمن جان است از پرہیز کن
 سہم میباید ز گریہ موش را
 آتش اندر جامہ بچپدن ^{خطاست}
 دشمن است این از صومعہ کن بد
 چوں فقیر اہل بند مار اور ^{شفقت}
 چونکہ آمد بر دم در ماندہ
 از مردت دور و ہم از مردی
 محنتش باشم شود مالوس من
 اوست صحرائی و من صحرائش
 در میان حشیاں بود من است

ہر کہ وحشی را بجاں مے پرورد
 دور از عقل است کورا مے درد

لے بسا ویدیم چوں احساں کھنتہ
 بیسرن و حشٹی پئے مردم رود
 منتے دارم گرازوے دار ہی
 گفت شاه دارم عجائب اہلی
 ہر کہ اورا کار خون آشامی است
 ہر کہ اندر فطرتش باشد بدی
 گر مزاراں حکمت و سعی بود
 گر باپ انجینیش پروری
 نوز نے شکر چہ میداری امید
 با ہزاراں شوب با صابون ما
 بر سیستھی چہ میداری امید
 فطرت سگ آفریدند از وفا
 سگ پئے نقصان مالک جان
 این چنین یوز ستم خورا کہ دید
 اقلو الموزی چونسر مودہ رسول
 پند ما کردیم از دلسوزیے
 این ہمہ گفتیم از راہ کرم
 شاہ شد ما ند یوز و آل فقیر
 روز و شب در خدمت یوزاں

وحشے راز دل و جاں پُرست
 بے قلا وہ ساگ پئے مالک رود
 دیں درد فرسودہ را با من وہی
 کہ کبنت مرگ خود را میخری
 بیم نمودن از و نا کامی است
 صدمروت کن نہ بینی نیکوی
 خاصہ فطرت دگر گوں کے نشود
 تلخی حنظل کجا از وے بری
 بر نخورده کس گھے از نخل بید
 چہرہ زنگی نمی گیر و صنیبا
 کہ بصد ما شوب خواهد شد سفید
 فطرت بوز است از جور و جفا
 برد را و پاسبانی میکند
 جز کہ جانی خست و ہی را درید
 پس چہ موزی پروری ابوالفضول
 تا کہ جانت را بود بہر وزیے
 چوں نگیر در دولت ما را چہ غم
 شکر حق گویاں بصد موعہ جاگیر
 چوں مرید بارادت نزد بہر

گاہ از شیرش ہمیدادے غذا
 بہراو با محنت آوردی شکار
 این چنین چوں چند روز آمد بر
 یعنی آن تاب توانش رفتہ
 چست شد چالاک شد و خفت و خیز
 بختہ روزی چوں باران در رسید
 چند در صحرا نمود او جستجو
 در نزد مائے کھائے سجان من
 یوز ہشتہ با مید شکار
 شب شد و بچاک غذا چوں نیا
 آتش بد گوہری شد مستیز
 جست بر منعم بہ چنگاش درید
 مست خفت آن یک طرف خونخواہ
 شب گذشت روز چوں شد و نما
 اتفاقاً شاہ از بہر شکار
 با ہمہ خیل و حتم صید افگنال
 ملک احساں و کم بر باد بود
 دید شہ یوز ستم خوراک ہست
 گوشت او میخورد و بالذتے

بچہ و بختش گہ از مردار صھا
 از ساگ در و باہ موش و سوسمار
 آبِ فتنہ جوی باز آمد ز سر
 در وجودش آمد اندر ہفتہ
 باز و دچنگال و دندیاں گشتہ نیز
 صید کردیدہ ز صحرا نا پدید
 سوئے صومعہ نا امید آورد و
 چہ خور و امروز آن میہمان من
 اندر وں صومعہ و را منتظار
 آتش جوع اندر و نش را یافت
 رفت از یادش کرہائے فقیر
 خون او خورد و بجائے آرید
 یک طرف آن لاشہ افتد
 گوشنش حورون گرفت آن چہا
 بار دیگر آمد اندر مرغزار
 نزد صومعہ آمد اندر آن زمان
 کثیر جوہر ستم آباد بود
 خوردہ خون آن فقیر حق پرست
 پوشش پذیریدہ آن کے جنتے

آنکہ پیش رفت از پیر پناه
 آنکہ از لطفش ز صیادان رسید
 آنکہ از لطفش بصومعه کرد جا
 آنکہ پر خد متش محنت کشید
 او گرم فرمود خد متها نمود
 او به خد متهاش خوف جوش خورد
 همچنین کار است کار بد گهر
 بد گهر را هر که خدمت می کند
 با بقیس پندار ای نیکو نفس
 الغرض فرمود شاه تا آن پلنگ
 موزی را بے خطا کشتن است
 مار را اول سر زد سر کو فتن
 کژدم را هر کجا بینی بزین

کرد با چنگال و دندانش تباہ
 خون او خورد و تن او را درید
 خون او خورد از زره جو رو جفا
 جسم او با چنگال و دندان رید
 این ستم نبود از جانش ر بود
 ای بعوض خد متش خویش بخورد
 محسن خود را کشتوز و کن عذر
 در بغل بوز ستم خو پرورد
 بد گهر ز احسان نگرود پارکس
 قتل شد بانیزه و تیر و تیغنگ
 نے کہ چون جان عزیز ی را
 نے کہ بعد از نیش بر پائی زدن
 چونکہ نیشے زو چه سود از کو فتن

در بیان آنکہ موزی را محبت نماید کرد

گرگ را اول بکشایے ہونمند
 اقل الموزی کہ سر مودہ بنی
 موزی ہست کہ از حیوان بود
 موزی بد باشد انسان لعین

نے کہ چون پیشے درد یا گوسفند
 قبل ایذا نیش بفرمودے اخی
 لیک کم آزار و کم نقصان بود
 کز فساد و نیش اول زدن میں

میں چہ لرزہ در زمین ما او فتاد
 صد سزاراں ما سر گشتند خاک
 با فرانس و غیر آن اندر لقب
 شور و افغان ما شنوا از چارسو
 کوه و دریا از ہمیش در فغان
 میں زینش موزیاں در استلم
 خاک بطحا ہم مانند اندر اماں
 زویکے نالال و زین ہر خاص و عام
 کہ زینش او بے نقصان بود
 دام و دو باشند انساں پوئیں

موزے زینش و رائے جنگ او
 صد سزاراں جان شیریں شد ہلاک
 روم و روس و بلجیم و جرمن عرب
 شد جهان ازینش او در ما و پہو
 توہم و صحرائے مانند اندر اماں
 مصر و بغداد و فلسطین و حرم
 نیش موزی کہ ز دور قہر ماں
 نیش انساں بدترین است از ہوام
 نیش انساں بس بلائے جان بود
 شکل و صورت ماے انساں ہیں

در بیاں مرد ماں ریا کار و پے سیر از آہنا

از دروں دیو دو درندہ است
 و ز دروں چوں عقرب ز نور نیش
 و ز دروں چوں ہوسمار و موثہا
 کہ بود گرگ اندروں خو نخوارہ
 و ز دروں غول بیابانی بود
 بہر ایدا و ہوام او بدتر اند
 گرگ بہر صید ہنگر و کھن

اے بسا کس کو بظاہر بندہ است
 اے بسا چوں کر کایتے نوش و نیش
 اے بسا تارک ز خورد و نوشہا
 اے بسا ہیں مونس و غمخوارہ
 اے بسا چوں حور و صوفی بود
 اے بسا مردم کہ چوں گو و دو اند
 اے بسا کس ز ابد گوشہ نشین

اے بسا علامہ دین نبی
 اے بسا کس صوفی و اہل کمال
 اے بسا پیر طریقت در جہاں
 کارشاں فسق و فجور و عافلی
 کارِ شیطان مہیند نامش ولی
 اے بسا بلیں آدم کے روست
 سالہا باید کہ سر آدمی
 پس نشاید اعتمادے بر کسا
 زود ہر کس راستائیں اہلی است
 نام و ننگ خوشین زاری بجا
 اے کھٹا بس کن کہ شد طول این سخن

کیسہ از نقد عمل باشد تہی
 بر زباں توحید و در دل اعتزال
 بر زباں عرفاں و شرک اندر تہاں
 پس چہ موزوں گفت حضرت موی
 گر ولی نیست لعنت بر ولی
 پس بہر دستے نباید داد و منت
 آشکارا گرود از بہیش و کمی
 ناز خوانش ندانی کب آں
 تا ندانی اندرونش را کہ کسیت
 زربجان و جاں لعزت کن خدا
 مستمع را در سخن حیران کن

در بیان سواری مائے کسب و اسب ریل

از ہمہ اول کبشتی شو سوار
 تاکہ ماند مال و جان و امان
 اسب را سوار و سلیم و چست بہ
 بدنگام و بدرکابے گام بد
 از سواری ماست بل اعلیٰ ترین
 کہ بر و نبشستہ رو خواندہ رو
 جملہ مایحتاج موجود اندر او

وز ہمہ آخر فرود آبرکنار
 از بلائے کلفت و نقص زباں
 گر نباشد پائے برشتیش منہ
 جاہل است آنکو کہ نشنست پانہ
 بہر آنکہت سلیمان است این
 سیر عالم کن بر و خواندہ رو
 از پئے آرام با طرز نکو

از کتب مکتوبہ حضرت مولانا ابوبکر عقیلی رحمہ اللہ علیہ
 از کتب مکتوبہ حضرت مولانا ابوبکر عقیلی رحمہ اللہ علیہ

طلاق مسد مائے و ہم جائے فرو
 آں یکے آب و و گریاں خواستہ
 آں یکے خورم و گردل خستہ
 بے خطر از باد و باران و حرور
 لیک اجیاننا بود تکلیف ہم
 اندرش می آ۔ و شو از وی برل
 ہچنین در حرکتش بیرون مرو
 شد و جودش دانہ چون در آسیا
 الحذر از نکٹ بیناں الحذر

ہیں بہر یک خانہ اش قندیل نو
 بزم مابیں اندرو آناستہ
 آں یکے خفتہ و گرنشستہ
 سفر او بنگر پر از لطف سرور
 از پئے قطع سفر و ان مغنتنم
 ریل در جنبش چو آمد در سکول
 در میان حرکتش داخل مشو
 کہ بسا ویدیم چوں لغزید پا
 بے نکٹ ہرگز ممکن در و سفر

در بیان اغذیہ کہ باعث بیماری مستند

خوردنش دائم بود نقصان جا
 مال محوز بہتر نباشد این غذا
 دوغ با باہی و با تریب اکپر
 بیضہ مرغ و پیزا مے اہل راز
 گوشتت و سرکہ نمے سازی غذا
 مادہ معدہ بقیے یا پید سرہ
 وز عروق آید برون با فصد خول
 تجربہ گشتہ نیابی ہیچ فرق

گوشتت لاغر قدید ناتواں
 چوغرات بستہ فی الفور را
 شیر بازشی و با باہی محوز
 با کبوتر شیر و با خردل پیساز
 شہد و خرپوزہ شراب شیرا
 مادہ سر صاف کن با غرہ
 اد شکم اسہال مے آرد برل
 مادہ جلد آوری بیرون لعرق

تا توانی گرویشاں ہرگز مگر
گرنے دینہا تو در عقد آوری
اولیں حمانہ بیوہ بود
وردناک از ہجر شوئے اولیں
حبت اولاد یتیم اندر دلش
در تنی دو دل نمے گنجد مال
ایں چنین زن با تو الفت چوں کند
و توئی انانہ استکبد خوئے
سرکش کینہ و رومتکبرے
شوئے او در چشم او خوار و ذلیل
سوم منانہ کس و مال خود
زو امید خدمت الفت مدار

ورنہ زایشاں عاقبت آئی بدو
پردہ ناموس خود خود میدری
کہ ز شوے مردہ اش دار و ولہ
دانا با سوز و غمناک و حزین
ہرزماں بہبود نشاں رخا طرش
گاہ دیدستی دو تیغ و یک میاں
کاسہ پیر شتہ دیگر چوں پیر و
آنکہ داند خویش را افضل نشوے
کہ بخود دیگر نداند ہسرے
خار باشد میوہ نخل مغیل
منت و احساں بشوئے خود نہند
کے خوری انگور از شاخ چنار

در بیای زماں کہ پایشاں عقد نکاح با عیبت دی نباشد

چاری زانہازن کی اتقفا
خندہ زن بسیار در ہر گفتگو
پار ظاہر مار باشد در قفا
با چنین زن را ز دل ہرگز مگو
پہنجی زانہا است خضر الدمن

ہرزماں غنیت نماید شوئی را
بازن و مرد بخویش و عیبہ شو
لطف ظاہر باطنش لطف و دعا
کز گل خنداں وفا ہرگز مگو
بدنہاد و پڑفساد و پڑفتن

خوبی و حسرتش تو میدان بکسد
تا توانی در پئے ایشان مگرد
زن نباشد راز دار و بے وفا
فطرت زن گشته از کذب و ریا
تا تو بروے لطف رحمت آوری
ہر کجا خشم آورد خشمی کنی
بغض داری با کہ او بغضے کند
راے تو باشد بحسبِ راے او
تو جو محبوں باشی ویلاے تست
ور تو احیاناً کنی ازوے خلاف
پس نداں زن بلکہ او گردن زن
رفتنہ از یادش ہمہ آلاے تو

سبزہ ناپاک چوں بر مژبلہ
کز رہ پر خار سے آئی بدرو
گرچہ باشد با حیا و پارسا
گرچہ باشد دیندار و با حیا
شادماں داری و فرمائش بری
ہر کجا رحم آورد رحمی کنی
لطف داری با کہ او لطف آورد
خواہ دینت میرود یا آبرو
خرم و خنداں ز دل شیدا تست
خواہ مجبوراً کنی بے اعتساف
دشمن جان تو با مکرو فن است
آں مجتہد و آں نعلماے تو

پس محبت ماند و نئے پیچ اتصال
آفتاب مہر شد اندر زوال

حکایت حجاج بن یوسف

کہ برد حجاج شفقت سے نمود
ہر یکے بودہ بدیگر جان نشار

نیک مردے حاجب حجاج بود
زانکہ در طفلی بہم بودند یار

گفتگو با وی نمودے گاہ بگاہ
 حاجب از خلق زن خود حرف زن
 راز دار و با وفا و یار من
 از شکایت زوئے آید صدا
 با وفا و تابع نسرمان من
 گر چه از من رنج و اندوہی رسد
 مدح زن ہرگز نہاید این چنین
 اسپ زن شمشیر باشد بے وفا
 یک نشید این سخن با گوش ہوش
 کہ بر در خانہ خویشش بہر
 سرقہ آوردم ز گنج پا و شہاد
 کہ ہمہ این راز را باید نہفت
 جان من ہرگز نہاند در اماں
 شاہ بخشیدن کنیز ماہ لقا

اندرون خانہ با صد احترام
 نشتر غم در گب جانش خایید
 کے نگاہ لطف باشد سوئے من

زین سبب حجاج از راہ رفاہ
 تا کہ شد روزے در اثنائے سخن
 کہ نکو کار است با خلق حسن
 اگر ہوا درم برو جوہر و جہنا
 والہ من رام من نشیدامن
 بر خلاف من نہ ہرگز دم زند
 شاہ فرمودش کہ اے ابلہ ترین
 تو ندانی گفتہ اند اہل صفت
 زین جوایش گر چه حاجب خموش
 پس بجا جب داد شاہ ہمیان
 گوئے بابانو کہ میدارش نگاہ
 برد با بانوے خود بسپرد و گفت
 ورنہ گر گردید راز ما عیساں
 بعد ازاں روزی با لطف و عطا

بر وہ حاجب با خود آں ماہ تمام
 چوں زن حاجب کنیزک را بدید
 کہ چو او گشتہ حبیب شو ہی من

ہر دم از افسوس بچیدن گرفت
 کائے فرومایہ چہ کردی کار بد
 من چو بودم مونس و دلدار تو
 گرچہ حاجب گفت مستم بگناہ
 گر کنم انکار مے یا ہم گزند
 خود تو منصف باش و فرما چارہ ام
 عذر خواہی مینمود و التجب
 او کنیز تست و تو بالونے او
 نیک زن رارنج و کاوش شد فرو
 در خیالات فساد و اعتساف
 تا کہ روزی بر در حجاج رفت
 عرض میدارم اگر باشد قبول
 سالہا از خوان لطف خورده ایم
 آنچه احسانت بحال حاجب است
 گر بود خائن بجائے شکر تو
 او چو خائن شد مرا افسوس شد
 در شکایت ماے اولب برکشاد
 غیبت این ہمیاں ز مال دیگران
 او چو از گنج تو این ہمیاں بود

ہر زباں باشوئے جنگیدن گرفت
 بے وفا گشتی و بگذشتی ز حد
 حاجت عشرت چہ بودت سوا
 خود مرا بے مسلت بخشید شاہ
 در فرو شہم شاہ نماید ناپسند
 کز پئے این کش مکش بیچارہ ام
 کہ بہ بختاگر چہ رفت از من خطا
 من ہماں خدمتگذار و شومی تو
 گشتہ جو شاں ہچوں یک اندر
 دشمن حاجب از راہ خلافت
 باریابی یافتہ باوی بگفت
 کہ بدیر گاہت نیاروم فضل
 عمر با شفقیت پروردہ ایم
 از بے ہر موئے شکرش واجب است
 دور باد از جہاں لعنت برو
 این غلام از بہر آں پابوس شد
 کیسہ زرا از بغل پیشش نہاد
 بردمانش مہر خود بگر عیاں
 سرقتہ کرد و کور نمکی ما نمود

بس کہ زین فعل بدش آزرده ام
 شاہ را یاد آمد آل راز نہاں
 تا کہ حاجب را بود این آشکار
 پس طلب فرمود حاجب از رود
 کہ ہمیں این حرم نیکو کار تست
 گفتہ بودی کہ زین من با وفا
 تو نمودی مدح او کہ گفتم ممکن
 ہیں کہ چوں از تو خانات خویش دید
 آل حقوق خدمتت از یاد رفت
 گر ز اسبایت نہ واقف بودے
 گر چنین فعلت ز من پنہاں بد
 رو وفاے زن نداری اعتبار
 اعتقاد

ماجرم این کیش تو آزرده ام
 کز پیے این روز کرم آ پنہاں
 کہ وفاے زن ندارد اعتبار
 آل زن وہمیاں بہ حاجب
 با وفا و راز دار و یار تست
 گر گنم جویش ناگوید تا سزا
 آل زمان و گفتگورا یاد کن
 با سر ز ماں پے قنکت دوید
 آل وفاق و صحبتت بر یاد رفت
 این سرت از تن جدا نمودے
 این سر تو بازی طفلان بدے
 گر چہ باشد پارسانیکو نہاد

وصایای اقلاطوں با ارسطو شاگرد خود

با ارسطو گفت اقلاطوں جنیں
 قادر قبوم و دارائے جہاں
 بیچ استحقاق تو برے نبود

کہ شناسائی خدا باطن اولیں
 مالک ملک زمین و آسماں
 کز عدم آوردہ ات اندر وجود

جسم و جان بخشید و عقل و هوش داد
 جمله ما بجا جنت از لطاف وجود
 محسن بے منت بے لجاجت است
 غیر او کس را عبادت نازد است
 از دل و جانش اطاعت واجب است
 تا توانی دم مزین بے شکر او
 ماں طلب گن از خدائے لایزال
 هر چه در لطفش بود و حل مضار
 صرف کن همت بر علم اے پریشیا
 تو مخواه از پیر خود با آرزو
 یا بیدار باش و پریشیا
 کس نباشد عالم از علم کثیر
 عالم آں باشد که با صدق و سداد
 حق نگیرد انتقامی از غضب
 تو حیات خویش را شایسته ال
 عمر شایسته مبادا کم بود
 شب که بر بسترش بافتد خواب
 از پس نیکو تامل کن بسوز
 دویمی کسی که کردستی نکو

دست و پا و نطق و جسم و گوشت داد
 داده ات اندر محاش و ماند بود
 ادین هر موسے شکر او نرا است
 رحمت و الطاف او بے انتہا است
 سرکشی از عکرا و نا واجب است
 رازق است و قاضی الحاجات تو
 باقیات الصالحات بے زوال
 او مخواه از حضرت پروردگار
 شغل تعلیم و تعلم پایدار
 کار تا پابسته را از بیچ سو
 بنگر اسباب ثنارت بے شمار
 گر بود مفساد و فتنان و شریر
 بجنب گردیده از شر و فساد
 بلکه باشد مصلحت تاویب ادب
 اکتساب خیر اگر باشد در آل
 موت بالیسته با و گر ضم بود
 اولاً سه چیز را کن احتساب
 در خطیاتی که کردستی بروز
 مستحق اجر نیستی از و

سوئی گن یاد کر راه صواب
 توجہ بودی یاد کن پیش از جیانت
 تو مباحث اندر پے ایذاے کس
 ہر کہ غافل شد زیاد عاقبت
 ہر کہ ناید یاد از راهِ خطا
 ہر چہ باشد خارج از دانت
 مستحقاں را تو خود خیری رساں
 ہر کہ بر لذات دنیا شاد شد
 از غلط بروے میر نام حکیم
 مرگ را پر دگاں را یاد گیر
 کثرت گفتار از بہودگی است
 ہر کہ ناپرسیدہ شد اخبار گو
 با کسے جوید شرارت گر کسے
 بار ما کس فکر و غور اندر امور
 دوست ہر کس شود اخلص مند
 حاجت کس را بہ فردا سپری
 با گرفتاراں تعاون کس مگر
 تا بیاں ہر دو خصماں نشنوی
 قول و فعل و عمل شان اندازہ کن

گر بگردیدی دگر دیدی خراب
 توجہ یاشی یاد کن بعد از وقت
 تا نہ بینی کلفت ایذا از کس
 ہست بد بخت و نہ باید عاقبت
 مے کند بر نفس خود جور و جفا
 دولت و سرمایہ خود اسے جواں
 بے تقاضا و سوال طلب شاں
 در مصیبت ہا او ناشاد شد
 ہست نادان نیست انا و ہم ہم
 ہر زمان از یاوشاں عبرت پذیر
 بیجانی باشد و فرسودگی است
 او حسیس است و با و پاسخ گو
 بہر خود بیند شرارت ما بے
 پس بہ عمل آورد کہ مے یابی سرور
 زانکہ غضب و عنیض باشد ناپسند
 چوں نمیدانی کہ فردا چوں شوی
 بے گناہ باشد او گر بے شر
 در بیاں ہر دو فتوی چوں ہی
 بعد از حکم عدالت تازہ کن

غویے باید بسلم اندر سے
 حکمت تویں دیریں عالم بود
 گرز نیگویی ترازے سنجے رسد
 وز بدی گزلذتے باشد ترا
 یاد کن آرزو کا واژت و سہند
 تو نیگویی سخن مارا جواب
 نشومی تے گفتگو سے باشد ت
 جملہ آلات سماع و نطق و دید
 تو یقینیں واں میروی جاے کہ تو
 اینچنین چون نقص فردم تراست
 بندہ و مالک چو از دنیا روند
 پس بیکے کردن اینچا خوب نیست
 چوں تدانیے کے رسد وقت رحیل
 از عطیات الہی ہر سچ چیز
 پس حکیم است آنکہ با فکر ملتبتد
 کن مکافات نکوے لے پس
 ہاں جزا آد بریں دعویے گواہ

تا نگردد جو روحنا حق بر کسی
 حکمت علی در اں عالم رسد
 ماند آن نیکی در سنجے میرود
 میرود لذت بدی ماند کجایے
 گفتگو مانے ز احوالت کنند
 بلکہ با و از شاں نیاری ہم خوب
 بیگلے بے روح و بے جا باشد
 بودہ باشد از تو ہر یک ناپدید
 دوست و دشمن چو نشناسی درو
 نقص کس امروز گفتن ناسزا است
 در لحد با ہم پر اہرے نشوند
 کہ بجز شیر شیر مرغ خوب نیست
 پس مہیا بابت زاد سبیل
 بہتر از حکمت نباشد لے عزیز
 قول و فعل و عمل او یکساں ہوند
 گری بدی بینی توازوسے در گذر
 پس خذ العفو لفقہ موداں الہ

سے فرزند ایتعالیٰ ہل جزا اخلاص لک الا للاحسان کہ نیکی کی جزا زیک ملتے ہے۔ پھر فرمایا خذ العفو
 یعنی معاف کرنے کی خواہتیار کر ۱۲

تو مشو معتطر بکار آں جہاں
 از حد خیرات مپتجاوز مباحث
 سیئہ را آله حسد مساز
 ترک اوئے کردن از ہر سرور
 دوست حکمت ثوابے مرد ہیم
 حرص دنیا از دل جان دور کن
 عمل قبل از وقت باشد باروا
 چون شوی مشغول کاری ہونند
 چون تو نگریشوی محبت مباحث
 در مصائب سخت وزاری مکن
 نانہ بینی دشمنان را خندہ زن
 اینچنین عملی کن بادوستان
 اتفاقاً با ضرورت گر کنی
 گر بہ عالمے رسد ایل ماہرا
 از سفاہت مرد بے عزت شود
 باتواضع پیش آباہر کسے
 مرد متواضع نمے باشد حقیر
 ہر کہ خدمت کرد با عزت بود
 دانچہ خود مندور باشی در مہام

ہاں نہادن را سیاور در میاں
 تانے باشتی سبذہر معاش
 کے رواہر مزملہ باشد نماز
 از سرور دائمی باشد نفور
 گوش کن پسند و سخن مانے حکیم
 منع از آداب نہاںستہ مکن
 چون نماز سبج در وقت عشا
 باش باہم درخواست کار بند
 کہ بود دست زدایش در خراش
 بس شکستہ خالی و خواری مکن
 نانہ بینی دوستان را در حزان
 کہ شوی محتاج حاکم اندران
 عمل بادشمن کہ باشد کردن
 آں چہاں کن کہ ظفر باشد ترا
 سفلہ باشد کہ سفاہت میکند
 گر امیر است و گداے باشے
 بلکہ متکبر حقیر است و فقیر
 کہ چہاں دست زیر پا نہد
 پس براور را مکن دروے ملام

دور از باطل شدن فضل خداست

کہ مانند سایہ چیز سے بجا ہے

آورد تخم نحوی بار نیک

بلکہ شو کوہ و فاد خوش خصال

عدل کن خیر کا سال خوش خلق باش

چوں بتو پاشید حق بر خلق پاش

بر بطالت ثاوال گشتر خطا است

اغماوی نیست بر بخت رسا

رو پشیمانی مکن از کار نیک

با کسے ہرگز مکن جنگ و جدال

بعد فتح بر عجم سلطان سکندر بوزیر خود اسطاطا لیس کہ بوجہ ضعف

پیری تخلف ملازمت نہ بین و نوشت کہ دریا اشترار عجم اندیشا کم

بے تدبیراں مشیر صوت پذیر نہ بنیم فلہذا انظام ملاقات نماید اسطاطا لیس

عذر پیری و ضعف قوی در پیا آوردہ کتابی بہدایا متاسف با سکندر

ارسال نمود از کتاب سرا لاسرا نقل و ترجمہ او شد کہ رقم الحروف

نظم در آورد

مکن است اما تو با شتی مستہم

جور و ظلم است از انصاف است

یاز خواهد شد فساد اندر جہاں

گرچہ استیصال اشترار عجم

کہ نشاید قتل انساں بے قصور

بیز پیدایے شوند استباہ نشان

خاطر ایشان بخود برسیکشی
 بزنگر و پید و سنید او غلام
 طوق احساں افکن اندر گردش
 بہترین نسخ است از تیغ و سنا
 بادشاہ باشند در اصناف چند

پس ہماں بہتر کہ بالطف و خوشی
 جہد کن تا آنکہ باشند این تمام
 آل گروہے کو بود نفرت غمش
 لطف و احسان و مروت با کسا
 بعد ز ال گفت آل حکیم از جہد

وہایا اسطوباسلطان سکند

بارعایا و بخود باشد سحی
 باغلابان و باخوان و حندم
 مے خوراد جملہ را مے خورد
 ملک او را خورم چو بلخ اندر بہار
 کو رعایا را بود پشت دپناہ
 مثل او دیگر نہا شد تیغ کس
 اراعایا و چشم باشد لایم
 چارمے بر عکس اول کن خیال
 گاہ در نظمش کے آید تفاق
 اختلافی نیست کس را اندراں
 بعض میگوبند محمود کش ہمی
 ہیں پور در رشتہ تفریق

اول آل شاہی کہ بالطف و خوشی
 یعنی آل شاہی کہ با خیل و حشم
 چوں پدر باشد شفیق و مہتمم
 بر رعایا ہم بود شفقت شعار
 خلق باشند امین از خوف پناہ
 ایں بود شاہی کہ محمود است پس
 و دم آنکہ بہر خود باشد کریم
 سوئے بر عکس دویم در مثال
 اولیں محمود آل بالاتفاق
 دوئے و چارمے مذموم وال
 اختلافی ہست اندر سورمہ
 باز آل دانائے دانشمند گفت

اے سکندر فہم کن باہوش باش
 کہ برائیدن بود جو دو سخا
 ہر کہ متجاوز شد واسراوت کرد
 راند در بختت مکن بختندی
 اے سکندر باہو گفتم بنو تو
 کہ طمع در مال مردم ناورند
 اصل جو دوست بقائے ملک و مال
 جستجوئے علیہائے مرزاں
 یاد انعامی مکن کو داوہ
 فضل و احسان است و لطف و دانش
 حسب مردم گوئی با مردم سخن
 از خطائے جاہلان کس در گذر
 ای سکندر عقل گنج فضل و مال
 زو میزے شود دشمن ز دوست
 حسن و قبح مملکت بنگر و رو
 از دے آئین سپاست تازہ کن
 جز بگو نامی ز شاہی سود نیست
 الہ عقل است حسب نام نیک
 نام نیک از دین حق پیدا شود

پسند میگویم ہمہ تن گوش باش
 قدر حاجت اہل استحقاق را
 سخزہ شیطان شد استحقاق کرد
 کہ بود آخر از دوست زندگی
 کہ سخا آں است در شمالان نگو
 بلکہ در دفع زیالی یاور شوند
 کز رعیت شاہ ندر طمع مال
 دور و نازیب است از نشان بہا
 در پے نعمت چرا استنادہ
 کہ نکو باں را گرامی دانشتے
 شو کشادہ رو تر شروی مکن
 باش از آہ ضعیفان پر حذر
 کہ مدار جملہ تدبیر است آں
 آئینہ در کمال و نقصان است
 نقصان و امن سلطنت بنگر و رو
 نام نیکوز و بلند آوازہ کن
 لذتے دیگرہ و مطلوب نیست
 جوہر عقل است عزم و نام نیک
 مرد حق بر دین حق شدید شود

دین حق را هر که استخفاف کرد
 شاه اگر ناموس حق را بر کند
 چند اخلاق است از فضل اله
 چون بروں آید چنان نیت کند
 از همه ممتاز باشد ظلمت نش
 همت و آواز او باشد بلند
 کم سخن کم خنده و شیرین زبان
 لطف بر بازارگاناں کن پسند
 تار و و ذکر جمعیت در جہاں
 رخت بازارگاناں چو در ملک رسد
 اندکے لطف آنکہ با ایشان شود
 بادشاہ چوں بر ملا خندہ کند
 او حرارت طبع از بد اں پرو
 اسے سکندر نفس را مقہور کن
 حرص شہوت خاصہ خنزیر داں
 پس چو دروے فخر انسان نفیس
 بالیقین داں نیست افرطش نکو
 غافل از احوال مسکیناں مباش
 کن مسکین و صغیراں رحمتی

ملک خود در معرض اتلاف کرد
 بیخ او ناموس ازین بر کند
 کہ ہمہی بالیت اندر بادشاہ
 منصب سلطان را کوئے سز و
 بر ہمہ مشخون شان و شوکتش
 صاحب الرای و فصیح ہو نمند
 چوں با اراذل بیچگاہ نشیند
 کز بلا دور در ملک رسد
 چوں ز ملک خوش رود بازارگاناں
 در بلاوت رونق و برکت رسد
 باعث بسیاری نصیحتاں بود
 ہیبت و قدرش ز ولہا رود
 شیب پیری را عانت میکند
 حرص ولذت مائے شہوت کن
 کو با در روز و شب در شغل آں
 راجح است از چو حیوان خسیس
 صدف جسم و نقص عمر است اندرو
 بے تفقداں مظلوماں مباش
 تانہ بینی در بلا ما ز جسمت

غلام راکن و خایر و محال
 تو چنان شو که تو آن اہل صلاح
 بیک اہل فتنہ و اہل فساد
 اسے سکندر بار ما گفتم ترا
 شاید آں تہمت کہ بر کس مہنی
 از پئے جرمے کہ کردستی تہساہ
 حضرت اور پس فرمود انجینیس
 پس ملائک ز آسمان ناری کنند
 کائے خداوند زمین و آسمان
 قتل انسان کرد و خوش ریختہ
 پس اگر قتلش بود اندر قصاص
 در بود قتلش بظلم و بے قصور
 قتل قاتل در قصاصی بہتر است
 ورنہ چوں او وارو نیا در رود
 در عذاب و در عقاب در و ناک
 بہت نقص عہد کردن زمینوں
 لیک چوں خوردی از و ہرگز نگرد
 شامت بد عہدی و قسم و روع
 ہر چہ شد فوت ارتوا فوسش مکن

تا کہ گروہ حیدر اندر خشک سال
 خوش بودند و شاد بامن و صلاح
 معتذر و ترساں شوندا ندر بلاد
 کہ بخونریزی دلیری کم نسا
 اندر و معذور یا باشد بری
 شاید اوزاں جرم باشد بیگناہ
 کہ چون قتل کس بود اندر زمین
 داوری و درگہ باری بر بند
 با تو نمود و تشبہ آں فلاں
 جان او و فاک و خون آمیختہ
 قاتل از اخذش بود اندر غلام
 در قصاصش سے کشند اورا ہرود
 کہ عذاب و دوزخ و ناری بہرست
 مور و غناب الہی سے شود
 در جہنم او فشا ندر معاک
 بیج سو گندی بخور سے و لغیوں
 شامت نقصش سے آئی بدرود
 شامے شاماں بسی شد بفرغ
 زانکہ بہت است این شیوہ صیادوں

در بلادِ مملکت با مردوزن
 بانوازشِ مائے خود ممتاز کن
 گنج دولت بر سرِ تعلیم پاش
 مے شو مد از جهان از دل مخلصت

آبیاری کن با تہار فنوں
 شاہی یوناں ازین از بین او

امر فرمودند شاماں یا لعموم
 دختران در خانہ مائے والدین

علم دین و مذہبِ طیب و نجوم
 نیک بنگر تا چه باشد انتہا

خوردن چیزے ز دستش مست
 و ز ضروریات خود غافل مباش

خواہ بود دشمنے ظاہر تو
 کہ فرستادت شہ ہندوستان

منفعل یا قوت ادل لبش
 آں دو پستان شک سبب و نارو

گردن بیاعذار سے چوں گلشن
 غمزدہ و غنچ و دلال ز غشوہ اش

کشور دلہا مسخرے نمود

امر کن با اکتساب علم و فن

ہر کہ فائقِ سببیش در علم و فن

و دستدار علم باش و کسب باش

زین شود پیدا بد لہا الفتت

تخل جہل از باغِ دوراں کن برو

رونق ملک بقائے ذکر از و است

چہ رعایا را بہ تحصیل علوم

تا بہ این رتبہ کہ پنجو فرزند عین

فرزند و آدابِ نفیس و ہم رسوم

قبل شادی جملہ خواندی ز ابتدا

ہر کہ نزد تو نباشد مستعد

کہ ز حفظِ خوشن غافل مباش

کہ ز شر دشمنان ایمن مشو

یاد کن تھنہ بر رسم دوستاں

در بخت برداں کنیز حوروش

آں کمر آں بیتی و رخسار او

آں زنج آں غنچ آں کاکلش

تیر مرغگان و کمان ابروش

ایہم فوج گراں با حسن بود

بود از سر تا پایش بر بلا
 می شدی ویدی گراں ماه نیر
 یک سجان الذی خلق لها
 فی الحقیقت جمله همیش زهر بود
 پرورش از زهر قاتل یافتند
 بهنجو افعی بودش آن نقش و نگار
 کر کے کردی بوصلت التجا
 زان تخت آمد پسندت آن کنیز
 یک بانظر تہمتی دیدمش
 از ره عقل و فراست یافتم
 کہ شدش از زهر قاتل پریش
 عرضہ کردم پیش تو از حال او
 افعی است و زہر او بس قاتل است
 از مغان کہ پیش تو آورده است
 آزمودی عرض من تصدیق شد
 راسہ گر شاہ را باں عیش و بدم
 آن زماں گر شہ نمے کردی نمود
 حکیم تو نافذ کن با یک دلیل
 صفت انصاف و صفات حق شناس

فتنہ ما و فتنہ ما و فتنہ ما
 زہرہ ماروت و در چاہش اسیر
 کیف احیا ما برنق اجلبا
 گو نظام جو طلعت می نمود
 آتش زہر از رخسار می تافتہ
 در درونش بود ستم زہر مار
 جان شیرینیش از و گشتی جدا
 بودم اندر آن زماں نزد تو نیز
 با ترازو سے خود سنجیدمش
 بددگے راسر بسر دریا فستیم
 زہر شد آن جہت و دوش و برش
 با تحائف با عیث ارسال او
 پس ترا قصدش نمودن باطل است
 در حقیقت قصد عانت کرده است
 تجربہ کردی ترا تحقیق است
 این زماں دوران پر او حسرت بد
 این زماں این بود تو سرگز نمود
 شاید او حق رائے باشد کفیل
 مملکت را عدل و ان محکم اساس

بر عدالت قائم این من سماست
 پادشاه عادل و دادا بود و
 بہت ضرب المثل در ہندوستان
 شاہ عادل بہ ز مطرواہل است
 دو برابر دال تو ملک عدل را
 ملک عدل است چون طوفان باغ
 از عدالت ملک چوں گلشن بود
 پادشاہ عادل و نصفت شعار
 عالمی را ہچو بستانی شمار
 شرع شاہ است سیاست اش
 ملک چوں شہر است کو پر ز بود
 شکری باشد قوم سلطنت
 مال یابی از دعائے عوام
 عدل میدارد جہاں را برقرار
 اے عطابس کن کہ شد طول این سخن
 از مجرب ما نوشتہ در کتاب

بعثت پیغمبر را این بنا است
 مالک ملک دل و جانہا بود
 عدل سلطان بہتر از خستہاں
 بے عدالت ہچو روف زابل است
 کہ تمے گر روز یک دیگر جدا
 عدل بے ملک است صحرا و چراغ
 بے عدالت ملک چوں گلخن بود
 باغ عالم را بود ابر بہار
 دولت اورا مے نماید آبیار
 ملکے باشد نگہ دارندہ اش
 لشکرش بکشاید و ناصر بود
 مال باشد ضامنش در مملکت
 عدل را بندہ بود ہر خاص و عام
 کو بود اصلاح عالم را مدار
 مستمع را بیش زیں حیران مکن
 پند ما و اند علم بالعتواب

ہر کہ خواند زو طمع وارم دعا
 بو کہ عصیانم بہشت پند

عبد و پند
 چیز ما

رباعیات و قطعات متفرق لہجرہ

رباعی

ایں عاجز و بیچارہ تو دانی ز رمی
چوں جز تو کسے نیست کہ گیرد سستش

نومید ز لطف چه فشانن رمی
پروردہ خود زور چه رانی رمی

رباعی

چوں خمیر گل من ساخته شد ز آب عصا
ذات پاکت اول چونکہ صمیم است کریم

پس چسپاں سرزند فطرت من جو بخت
بر خطا کار خود از لطف و کرم رحم من

رباعی

چوں بایہ فطرتم عصاے بود است
ایں بندہ دیوانہ عصیاں و خطا

پس سود من از عمر خطائی بود است
ہشیار بامید عطاے بود است

رباعی

تا توانی بہر کس بنشین و بر خیز
یا فرومایہ و متکبر و خود پس بنشین

ہمہ کس را تو بدیاں شیر چو شکر آمیز
و دشمن چیں دشمن سازد در انداز گریز

رباعی

کے در ہر زماں بیزار باشد
بماند و راماں از فتنہ و شر

کہ دلہارا ادو آزار باشد
کہ کم آزار و کم گفتار باشد

قِطْعَه

اعلمکدوکتفاندرا مور نیک و بد | بر فرومایه و بد باطن نہ کار عاقلی است
چوں کسے راز سودتی کہ کردی امتحان | پس بکاری بار دیگر آزمون جاہلی است

قِطْعَه

یار و خویشاں را چو بار تو غبار خاطر | تا توانی بار خود هرگز منہ بردیگران
بیں چه دانایان گہ در سلک لغت شغفہ اند | یار شاطر باید و نئے بار خاطر تا توان

قِطْعَه

آبرو کے مہمان است آنکہ باشد کچھ روز | آب چوں ویرالیند بد بو از و پیدا شود
مہمان چوں بار بار آید نامد قدر او | نازغ زیں خوبی بد خود در رسوا شود

قِطْعَه

ہمتری حاصل شود ز افتادگی و انحسار | گر بود کجبت رسا و لطف حق باشد مہین
غور و نماز ان مشو بہ سر بلند سیا خویش | کز بلندی مائے بود زیر افتادن کہیں
وانہ میں از خاکساری نخل سر با سماں | بنگرا از نخل بلند افتادہ خرابا بر زمین

قِطْعَه

چه پسیند کاندرا دار دنیا | براور بہ بود یا یار غمخوار
چه خوش لغت جوابش پیرانا | براور بہ بود باشد اگر یار

قِطْعَه

با ہمہ مردم کہیں و مہین | شیمہ عاقلان موالات است
لکن از مردمان بد باطن | قطع کردن بہ اد ملاقات است

قطعه

تا خلف پسر یکہ تو بہن پدر وارو روا | الفتنے وارو بہ بدخوا ماں بدگو بیان او
از پے خوشنودی شاں با پدر باشد عنید | غیبت مذبان و بدگویی کند در شان او

یا الہی وہ اماں از این چنین پور خبیث
کہ بود حسب زن و بعض پدر ایساں او
رباعی

زن کہ شور کرد با انسون جدا | از پدر و زماور و از استر با
بدترین از ماور و از کژوم بود | ز ہر شان را فاد و نشینش لاووا

رباعی

زن کہ ویندار و پار سا باشد | ہم وفا دار و با حیا باشد
صورتش خوب و سیرش نیکو | مرد را نعمت خدا باشد

رباعی

آسودہ کسے کہ با منہرے باشد | یا ایش فراواں ز پندے باشد
زیں ہر دو یکے اگر نیاشد زوش | بس خوار و ذلیل و در بدرے باشد

رباعی

مرد باید کہ با وفا باشد
نیک اخلاق و با وفا باشد
نوجواں شیر دل قوی و عنی
پے زن نعمت خدا باشد

قِطْعہ

پسر است آنکہ در زمانِ عفتا
 بہو اداری و رضائے پدر
 در سرش حرمت پدر باشد
 نہ در لغزش و سیم و زرباشد
 بر خلافِ رضا و حکمِ پدر
 نہ مطیع زن و خسر باشد
 گر ازینہا نصیبِ تختیش نیست
 مار بہتر ازین پسر باشد

قِطْعہ

پس از تجلے انوارِ علم و فضل و ہنر
 چنانکہ از شب تار آفتابِ عالمتاب
 زوال پرودہ افلاس بیکتلم گردد
 پس از تبسم نور سحرِ علم گردد

قِطْعہ

اگر خواہی کہ باشی در جہانِ باسعادت
 نئے بینی کہ از عزتِ عبادت چون زایل
 عبادت کن عبادت کن عبادت کن عبادت کن
 نئے ماند عزت ہم نشان نیکو و رایت کن

قِطْعہ

سخنی و شجاعی کہ باشد عتی است
 وگرنہ عتی نیست عتی بود
 کہ صدق یکدیگر انداز شمار
 ذلیل است و نادار و بے اعتبار

قِطْعَه

قول شخصہ کو بصد تاکید باشد از ابتدا
 میں ز تمہیلش کہ چوں او سے کند ایسا سے او
 گرز تو لشش فیصدی جرمیکدومی باشد دروغ
 بول کن بر قول اولعت رساں بالائے او

فِطْحَه

کسانے را کہ باتوا نغتنے وارند و یارانتند
 ز قرض دوام با ہم بہ کہ باشی مجتنب ایشان
 مدہ نشان قرض و مستان نیم صبر چہ مجبوری
 فَإِنَّ الْقَرْضَ مِنْ مَقْرَأَتِ الْمُحِبَّةِ كَقَوْلِهَا

دُبَاعِي

از عدم در وجودم آوردند
 عققل و ہوشش و حواس قوت در اسک
 شہوت و حرص و آرز بسپر وند
 ہمہ خدام اتبع نشان کردند
 پس بگو در میان گناہم چیت
 کہ ہماں کردم آنچه بسپر وند

تظ

خوش بیا سے زین پری روئے
 ماہ سیما ہلال ابروئے
 کبک رفتار چشم آہوئے
 گلعداری ویاسمن بوئے
 سنبلیں حبیب عنبرین بوئے
 حرفگیری حسود و بد خوئے
 طعنہ خوئے و عربدہ جوئے
 خود روی خود پسند و بد گوئے
 چہ برادرچہ والد و شوئے
 از وفا و دفاق یکسوئے
 دیور سزین کہ غول بد روئے

خوشخراے چو تور بانوئے
 سیمتن لعل لب پری پیکر
 سروستان حسن زیبائی
 مچھلیں جتہ نازک اندامی
 گل خوش رنگ باغ محبوبی
 گرد و انداز و نکتہ چیں باشد
 بے حیائی درد غزن بیدین
 خود خیالے و خود سرے خود ہیں
 درویشی و قسبت کسے بنود
 تفرقہ جوئے و فتنہ انگیزی
 این چنین زن بلائے جان باشد

زینہار از شیمس اثر اور
 زینہار از خبیث بانوئے

قطر دیگر

خوشیش باید کہ با بانو خود پارو غمخوار و با وفا باشد

درد و قالب بھدگر یک جاں کہ بیک دیگرے قدا باشد
 خود غم من بیروت و بدخواہ
 نہ برادر نہ آشنا باشد

قطعہ دیگر

اے کہ در کار خویش ہیشیاری
 سر متاب از اطاعت افسر
 افسرت گزرتست آزرده
 مبتلائے تفکرات شوی
 در زراہ کرم بود خوشنود
 در نینرہا قوی چو اسلا طول
 پامنہ از مناعے اد بیروں
 نارضا مند با خیال ز بوں
 یہ بلا مانے در بیج گونا گوں
 ظاہر امہرباں و شاد دروں
 باشی از ریج و فکر و غم آزاد
 مستفید از مفاد گونا گوں

در بیان فواید و منافدِ زبان و نشان چینی و سن سامی
 مانگ برود بر ابرکت و عظمت والے
 ہے عجیب نشان تیری او ہم و گمان برتر
 تیری حکمت تیری قدرت کا پیا کرنا ہو
 آدمی اشرف مخلوق بنایا تو نے
 لفظ اور عقل سے پھر اسکو برافراز کیا
 خالق ارض و سما قدرت و حکمت والے
 ہیں عجیب کام تیرے عقل و خرد سے باہر
 اور تیری حمد و ثنا و روزیاں کرتا ہوں
 نیک اور بد کا اُسے راہ بتایا تو نے
 علم و دانش و خرد سے اسے ممتاز کیا

تو نے حکمت سے وجود اسکا کیا کیا بچا
 اس میں ہر طرح سے ہر قسم کی آبادی کی
 گردا گردا شہر پناہ اسکے بنائی چری
 حن خونیں سو رکھی اس میں فوہ روانے
 سر کیس اور نایاں کوچے میں روہی
 روشنی کیلئے مشعلیں اس میں روشن
 اس میں بازار ہیں دکان بھی سودا گری
 انجن اک چلتا ہے آلات کا اسکے اندر
 انتظام ایسا ہے آبادی کا جسکے میں
 دل کے احکام کا اظہار زبان کرتی ہے
 کیا کہوں کیا ہے زبان اور ہیں کیا کام اس
 گوشتیں ہتی کلید و رنج حکمت
 خنجر و تیغ و سناں میں کبیر اسکا
 یعنی گرواد اسکے ہیں دانت ایسے کہ چون تین دانت
 دشمنوں کا ہے پڑی سے مدار کرتی
 پھر وہ ان کی ہی کمائی کی غذا ہتی ہے
 گویا وہ مخدوم زبان دانت ہیں خادم اسکے
 ہے سبق ہم کو گراں دایں سہو رہنا اپنا
 ہے اک آلہ کسی کام کے کرنے کیلئے

کیا عجیب شہر یہ قدرت سے کیا ہوا
 اور تمدن میں عجیب طرح کی اسادی کی
 کیا نفیس اس دس کی صفائی ہے عجیب نری
 آتی ہیں سمیں انہی اہوں میوڑ تاز
 ہنگی اور دہو بی ہیں سستی ہیں ہر وہی ہیں
 اور ہوا کی بھی ہیں کہہ کیاں ان پر علین
 اور گداگر بھی ہیں منعم بھی ہیں کا بچ بھی
 کام کرتی ہیں کھیں شہر کے اندر باہر
 بیکدگر سے شکر و شیر و مددگار و معین
 نرمی و سختی و اصرار زبان کرتی ہے
 اسکی تکلیف ہی کیا اور کیا آرام اسکے
 ہیں عجیب اس میں رموز اور عجیب نعمت
 ارد گرد اسکے عدو و بچیں ڈیرا اسکا
 ان میں آجائے تو کٹ جائے کہا پائے اماں
 درمیاں انکی خوشامد سے گزارا کرتی
 لذتیں باقی ہے اور خوشی و لذتیں ہے
 اور آقا ہے زبان دانت بلایم اسکے
 پس ہے لازم ہمیں نرمی سے گزارا کرنا
 جو طرح کشتی ہے دریا سے گزرنے کے لئے

آلہ ہوتا ہے کسی کام کے کرنے کیلئے
 جہم میں بہت سے آلات ہیں لیکن یہاں
 یہی آلہ ہے خیالات بیان کرنے کا
 یہ وہ آلہ ہے کہ بمثل ہولاثانی ہے
 یہ ہر تبتلانی ہے سبب و زبان کی راہیں
 کائنات اسکی ہے ارشاد سے آباد ہوئی
 ملک ہستی کا ہے آباد اسی کے دم سے
 یہی سکھلاتی ہے ہر کسب تجارت کو علوم
 یہی ہر چیز کی تفصیل بیان کرتی ہے
 یہی ہر قسم کے حالات سے ظاہر کرتی
 اسکے ہیں تابع فرمان مسلم اور مشیر
 سمجھی جاتی ہے تو عالم کو بلا دیتی ہے
 اسی شیر سے شیر جہاں ہوتا ہے
 یہ وہ دولت ہے کہ منقاد بھی ہیں جسکو
 کہ چھوٹے کی دعا ہوئے ماروں تھا
 یہ ذریعہ ہے ہر نیت کے بیان کرنیکا
 مشوروں اور عملا حوں کا ذریعہ یہ ہے
 کس طرح بیچ و بخری ہوتی ہے بازاروں میں
 کہ ذریعہ سے متاعوں کو ہر چیز دیتے

جیسے مقرر صحتی چیز کترنے کیلئے
 سب سے اعلیٰ ہے کہ شرف ہے اسی انسا
 نیکا و بد کام کے حالات عیاں کرنیکا
 مایہ ناز گدا دولت سلطانی ہے
 نفع و نقصان یہ بتلاتی ہے جو کچھ چاہیں
 ہستی از بند عدم اسے ہر آزاد ہوئی
 اور تمدن کی ہے بنیاد اسی کے دم سے
 اور بناتی ہے بد و نیک و مفید و مذموم
 یہی ہر امر کی تفسیر عیاں کرتی ہے
 حسن اور قبح سے ہر شے کو ہر ماہر کرتی
 اسکے منت کش احسان سلطان و امیر
 خاک میں لاکھوں کروڑوں کو ملا دیتی ہے
 اسی یوسف پہ فدا دور زماں ہوتا ہے
 یہ وہ نعمت ہے کہ محتاج بنی ہیں جسکے
 در حقیقت یہ دعا کھتی کہ زباں نکلی نہ لٹی
 یہ ذریعہ ہے یاقوت کی عیاں کرنیکا
 وعدوں اقراروں تھا جو کھا ذریعہ ہے
 کیا ذریعہ کسی عرق کا سرکاروں میں
 کس ذریعہ سے کسی شے کا ہر ہوا کرتے

کس ذریعہ سے کسی با کو منواتے ہیں
 کس طرح کسی مجرم کو سزا دیتی ہیں
 کس نے ایمان کا توحید کا اقرار کیا
 حضرت نوح کا طوفان بہایا کس نے
 سلطنت ہی کہ تجارت کہ فلاحت کہ ستر
 اس زباں کہ ہی سہا رسو ہیں سو تری کام
 اس زباں کے ہیں زبانہ بین سار و سار کے
 کفر کی خواب سے سوتوں کو چٹکایا اس نے
 اس کی تقریر کا دریا چوروں ہوتا ہے
 بادشاہت کی ہے بنیاد اسی پر قائم
 جگ میں ممتاز نبی اور ولی اس کے ہیں
 اس کی نسیم سے تر ہوتی ہیں لکڑی بننا
 گر خیالات ہوں نیک اور سو قابو میں ہوں
 موم ہو جاتے ہیں سنگ اسکی گہر بنی ہو
 سنگدل کو یہ بنیاد نبی ہوا کدم پانی
 اسکے اعجاز سے آتے ہیں کافر ایمان
 زندہ دل کرتی ہے ہرزہ دونوں میں
 زخم دل پر یہ لگاتی ہے مرہم عیسے
 اسکے اعجاز سے ہوتی ہیں مرادیں پوری

کس ذریعہ سے کسی چیز کو منواتے ہیں
 کس طرح ظلم کی بنیاد مٹا دیتے ہیں
 کس نے ایمان سے اور دین انکار کیا
 اور زندہ ان سے یوسف کو چھرا یا کس نے
 علم سے کہ فنوں کسب کہ کار و بیگر
 اس کی میت سے ہی انجام بہ تو ہیں کام
 کہ بجز حرکت اور سچ نبی اس کا رے
 جام توحید کا پیاسوں کو پلایا اس نے
 رشک نظر ارا رسم دور زماں ہوتا ہے
 اور ریاست کی سیاست ہی اس پر محکم
 بائیس شکر خفی اور جلی اس سے ہیں
 اسکی نسیم سے کھل جاتی ہیں لکڑی بننا
 پھر نیت ہو کہ ہوتے ہیں سب کام اسکا
 جن ہو جاتی ہیں جگاسکے ورد و فرست
 دوست بن جاتے ہیں جو جوتے ہیں
 آگ اور پانی کو کرتے ہیں
 اور منہ ادنی سے شمار لڑنوں میں
 بد بھنا ہے زباں اور عھدے موٹے
 دیو و دوز کو یہ بناتی ہے فرشتہ نوری

گر ہر دل صافت زبان نیک سخن ہو بیلاگ
 گرنہ قابو ہو زبان سخت زبان کرتی ہو
 کوئی موذی نہیں دنیا میں زبان سے بڑھ کر
 زخم تلوار کا ہو جاتا ہے آخر اچھا
 بچوں بوڑھوں میں جانوں میں فساد کو ہیں
 قتل و غارت کی ہی بنیاد اس نے والی
 یہی مال باپ کو اولاد کو کرتی ہو جدا
 یہ بنا دیتی ہے دیوانہ خرد مند و نکو
 یہ بھلا دیتی ہے سب عقل خرد کی باتیں
 بہن سو بھائی سماں باپ کے کرتی ہو جدا
 چشم و آبرو ہی ہوں عارض بھی پیشانی ہو
 گر یہ آلات پھر ہوں اسکے مدگار دین
 کتے کے بھانڈے میں پانی یہ پلا دیتی ہو
 باپ کی گود سے یوسف کو نکالا کس نے
 باغ فردوس سے آدم کو نکالا کس نے
 بھائی بھائی میں شقاق اور عناد اس کے
 یہ زبان نہیں کہ مانگن ہو کہ ہر بس سو بھری
 شیر خوار سے بڑھاوے جو پالا اچھا
 جسم کا جلتی ہوئی آگ میں پڑنا اچھا

نہ تو پانی ہی دوتا نہ جلاتی پھر آگ
 کام شمشیر و سنان کا یہ زبان کرتی ہو
 زخم کرتی ہو زبان تیغ و سناں سے بڑھ کر
 اور کبھی زخم زبان کا نہیں اچھا ہوتا
 خاندانوں میں گھرانوں میں فساد کے ہیں
 کشت اور خون گلستان کا یہی ہر مالی
 یہی خاوند سونی بی پر کرتی ہو خفت
 یہ بنا دیتی ہے ستانہ منہر مندوں کو
 روز روشن کو بنا دیتی ہیں کالی راتیں
 چور بدعاش حرامی سے یہ دینی ہے بلا
 قدر عتاب بھی ہو اور زلفت پریشانی ہو
 پھر یہ جانو کہ کسی کی بھی مال خیر نہیں
 شوک اور سگ سے یہ انسان کو ملا دیتی ہو
 اور پھر چاہ میں زندان میں ڈالا کس نے
 اور فرعون کے گھر سے کو پالا کس نے
 اور قبائل میں نفاق اور فساد اس سے ہیں
 یہ زبان نہیں فولاد کی ہے تیز چھری
 اور گلوگیر اگر ساپ ہو کالا اچھا
 ماکھ میں کتر دم پرنیش بکڑنا اچھا

گر مقابل ہو کہیں اگر جفا جو اچھا
او تکی قابو میں جو تقدیر آجاتا ہے۔
فلتہ اندازہ و ذرا اندازہ و فسول سازی

مگر مزاجم ہو کبھی پوز ستم خواجھا
کہ وہی شخص فقط اُن زمان پاتا ہے
بر زبان بد و بد گو سخن سازی بری

کہ ہزاروں ہی قساو اس سے پاسوتے ہیں
زہر سے اوسکے ہزاروں ہی فنا ہوتے ہیں

حکایت ہل مکمل

ہے احادیث آیات سے تصدیق اسکی
نہ کے لعقوبے کی خواب کی لہیریاں
ان ستاروں میں تو مہتاب درخشاں ہوگا
حسد کی آگ سے جلتے ہوئے ہاتھوں کا چھنا
کچھ بیان خواب کا کچھ اسمیں سخن سازی کی

قصہ حضرت یوسف کے تحقیق اس کی
باپ حضرت یوسف نے جو کی خواب عیاں
کہ تیرے بھائی غلام اور تو سلطان ہوگا
بہن سوئی نے یہ سارا بیان چھپ کے سنا
اُس نے یوسف کیلئے بھائیوں سے غمازی کی

حضرت یوسف علیہ السلام کی مصیبتوں کی اہمیت

شعلہ زن آگ نیا ہو کہ یہ شعلہ لیاں
حسد کی آگ سے جل لیں کہ ہوئی شعلہ
کہ کوئی فکر ہمیں اسی بظرت نہ رہے
اُس کی اس کا رشتہ سی یہ سامت آئی

بات سندر سوئے یوسف کے دشمن جانی
بہن کی تیغ زبان سے کیے دل انکو خراب
مشورہ کر لیا بھائیوں نے کہیں قتل اسے
بہن کی آتش غمازی سے جو ہرگز بھائی

کہ پدر سے لیا یوسف کو مواسا کر کے
سخت بیدروی سے اک چاہ میں سا کھینکا
چاہ سو نکلا تو نکا ماتھ سو اٹکے جوں غلام
مصر میں حضرت یوسف ہوئے زندان میں
چل گئی دونوں کے سر پر جو زباں کی شمشیر
ظلم یوسف پہ ہوا بہن کی غمازی سے
یہ عداوت یہ قسادت یہ عناد اور یہ فساد

بھڑیٹے لیگئے بڑہ کو دلا سا کر کے
پھر جو نکلا غلام نو کھینچ پر بے چا
پھر غلامی سے جو نکلا سو ازندان انجام
اور کنعاں میں سو حزن سے یعقوب بصیر
دیکھئے دونو کا کیا جرم تھا کیا تھی تقصیر
اور یعقوب پہ چوراس کی سخن سازی کر
تھے یہ کرتوت زباں کے کہ ہوئے سب باد

چاند سے بھائی کی بھائیوں کو محبت نہ رہی

باپ کو رنج دیا کوئی مردت نہ رہی

حکایت دیگر پر سبیل مشیل

قصہ کافر ہونے کنعان بن نوح علیہ السلام کا

زن کی محبت میں

پھر اصرحی اک اور حکایت سنئے
مشورہ یہ کفار نے باہم مل کر
مشورہ کھیرا کہ زن ہو کوئی اور باہ جہیں
بن کے دیدار وہ بلجائے مسلمانو نہیں
ان سے اک زن کو ہوئی دعوت اسلام مول
کچھ بناوٹ نہیں قرآن کی روایت سنئے
کہ کس طرح سے برباد کریں نوح کا گھر
ہم سے درپردہ کرے نوح کا تسلیم وہ
رفعت انداز ہو مکاری کو ایا نول نہیں
لئے سلام لفرمان خداوند ویر مول

اسکی گفتار پہ تھے بسمل و طوطی قربان
 سر و شمشاد کو اس قد سے نہ کچھ نسبت تھی
 زلف و رخسار پہ تھی بسمل و ریحان شیدا
 ایسی لیلی پہ ہوئے حضرت کنعاں محنوں
 صن کی وجہ سے محبوبہ کنعاں بنی
 دین و اسلام پدیر کا تھا یہ پکا حامی
 تھی حسین ماہ جلیں بھول وہ گلزار سی تھی
 صفحہ رخسار پہ تبیح لگے کہنے وہ
 تہر مژگاں کا وہ آہ کی طرح صید ہوا
 آنا جاننا نہ رہا دین کی محبت نہ رہی
 شغفِ الفتِ زن کی تھی شکایت کرتے
 یاد مولیٰ کی بھی کرتا کہ نہ ٹھہرے مجرم
 زن نے آدم کو کیا فلذریعہ سے باہر
 کہ رہے اپنی چیلہ سے وہ اک دم بھی جدا
 تو سن نفس کے قابو میں تھی اپنی زمام
 پانی چھڑکانے سے کم کھتا بھر کا تھی
 کچھ ادب بھی تھا اور بوئے وفا تھی پہلے
 اب تو جام مے و محبوبہ سو ساتھی
 بہن بھائیوں نے بہت لطف کیا مست کی

اس کی رفتار پہ تھا کبک کی گواران
 اس کی بلوباس قیامت کی مہمانگت تھی
 چشم و ابرو پہ کمان و گل نرگس تھی فدا
 گفتگو اس کی تھی جادو و طلسم و سول
 کافر و دل سے بظاہر وہ مسلمان بنی
 حضرت نوح کا بیٹا تھا یہ کنعاں نامی
 عقد اسکا ہوا اس زن جو کفاسی تھی
 اس کی صحبت میں شبِ روز لگے رہنے وہ
 شہدِ الفت میں وہ مکھی کھیل چلیں ہوا
 مجلس و عظیم پر میں کوئی شرکت نہ رہی
 حضرت نوح پر کو تھے ہدایت کرتے
 مست و مذموش ہو کیوں الفتِ زن میں
 قولِ زن نشہ الفت میں نہ کرنا باو
 محو الفت کو و لیکن یہ گوارا کب تھا
 دل بکدر ہوا سنکر وہ نصیحت کا کلام
 آتشِ شوقِ ملامت کے بھڑک اٹھتی ہے
 شوقِ پوشیدہ تھا اور شرم و حیا تھے پہلے
 اب نہ وہ شرم رہا اور نہ حیا تھی باقی
 اس نے گر چہ بہت چاہا کیا محنت کی

گرچہ ان سب سے بہت سچی بھی کی چارہ کیا
 بے ادب یا کاشوخی سے تھا باتیں کرنا
 آتے جاتے تھے زن بد کے بہن اور بھائی
 نیک کنعان کا کوئی خویش نہ آنے پاتا
 مال دولت تھا بہت اسلئے پرواہ نہ تھی
 زن نے ناراکہ یہ موقع ہے سخن سازی کا
 پہلے الفت سے بنایا اسے شدید اپنا
 میری باتوں پہ یقین اسکو ہی کر رہو بھی
 اب کسی طرح سے کافر بھی بناؤں اسکو
 قید خویشوں کی غمت سے چھڑاؤں اسکو
 باپ کا بہن کا بھائی بناؤں دشمن
 اب نکالی زن نگارہ نے اس طرح مٹی
 کبھی کبھی کہ میری بہن کو الفت نہ رہی
 کبھی کہ ہنی کہ تیرے بھائی ہیں دشمن تیرے
 کبھی کہ ہنی کہ تیرا باپ ہے دشمن تیرا
 مجھ سے پوچھنا نہ کبھی کہ تو ہو کون کوئی
 تیری آرام تیرے عیش سے جب چلتا ہوں
 کیا بھروسہ ہے مجھے اوسے کبھی تھا
 اس طرح اسے کہیں سے سزاؤں باتیں

زن کے شیدا پر لگا اسکا اثر کچھ نہ ہوا
 بھائی بہنوں قبیلہ سے نہ ہرگز دڑتا
 یہ تھا گھر انکا زن بد نے جو قدرت پائی
 گر کوئی بھولے سے آتا تو وہ سر کی کھاتا
 باپ کی ماں کی بہن کی نہ کسی بھائی کی
 اب انکو گا میرے مکر و دراندازی کا
 گفتگو کر کے بنایا اسے رسوا اپنا
 ہے امید اسپر کر لگا کہ جو میں اسکو کہوں
 باپ بھائیوں کا مخالف بھی بناؤں اسکو
 اپنی بھائیوں سے کسی طرح ملاؤں اسکو
 تب بنا سکتی ہوں انہوں سے اسکا بدن
 باتیں کرتی تھی وہ کنعان سے خلوت میں تھی
 کہ فلاں بات کہی اُس نے تیرے ہمتیں تری
 مشورہ کرنے ہیں اب قتل کا ہمتیں میرے
 باپ تیرا نہیں کھرسر وہ کیونکہ میرا
 نہیں معلوم کہ میں کیسی ہوا اسکی ہوی
 نہ کبھی خرم و خوشحال تجھے ملتا ہے
 کس طرح سمجھوں میں اسکو کہ وہ ہے یا تیرا
 دل چڑانے کیلئے اسے لگا میں

آخر اس نے کہا کتنا ان کو میرے بلے
 چھوڑ دی مجھ کو کہ وہ تجھ پہ ہوں راضی
 جان قربان کروں تجھ کو نہ دیکھوں منعم
 مجھ کو بد کہتے ہیں وہ تم کو برا جانتے ہیں
 کوئی بھی بات ہماری نہیں بھاتی انکو
 یہی بہتر ہے کہ میں تجھ سے کنارہ ہی کروں
 باپ تیرا ہو کی طرح سے راضی تجھ پر
 ایسے دینداروں کا فر بھی ہیں اچھ سو با
 اپنی اولاد کو وہ دیکھ کے خوش ہوتی ہیں
 تیری تراپی ہر مال پیا ہر گھر اپنا ہے
 درحقیقت ہیں وہ جانے کہ یہ کیوں خوشحال
 کیوں عورت کے ہن بہانوں سے الفت کو
 جب تک مجھ کو چھوڑے نہیں آرام تجھے
 آفتیں لب کے زباں نے جو بہتر چھوڑا
 نشہ الفت میں نہ بھگا کہ سخن سازی ہے
 تو ذرا مجھے خوشیوں کو کہہ مکار سو یہ
 باپ بیٹے کا نہیں ہوتا سو دشمن ہرگز
 اب کو رب کا رتبہ ہے دین لائق ہے
 نیکوں پہ پیشہ ہی کرم کرتا ہے

اس قدر جان پہ اپنی تو مصیبت مت کے
 تجھ کو آرام بلے میں بھی ہوں راضی بارے
 جو محبت ہے مجھے تجھ سے وہ تجھ کو محلو
 تیری اور میری محبت کا بڑا مانتے ہیں
 کچھ کی طرح کی الفت نہیں آتی انکو
 اپنے ماں باپ کے گھر جا کے گزارہ کروں
 ایسے اسلام بیزار ہوں میں کافر
 جو کہ اولاد کو ہرگز نہیں کرتے بیزار
 تیرے ماں باپ تجھے دیکھ کر کیوں روتی ہیں
 کھانا پینا بھی عید ایشام و سحر اپنا ہے
 عیش آرام کیوں سہا ہر کیوں زوال
 کیوں سواک عورت بیدیں سو محبت اوکو
 مجھ کو یہ سن مجھ سے کیوں کرتے بدین نام تجھ
 دیکھ کی طرح ہوا بوش میں زن کا شہسوار
 بات سب ہونے ناوٹ سے دعا بازی سے
 ظاہر اور سے اطمینان سے یہ
 ہوں تیرے لئے ہر گز ہر گز
 زن سے شوہر کا ہونا باپ بیٹا سے حق ہے
 دیکھا جرم و خطا پھر بھی کرم کرتا ہے

باب بھی اپنے پیر پر ہی کرم ہے کرتا
 لیک عورت ہی لباس از پینے آرام جو
 اور اگر سیلا ہو ملبوس تو آسائش کیا
 لینے گریصاف ہوتی تہمت بد خوئی سے
 جھوٹ بہتان سے ہوپاک در اندازی
 خود نمائی و خود آرائی و خود بینی سے
 بے حیائی و بد اعمالی و بد کاری سے
 مرد کے واسطے یہ زن سے لباس فخر
 الغرض سن کیے کنعان کی جواب بکودیا
 باپ چھوڑو لگا بہن چھوڑو لگا بھائی چھوڑو
 سو قد پیرے میں باپ کو بھانسی دیدو
 شرح عارضی پر بجا اور گل اگان کو
 الغرض چھوڑو کے دین سو گیا کافر کینعا
 کہا ابلیس نے اے زن تیرے صد جاؤں
 واہ رے پیر پیغمبر کو بسایا کافر
 باپ سے جو کہ پیغمبر تھا اسے توڑ دیا
 تو جو تلبیس میں عیاری میں ثانی میری
 راستوں مجلس کفار میں کنعاں ہوتا
 آخر الامر جو بلوفان خودار ہوا -

گر خطا دیکھے پیر کی تو شرم ہے کرتا
 صاف ہووے تو ہو آرائش تن اور ہون
 ننگ ہے عار ہے تبدیل ہی کرنا چھیا
 اور سخن چینی و عجازی و بد گوئی سے
 فلتہ پروازی و بد غلطی و عجازی سے
 نکتہ چینی و دعا بازی و بیدینی سے
 بیوفائی سے بھیری و بیکاری سے
 گریہ ایسی ہو تو تبدیل ہے کرنا بہتر
 ہے لفتیں باتوں پیر کی کہ نہیں جھوٹ ذرا
 اور خدا چھوڑوں مگر عمدہ تجھ سے چھوڑو
 تیغ ابرو پہ بہن بھائیوں کو ہر کر دوں
 تیری خوبی پر فدا دین کا گلستاں کر دوں
 لے لیا زن کی سخن سازی زدن اور
 صبح و شام اس تیری مکاری کو گن گواہوں
 اپنے بھائیوں جو کافر تھے ملایا آخر
 اپنے پرائیوں کے جو کافر تھے اور چھوڑ دیا
 بلکہ بڑھ کر تو فریبوں میں ہے نافی میری
 باپ کو چھوڑو گئے کفار میں شادوں ہتا
 اور سیلاب فنا بر سر بیکار ہوا -

باب چلا یا بہت پر نہ چرما کشتی پر
 نوح روئے کہ خدا یا یہ سپرے میرا
 دیکھتا ہوں میرا بچے گرفتار بلا
 غم کے طوفان میں غرقاب میں کشتی تیر
 ایسے طوفان بلا سے تو کراں نہ اسکو
 اب بھی گر فضل ہوا تیرا تو بچ جاتا ہو
 جن کا فرمان ہوا نوح بنی کو اسدم
 وہ تیرا اہل نہیں اور نہ ہی بیٹیا تیرا
 زن بدین کے برابر نہیں جانا تجھکو
 تجھ کو اور تیری سب اولاد کو اسی چھوڑا
 کچھ نہ جاننا تیرا حق کی نہیں خدمت تیری
 زن کی مکاری نے ہی اسکی تو بڑی تیری
 زن کی مریات وہ سچی ہی سمجھتا تھا جنبت
 زن کے بھائیوں سے ملا نیکی برون کا
 زن تو مکار تھی عیارتھی کافر لیکن
 مہر سمجھا کہ میں کون ہوں اور کون ہے
 کبھی شجر کی ہوں شاخ زید ہر ملتا ہوں
 تیرے اعدا سے رہی اظہار محبت اسکی
 کسب و کسب کا اشتقاق تھا اور زن کا غلام

باب کی اک نہ سنی زن کی رہا پستی پر
 میری آنکھوں کا ہے نور اور دل کا بیڑا
 بیقرار اور ہوں لاچار میں اس میرے خدا
 مثل سیلاب ہوں بتیاب میں اس کشتی میں
 اس عذاب اور مصیبت سے امان دہ اسکو
 غرق ہوئی کے عذابوں سے امان پاتا ہو
 اسکے بارہ میں دعائیری نہیں سنتے ہم
 تیری آنکھوں کا نہیں نور نہ دل کا بیڑا
 زن مکارہ کی مانی نہیں مانا تجھ کو
 تیرا دین ترک کیا اور تیری دغا کو چھوڑا
 ترک توجید میری کی تو نبوت تیری
 میری توجید چھٹی تیری نبوت چھوڑی
 اسکی مریات تھی اسکے لئے آیات حدیث
 اپنے بھائیوں کو وہ سمجھا نہ برابر ان کا
 اسکا فرض کہ پہچانتا زن ہے پرفتن
 میں نبی کا ہوں سپر کا فر سے عزت کیا یہ
 گل ہوں کس باغ کا میں اور کیا کہتا ہوں
 تیری اولاد سے تھا بغض و عداوت اسکے
 تجھ سے اور تیری اولاد سے تھا اسکو یہ کام

پھر تو اس کے لئے کیوں نیک دعا کرتا ہے
 کبھی اسکے لئے مرگزنہ دعا کرنا تم
 الغرض ڈوب مرا بکھڑا میں کنعاں
 جان و ایمان کیا زن کی محبت پہ تار
 زن مرید و نکاحی حال ہے زن کاشیدا
 ایسی محبوبہ کہ گروہ سے زباں تیز بری
 دیکھئے سرد دکھایات جو مذکور ہوئیں
 ہے زبوں کی ہی زباں تو نکلی تشرارت ساری
 یہ بیاں سن کے کہا ایک شکستہ دل نے

تیرے حق میں تھا بڑا کیوں تو بھلا کرتا ہے
 میری جباری سے ہر صبح و سار زنا تم
 نہ رہی دولت و زن اور نہ ردا وین جان
 تاقیامت رہی اللہ کی اسپر کھنکار
 زن کی سرہات پہ ہوتا ہے دل و جان
 وہ زبان نہیں فولاد کی ہے تیز چھری
 ان میں وہ جملہ تکالیف جو مسطور ہوئیں
 اسی بنیاد بری پر تھی عمارت ساری
 چکوید خواہ نہ دیتے تھے لیر سے بلے

ہے اسی طرح ہو میری بھی کہانی یارو
 درد کی بات ہے چاہتا ہوں ستانی یارو

حکایت ایک منعم و کم باپ کی سپریرمان

کی وجہ سے

حق نے فرزندیا مجھ کو حسین باہ حسین
 پالتے بچے کو ماں باپ ہیں جس مشکل کو

رسمی اسکے تولد کی ادا شوق ہو گئی
 سب کو معلوم ہے پوشیدہ نہیں مانا گئی

پرورش اس کی بڑے لطف و محبت سے ہوئی
ساتویں سال شروع ہو گئی تعلیم اسکی
تھا میرا تابع فرمان شریف اور سادہ
اپنے بھائیوں سے بہنوں کے علاوہ شکر و شکر
کوئی بدخونہ تھا اسمیں نہ بد اخلاقی تھی
گھر میں سب طرح تھا وہ عیسو گلستان میں چل
ہو گیا جب وہ جوان فکر سوا شادی کا
ایک دانائے ہمیں لکھے ناطہ و یا
تھی وہ نادار مگر خوب سنور کر رہنے
انکے کچھ کام تھی جبکا تھا تعلق ہم سے
ایک پہلے نہ کیا کوئی بھی مطلب نہ ہر
ازرہ عاقبت اندیشی و دور اندیشی
ہر طرح سے وہ ہماری تھے اطاعت کرتے
ہم کو الفت سے محبت بنا یا اپنا
باتوں باتوں میں بنایا ہمیں شیدا اپنا
گرچہ لوگوں نے بہت باتیں بتائیں ہمکو
دل و جان سے ہمیں بہانی تھیں ادائیں انکی
مست و مدہوش تھے ہم ان کی سخن بانی پر
مہر و مہر کا فخر شیراز نے یہ شعر لکھا

ہم تھے پرانے وہ تھا شمع کیفیت تھی
اور ہوا پاس وہ دسویں میں سندھ حال کی
میری خدمت میں کمر بستہ تھا اور لادہ
تھے عجب اسکے خیالات عجب اسکا خمیر
تہ کسی سے تھی قساوت ہی ناچاقی تھی
کوئی حرکت نہ کسی طرح سے تھی نامعقول
اسکی تزویر کا نفرت کا آبادی کا
منگنی کی ہوئیں جملہ سومات ادا
گھر میں ننھی ہو تو باہر نہ کسی سے کہنے
انکا تھا محض ہر انجام ہمارے دم سے
طرز و انداز سے کرتے وہ ہماری خاطر
ہم سے یہ رشتہ کیا اور بنالی خویشی
بچے قدموں کے ہمارے تھے وہ تیاں ہر
ہمکو سمجھے تھے وہ بیمار سجا اپنا
کچھ نہ سوچا ہمیں گرنا نہ سنبھلنا اپنا
جوش الفت میں اک ذرہ نہ بہائیں ہمکو
شوق سے اپنے پہ لیتے تھے بلائیں انکی
سر و ستار کی اپنی نہ رہی ہم کو خبر
حال اپنا بھی اس طرح تھا کچھ بڑا کرتھا

چنان افیول کے ساتی ورد آمنت

کہ باراں راہ سرماندو نہ دستا

نشد الفت میں نہ سمجھے کہ در انداز ہیں

معن مطلب کیلئے رہے ہر الفت انکی

چاپوسی و تعلق سے لیا کام نکال

کام جو انکے تھے اب بخل چکے تھے سائے

ہو گئی شادی تو کچھ اور ہی نقشہ بدلا

بہن اور بھائی بھوکے جو تھے تڑپنا

اب ہوئی ہم کو بھی معلوم محبت ان کی

اب نشہ دور ہوا ہوش میں آئی ہم بھی

کام جو میرے تعلق تھے نکلے ڈھب سے

سب یہ سوچا کہ کسی طرح سے قابو پائیں

بابا کے توڑیں اسے سحر و سحر سازی سے

ماتہ آئی ہے یہ اک مونیکی چڑیا ہم کو

اختیار اسکے بڑے ہیں وہ غنی ہر زردار

آوی سادہ ہے ایسا کوئی ہشتیار نہیں

استحیاں پاس کر لگا کوئی اس کے زرد سے

کوئی پوار کر لگا کوئی بابو ہو گا۔

بس زنا و مرد بنے خادم و شیدا اس کے

فتنہ پر داز و سخن چیں سخن ساز ہیں یہ

ورنہ دل سے نہ مروت نہ محبت ان کی

اب تو تھی اور سو اور ہی چال و احوال

صرف اس شادی کا کام تھا باقی باسے

تخم خر بوزہ کا بویا تھا سو حنظل نکلا

شادی ہوتے ہی ہوتے ہم سو فریٹ اور غلج

رشتہ دینے کا سبب اور مروت ان کی

دل میں تشویش نرود تھا تعجب غم بھی

میرے لڑکے پر نہ معلوم نظر تھی کب سے

بس میں دو لہا کو کریں اس کی کمائی کھائیں

اپنے سے جوڑیں اسے جھوٹ سے غاری سی

ہم ہیں بیمار ملا ہے یہ مسیحا ہم کو

ہم سے الفت ہر اسے بہن ہماری پہ نثار

وام الفت میں پھنسانا کوئی و شوار نہیں

پیشیا لگا کوئی بیٹھو کے اسکے گھر سے

کام بن جاو نیگے سائے جو وہ قابو ہو گا

سایہ کی طرح ہوئی اسکے وہ آگے چلے

کوئی آتا کوئی جاتا کوئی خدمت کرتا
 میٹھی باتوں پر دل و جاں سے لہجایا اسکو
 نکر و افسوں کا بازار ہوا گرم وہاں
 رو درہ لگے باتوں کے تشاؤ بننے
 ہر ماں شکوہ ہمارا تھا زباں پر ان کے
 در و دیوار سے شکووں کے صدا سنا وہ
 ایک کہتا کہ تیری ماں نے یہ سنا کہی
 ایک کہتا کہ تیرے حقیقی بڑ کہتے تھے
 ایک کہتا کہ تجھے بڑا جانتے ہیں
 ایک کہتا کہ بہن نے ہے سخن بازی کی
 ننانی کہتی کہ میری ماں ہے دشمن پچی
 باپ کو اس نے بنایا ہے مخالف تیرا
 ماں کے پاس ہے اٹھراہ کام کا رشتا
 بچہ کی وقت دہر گز میں بلاؤنگی اسے
 ایسی حالت میں مجھے اس سے بچنا لازم
 تیری بہن بھی کچھ میری سوا خواہ نہیں
 تیرے حق میں وہ بڑی باتیں کیا کرتی ہیں
 اور وہ وہی طرح سے کرتے ہو اس
 بیان کو کوئی غور نہیں اب اسکو

کوئی خدمت کا غلامی کا کوئی دم بھرتا
 جاگتا تھا مئے الفت سے سلایا اسکو
 کہل گئے جھوٹ کے بازار میں بھاری لہجوں
 خس و خاشاک سے بھاری لگے انگر بننے
 میرے فرزند کا ایمان تھا باں پرانکے
 میری جانب سے بہت جو روحنا سنا وہ
 دوسرا کرتا یہ تصدیق کہ میں نے بھی سنی
 دوسرے کہتے کہ ہم پاس تھے اور سننے
 دوسرا کہتا کہوں کچھ تو بڑا مانگتے ہیں
 تیری ماں نے بھی تیرے باپ سے غمازی کی
 تیری سوتیلی بچہ میری ہو کیوں کر سگی
 پھر یہ ظاہر ہے کہ کیا قدر ہو ان کو میرا
 بچو اس موذی سے ہر ایک سے مجھ کو کہتا
 نہ ہلاؤں نہ کبھی پاپن بھلاؤنگی اسے
 وہ مخالف ہے میری اور ہے منکا ظالم
 میری کیا تیری بھی اسکو کوئی پرواہ نہیں
 اور میرے ساتھ وہ لڑی تھی وہ برابر تھی
 رات دن شعل ہی تھا نہ کوئی خوف ہراس
 اور ہر بات ہماری کا بغین ہے اس کو

پر وہ اک اور اٹھا سحر سخن سازی کا
 کہ ہی خواہ ہیں ہم اپنی بہن کچا طر
 ہے زر و مال ہزاروں کا تیرے پاس
 اس سے اک کوڑی بھی نہ لگے بھائی
 تیری دولت جو تیرے پاس گھر جائیگی
 جو تو دیکھا تیرے بھائی وہی کھا جائیگی
 اپنی جانب سے جب ان باتوں کی زبردنی تھی
 ہم سے دور ہوئی نہ لگے کچھ اسکی خبر
 نہ یہ معلوم کہ اس جا پہ ہے کیا کچھ ہوتا
 اس قباحت کی ہمیں کچھ بھی خبر نہ ہوئی
 الغرض ہو گیا داماد پہ قابو ان کا
 کچھ تو دولت کی نشہ میں تہا وہ مخمور
 ہمیں میرے عدو سے ہو! بیٹا میرا
 میری اولاد سے گھر اوسکی جو اکبار گیا
 ترش و بد اخلاقی کا برتاؤ جو ہو
 میرا ملنا جو کبھی میرے ہو جاتا تھا
 میں سمجھتا تھا ادب سے نہیں کرتا باتیں
 اور حقیقت بد خواہوں نے بھائی کستان
 سکے دل پر زین بدین نے قابو پایا

خیر خواہی میں کیا قصد و ارادہ ہی کا
 خیر خواہی کی سناتے ہیں جو ہو کا وہ
 تیری سوتیلی کے ہنسنے میں ہر دیکھا ہر
 اس سے محروم رہیگا نہ لگی بھائی
 خوب سوچو وہ کبھی تیرے نہ کام آئیگی
 وہ سوتیلے ہیں کبھی تیرے نہ کام آئیگی
 ہو گئی ہم پر بس ان کی بکھڑوہ ڈگری
 وہ تھے نزدیک جو رہتے تھے وہاں غامد
 جاگنا ہے میرا فرزند کہ سے وہ ہوتا
 وال میر گھر سے کسی کی جو گذری ہوئی
 اسکے دل سے میری عظمت کو دیکھا تھا
 پھر در اندازوں کی جو اس کا تھا اور شراب
 میرے پہلو سے الگ ہو گیا دل کا سہرا
 دوسری بار نہ جانے کا کبھی نام لیا
 پھر دوبارہ وہاں جائیگی ہوں جو رہا
 اپنے بیٹے کو میں کبھی خورد نہیں پاتا
 کیا خبر تھی کہ عدو نے میں لگائی گھائی
 اب نہ تھے یا دوتا کونہ کوئی اور
 ہو گئی اب سوار اچھا جو یا ہو گیا

حضرت چاہتی تھیں کہ میری اولاد سے
 میری اولاد سے العنت نہ مرت مجھ سے
 زن کے کہنے سے اور اہل کی دراندازی سے
 ہو گیا لختِ جگر دشمن جانی میرا
 میں کئی دفعہ صائب میں گرفتار ہوا
 مجھے ہرگز نہیں پوچھا کہ تیرا حال ہو کیا
 آج تک جوتے ہیں من بات کو دوس سال تمام
 عمر بھر کچھ نہ دیا اس نے کسی بھائی کو
 چھوٹے بھائیوں کا بنایا اور دشمن جانی
 خولیں زن کے ہیں مجاز اس کے بچاں کے لیر
 میری صحبت میری بد گوئی شکار اس کا ہو
 یہ ہیں کرتوت دنیاں کے کہ خنساڑی سے
 بہن اور بھائیوں کے خوشیوں کے کیا ہو گیا
 میرے بچے ہوئے حالات زبان کے پرچھ لو
 کچھ تو سنا قصہ کنعان بھی پرچھو
 پیر فرعون میں اور میں بنا سرق کیا
 کچھ نہ گشت میں تقدیر کے ارے نہ مند
 جو تقدیر میں انسان کے گذر جاتا ہے
 کہ تقدیر نے پہانسا کر پیرتے ہیں

ماتھ میں باگ ہے جو چاہے چلاتی ہو اسے
 میرے اعداء سے اخلاص محبت ان کے
 اس کی اعوان کی سخن سازی و غمازی کی
 اور مدارا کیا کچھ بھی زبانی میرا
 اور بیماری مسکات سے میں بیمار ہوا
 کس طرح پر ہے گذرتی تیرا احوال ہے کیا
 ایک پانی بھی مجھے اسکی کمانی حرام
 عید شہرات کسی بہن کو بہر جانی کو
 واہ سے زبان تیرا فسوں تیری کارستانی
 اور انہیں یہ بھی اجازت ہے ہمیں گایان
 زن کے بل کر کئی دشنام مجھے دیتا ہے
 مگر فسوں سخن عینی و غمازی سے
 اپنے خولیں سے جوتے غیر دیا اسکو بلا
 نیک اور بد کے پڑھو و سود و زیاں کے پڑھو
 دونوں کا دین پڑھو دونوں کا ایمان پڑھو
 اس سے بھی یہ ہی کہ ازان نے جو کنعان کیا
 مرد و کان اور دو آنکھ اور وہن کرینے
 کچھ نہیں دیکھتا ستانہ خبر پاتا ہے
 کچھ نہ دیکھوں سنوں اور نہ ہی کچھ بولوں

میری ہی عقل کی شامت ہے اور تو
اپنے گھر آپ ہی یہ آگ لگانی میں نے

میرے فرزند کا اسمیں نہیں کہ ذرہ قصور
کہ بڑے ثوق سے یہ یونانی میں نے

آگ کا کام جلانا ہے بڑا اہل میں پڑ جائے
خواہ اسکا وہ پجاری ہو تو وہ بھی سر جائے

تغریب و ذمت آتش

اسکے محتاج زین مرد جوان اور ضعیف
کھانے پینے کا پکانے کا سہارا ہی نہیں
ساری اشیاء کو اندھیری میں دکھاتی ہے آگ
یہ بناتی ہے درانتی ہو کہ بچا لاکہ کبھی
زیب سرکار ہے یہ زینت مبارک یہ
کوفتہ پز ہیں کہ بومار ہیں ٹھہرنا تو ہیں
گر چہ فی الواقع دنیا کا ہر مذاق روضت
قفل روز بخیر و سلاسل و گزالات کثیر
گر نہ ہو آگ تو بچائے مصیبت بھاری

آگ میں جو ہیں نواد میں کرو کیا تغریب
گر نہ ہو آگ تو انسان کا گلاہ سی نہیں
ساری دنیا کی غذاؤں کو کھاتی ہے یہ آگ
کھیتی باڑی میں کسانوں کا سہارا ہی
اس پر تو ہیں گھر و نون بازار کی یہ
نا بنائی ہیں کہ علوانی کہ سنیارے ہیں
آگ پہ ہے ان سب کی معیشت موقوف
توپ بندوق و سنان شہ و سنل شمشیر
آگ پر بنتے ہیں لوہے کی چیزیں ساری

پھر نہ شاہی ہے نہ شوکت نہ امیر و سلطان
پھر نہ افواج نہ شکر نہ رسالوں کا نشان

پھر عظمیٰ حکومت نہ کیا ستہ جلال
 آگ نعت کے سمبھل کے بولیا میں لکو
 گرتہ قابو ہوا انداز سے تنویر اس کی
 پھر یہ دشمن ہو کہ سب چیز جلا دیتی ہے
 شہروں کے شہر بھی خاکِ نیاہ کرتی ہے
 پیارا بچا نہیں اس کے کہ خطرناک ہو یہ
 سرکشی کرتی ہے آزاد موانگنے سے
 زن بھی اک آگ ہو قابو میں رکھنا لگے
 زن جو مختار ہو کندوم ہے عاوند کی
 آگ انید من کے جلا دیتی ہے لٹو اور بند
 گریہ لانا تھا میں اس آگ کو اپنے گھر میں
 تھی یہ امید قوی اور تھا دل میں لہتی
 نام آئی ہیں باعث عزت ہو گی
 کیا خبر تھی کہ ناگن ہیں دوس جانیگی
 پستے بیٹے پہ بھی رنج ہو شکوہ ہو میں
 بلکہ خدا سپہ دل و جان و قربان ہوا
 شہد دن ہو گئی آزاد موان چلنے سے
 پستے بچتے نہیں خوشی نہیں لیا زوج ملا
 لایا نہ جلا ہے لانا لادوں کا

پھر نہ جرت نہ حشمت ہر نہ جاہ و اقبال
 اور حفاظت سے کسی کام میں میں اس کو
 روک تھا ماسکی نہ ہو کچھ نہ ہوتہ ہر اسکی
 خاک میں اونچے مھلو کو ملا دیتی ہے
 ساری دنیا کو یہ کسبخت فنا کرتی ہے
 آشناؤنگو جلا دینی میں بساک ہو یہ
 کام آتی ہے یہ کسبخت دیار کھنے کو
 گریہ آزاد تو عزت نہیں سستی قائم
 زن مریدو نکو نہیں راحت و آرام بھی
 زن چھوڑا دیتی ہے فائدہ کر خویش و پیوند
 اور محلی بھی کیا انکو سرا پا در میں
 کہ اسے خوب نہ ہالیگا میرا پور نہیں ہو
 کیا خبر تھی کہ جہنم کا یہ سامان ہو گی
 اس کی بس سارے رگ و ریشہ میں بن جائیگی
 کہ نہ یہ آگ سبہ نالی نہ رکھا قابو میں
 اس کا ہر امر میں وہ تابع فرمان ہوا
 گھر کو ہے آگ لگی گھر کے دبا جلنے سے
 اور سب خویش و اقارب سے کیا ہو جدا
 فتنہ پڑا دل سخن سخن سازوں کا

فضل سے آگ شزارت کن بچھائے یارب

اور کرم سے میری بگری کو بنا دے یارب

کہ ہو بھن و عداوت کے دل کا خستہ

آنکھ کا نور ہے اور لہجہ جگر ہے میرا

اس کے بدلہ میں بیچاؤ دے خدا انکو گزند

میری اولاد میں ہر پھر بھی نہ مارا سکا ہے

میرے پیٹے کو بدایت کا تباہی کستہ

سخن مجھ سے ہے پھر بھی وہ پیر کو پیرا

گرچہ خدمت سے ہر محروم مگر ہے فرزند

میرے اعدا سے بلے خوش ان کے پار اسکا ہر

وہ سلامت سے جتنا ہے اور شاد رہے

درد سے دکھ سے مصیبت سے وہ آزاد ہے

خطبہ نامہ پیرنا فرمان فرما نیر و آذن زجاہ

پدرنا توں

رشتہ مجھ سے میری اولاد کیوں تو

تک بننے سے کیا ٹھہرنا تو رہا

تھے کبھی گروں سینہ پہ سلا نیوالے

لطف و لطف سے کچھ عیش کلا

اقد تیرے سنگی تھے پانچا دیوالے

اے میرے بخت بگڑنے مجھے چھوڑ دیا

جیت تو نے نہ میرا لطف کوئی یاد رکھا

تھے کبھی ہم تیرے ماپ کہا نیوالے

تیرے حال تھے کا ہندوں پانچا نیوالے

تیرے غسال تھے ہر روز نہلا نیوالے

تیرے باورچی تھے ہر چیز کھلاتو اسے
 تیری تکلیفوں کے ڈکھ درد اٹھانوا لے
 جوش الفت میں تیرا ناز اٹھانوا لے
 کبھی ہمکو تیری خدمت سے کڈت نہوئی
 تیری باتیں عقلیں میں شہدو کر سوسھی
 ہم نے تیرے تولد کی سنائی خوشیاں
 ہم ہی تھے فرخِ تعلیم دلا نوا لے
 خدائی کا تیرے چٹن سنا نوا لے
 مگر تمہا سال کا ہم سوسی دکھایا تجھکو
 بلے اور سائیاں ہم سوسی ملائی تجھکو
 یہ امید بڑا ہو کے کر لگا خدمت
 ہو گئے ہم بوزی بڑا ہو کے کہا یگا کبھی
 بی عورت بھی بڑھ سگی جو وہ نشان ہوگا
 لائے افسوس کہ سب کچھ بکارت ہی گیا
 ہلی عزت و حرمت نہ رہا شرم و حیا
 بدوں میں میری چاہت کو ڈبویا تو نے
 تیرے تیری زن نے میری دولت کی
 کبھی کبھی نہ کہی کی میرے دیکھنے میں
 کبھی کبھی نہ کہی کبھی نہ کہی

اور تیرے بہرے تھی یوشاک پہنا نوا لے
 تیرے درماں طبیعوں سے کرتے دانے
 اور خوشی سے تجھے بگڑے سے سنا نوا لے
 تیرے پافانہ سے پیشاب سے نفرت نہ ہوئی
 تیری کھلیں بھی ہیں لگا جا سہانی تھی
 ہم ہی تھے دیکھ کے صوت تیری ہو ڈرنا
 تربیت سے تجھے انسان بنا نوا لے
 تیری دلہن کو بڑی دہوم سے لانا لے
 سیر فر دوس کا ہمنے ہی کرایا تجھ کو
 حور و غلمان یہ سب ہم سوسی کہا میں تجھکو
 تھی امیدیں کہ بڑھ سگیا تو بڑھ سگی عورت
 آپ کہا یگا ہمیں بھی یہ کہا یگا کبھی
 نیک بچو نکلی طرح تابع فرمان ہوگا
 رائیگاں وقت ہو آخر چ بھی بسو گیا
 نہ رہی الفت شفقت نہ رہا خلق و وفا
 میرا سزا کو غدار کی کھویا تو نے
 گایاں دیں مجھے اور بہت بہتان بکی
 اوز بجلی کی طرح گرج کے دھمکا دیں
 خود بھی کہتے کی مدد کیلئے تجھے دور سے

ویسے پہلے زن بد کو میرا اور چھوڑا
 پاس کوئی بھی نہ تھا مجھ کو چھوڑا
 ناتواں پر و ضعیف اور تھا بیمار و خفیف
 کیا یہی فرض تھا تجھ پر کہ جو سر تو نہ کیا
 کیا یہی اجر تھا جو تو نے دیا سر ہو
 میرے اعداء سے محبت مجھے ملنا بھی
 کوئی فرزند نہیں پاسے ایسا کرتا
 میں جو بیمار تھا تو نے نہ خبر میری لی
 تو نہ ہرگز نہ یہ پوچھا کہ تیرا حال ہے کیا
 کوئی اداوند کی بھائی کی بیماری میں
 دوسرے بھائی کے سر پر جو بنی تھی بیماری
 میرے دشمن تیرے گھر میں ہیں نہ رنکر
 دوائے افسوس کہ مجھ کو وہ نکالیں گالیں
 صادق آتی ہے مثل تجھ پر سخت جگر
 پانچے حضرت شہت شاہ اکبر جو وفات
 ایک جینگن نے کہا سنے تعجب کیا
 جب کسینوں کو بھی ہو پاس کی عزت ایسی
 وزن کر اپنی خورد و نوش کا ازادی کا
 انکے ماں باپ کی تو ہیں ذرا کر تو بھی

تو نے پھر حملہ کیا ماتھ میں لے کر کوڑا
 ناتوانی میں سہا کے سر ٹھانے والا
 ورنہ تو کس لئے کرتا مجھے لاچار و ضعیف
 حق ما باپ یہی تھا تو کیا تو نے ادا
 عرصہ خدمت کا یہی تھا جو بلا ہو سکو
 مجھ سے آزاد ہوا اور بنا زن کا غلام
 تو نے مجھ باپ سے برتاؤ کیا ہو جیسا
 دیکھتا ہی رہا پر نہ توجہ کچھ کی
 تجھ کو تکلیف ہو کیا اور تیرا احوال ہو کیا
 ماں کوئی فرق نہ رکھا تھا دل آزاری میں
 تو نے پوچھا بھی نہیں خواہ ز دنیا داری
 انکی خدمت تو کرے نوکر و چاکر بن کر
 شیر کو بھیکیا دیوں وہ شمال قالین
 ماں کی ہو دشمن جاں وہی کی پہلی ہو مگر
 ہر مکاں اور ہر ایک شہر میں پہلی یہ بات
 اکبر کون تھا جب مر گیا یا بل جیسا
 گر شریفوں کو نہ ہوا انکی شرافت کیسی
 تربیت اپنی کا تعلیم کا اور شادی کا
 پھر فرادو کچھ کہ تیری وہ خبر لیں کیسی

سنگے غنیت میری کچھ دل پہ تیرے ٹھہریں
کیا علاموں کی کیا سم ہے آزاو تجھے
قبر میں بھی مجھے یاد آئینگے تیرے کرتوت

دلئے افسوس کہ ان کی بھی تجھ رہیں نہیں
کوئی بھی وقت ہمارا نہ رہا یاد تجھے
خوب حق میرا ادا تو نے کیا میرے پوت

بعد مردن ز جھائے تو اگر یاد کسٹم
از کفن دست بروں آرم و فریاد کسٹم

عیدِ رمضان پر اہلسنت والقیہ القدر ہلال عیدِ رمضان کے بیان میں

سب سے ممتاز اور شرف سے از روئے عمل
سب سے چھوٹے حضرت یوسف ہوئی اور میں نبی
سب مہینوں میں سے ممتاز اور اعلیٰ شان کا
اشرف اور ممتاز ہیں یہی ماہِ رمضان کی مثل
ہر سحر اسکی ہی جشن اور شام ہر اک عید ہو
یعنی حضرت جبرائیل آئے بدرگاہِ رسول
ناج و تخت و دیں بلا اور کشور ایمان کیا
اور دعائے انبیا کا بھی ہوا اس میں تلہور
اور جہ پیشینگوئی کی تسبیح اللہ نے
عزیزوں دونوں وہ اس ماہ مبارک کو ملیں
اور دعا انبیا و البعث ہوئی ہمیں قبول

بُرج بارہ آسماں کہ ہیں مگر ان میں حمل
حضرت یعقوب کے باراں پرتھے اور قوی
سال کے بارہ مہینے ہیں مگر رمضان کا
حاصل بھائیوں میں یوسف اور جوشن حمل
اوسکے ایام مبارک سداک مروارید ہے
اس مہینہ میں ہوا ناموس اکبر کا نزول
اس مہینہ میں نبی کو دولتِ قرآن ملی
اس مہینہ میں ہوا پیشینگوئی کا نشور
یعنی جو کی تھی دعا حضرت خلیل اللہ نے
اس مبارک ماہ میں دو نوہ پوری ہوئیں
کہ ہوا اس ماہ میں وحی رسالت کا نزول

وَالْبَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ لِيَلُوا عَلَيْهِمُ أَيَّامًا ۚ

سیلتہ القدر اس مبارک ماہ کی ایک اسٹیک
 اس کی قدر و منزلت بڑھ کر صد ماہ کا
 اور ارواح مبارک انبیاء و اولیاء
 قدر اور انداز ہر ایک خیر کرتے ہیں وہ
 پھر مفاسد اور مظالم کو بھی ہیں چاہتے
 وہ اڈیر کی طرح پڑناں کر دیں تمام
 دیکھتے ہیں دفتر دنیا کو سارا پھول کر
 انتظام عالم دنیا بایشان دادہ اند
 تاکہ ماڈرن کے مصروف درکار دیکھا
 اس کے پہلے تھی شوق اور وہ تھی قیمت کی را
 اور حساب عمر و بیماری و زحمت تھا کہا
 اور مہایب اور مہایب اور خوشی کا رنج کا
 گوئی یہ بھٹ تھا جو سال آئینہ کا تھا
 یہ نواں کچا تھا چھٹا عالم امکان کا
 سیلتہ القدر آتی ہے پڑناں کر نیکی
 جانچ اور پڑناں کرتے ہیں دو دنوں کی
 پھر فراغت پا کے عرض دعا کرتے ہیں
 ہم نے نیرے حکم سے دنیا کی سب نال کی
 سمنے جو دیکھا سنا سب کچھ تباہی ہیں

مخزن حسنات ہے اور منبع برکات ہے
 اس میں آتے ہیں ملائک اذن و اللہ کے
 شام سے تا صبح پھرتے جہاں میں جا بجا
 نیک اور بد کا تماشہ جا بجا کرتے ہیں وہ
 اور حسن و شیح اشیاء کا بخوبی ماہجنتے
 کرتے ہیں وہ صحت بدلت کا بھی نظام
 وزن کرتے ہیں وہ سب کو ماہ کر اور تولی
 بار این خدمت بدوش اینہما نبیادہ اند
 تاکہ ماڈرن کے محتاج فیض کبریا
 اس میں بھی تقسیم قسمت اور ہر اک کبریات
 اور حساب رزق و دولت و عورت و افلاس کا
 سال آئینہ کی بابت تھا یہ کچھ جا بجا
 اس میں تجنیہ ہی ہر طرح مرزہ کا تھا
 ماہ رمضان میں جو ہوگا پختہ ہر اک جانکا
 اور حساب پار سال اس سال کرنے کیلئے
 یعنی سال حال کی بھی اور گذشتہ سال کی
 اور جناب کبریٰ میں التجا کرتے ہیں وہ
 عرض کرتے ہیں ہر اک چیز کی اعمال کی
 یک بیک حوالہ دنیا کا سنا دیتے ہیں سب

علم تیرے سے کوئی اک ذرہ پوشیدہ نہیں
 علم تیرا ہے حضورِ ہم حصولی میں اسیر
 شکے معروضات کو فرماں جو تیرا سرب
 جاگنا واجب ہر اک شخص کو اس بات میں
 اس شب پر نوز میں مقبول ہوتی ہے دعا
 ہوتی ہے ہر سال ستائیسویں مہناں کی
 ماہِ مہناں میں، یہ اک اثباتِ برکات ہے
 العرض اس ماہِ مہناں میں ہیں جو بیاباں
 سارے بیوں کلا جو بخت اور مسکن شام تھا
 اور ملکوں کے بھی سرسبز اور شاداب تھا
 یہ طریقہ تھا کہ اپنی قوم میں ہوتا بنی
 اپنی اپنی قوم میں تبلیغ وہ کرتے تھے سب
 ساری ہی ملکوں میں بادی بھی تھی و فنی بھی تھی
 دوسرے ملکوں کے نسبت عرب کو اس طرح
 ہوں مکاں کی ہو کسی نے شوق سے تعبیر کی
 ملک سب سنسا اور یگستان کو ہستان تھا
 نہ کسی کا تھا مکاں اور نہ کسی کی گور تھی
 کچھ ہندو کی طرح خار و نہیں رکھتے بوڈ بانہ
 کچھ بہائم کی طرح رہتے تھے کو ہستان میں

کوئی بھی مخلوق میں سیرانا دیدہ نہیں
 ہے ہمارا علم محدود اور تو علام الحنجر
 عالم امکان میں جو ہوتا ہے کھد تیرا سب
 نیکی و پاکیزگی لازم ہے ہر اک بات میں
 مضطرب حالت میں مولیٰ کر کر جو التجا
 سال میں کوئی نہ دن ہو اور رات اس شان کی
 اک صلوٰۃ اس میں بڑی جگہ ہے صلوٰۃ ہو
 ہیں بڑا انداز ہو سکتی نہیں ساری بیاباں
 خاص نکل شام پر مولیٰ کا یہ انعام تھا
 ملک سارے تھی تار کی ان میں یہ بہتا تھا
 کچھ غرضت قوم دیگر سے نہ رکھتا تھا کبھی
 کچھ نہیں معلوم علم اللہ میں اس کا سبب
 پر عرب میں تو تمدن کی ہی بے مطلق نہ تھی
 باغ و بیستان کی سوخا رستاں کی نسبت جطرح
 اینٹ روڑ جو کچھ تھے وہ ردی پھینکی دی
 کچھ نہ تھی حوش تجارت نہ کوئی دوکان تھا
 چار کوٹوں میں اندھیرا تھا گھنا گھنگور تھی
 ہر طرح کے جانور کا گوشت انکی تھی معاش
 دام دو تھے فی الحقیقت صہوت انسان میں

ذکر دیار عرب و لعنت حضور پر نور صلیم

کچھ تھے ان جو کہ ریگستان میں تھے عام
تھی معاش انہی درندہ کی طرح درندگی
کشت و خون کے تھے بڑے مشتاق اور قہر
کوئی خادم کوئی متولی تھا بیت اسدا کا
بیت پرستش کیلئے تھا ہر قبیلہ کا جدا
ہر قبیلہ تھا اگ اگ دوسرے کے برخلاف
جنگ اور خونریزی باری تھی تھیں انہیں آج دن
الغرض ارباب کی اب کوئی حد باقی نہ تھی
یک بیک جو غیرت تھی کا تقاضا ہو گیا۔
فلہ فاران پر چھو لانا نبوت کا علم
مجمعہ این اور دنیا کے شاہی ہو گئے
برخلاف راہ درسم انبیائے اولیں
چار کوٹوں میں بجا ڈنکا شہ اسلام کا
کوہ و صحرا گونج اٹھے کلمہ توحید سے
دور ملکوں میں پڑے مہر رسالت کے کرن
کیا بلال اور کیا حسن اور کیا صہیب اور کیا اوس

جس جگہ پانی ملا اس جا پر کترتو قیام
آپ بارال پر گزارہ تھا ہی تھی زندگی
لوٹ غارت میں بڑا ہشیار اور قزاق تھے
اندر اسکے بت جدار کھا تھا سرگمراہ کا
ایک کا تھا لات و عزری دوسرے کا لشر تھا
اور خطا تھوڑی بھی صدیوں تک نہوتی تھی
کوئی بھی اگ دوسرے پر تھا نہ مرکز مطمئن
انکے اخلاق نہیں کوئی خود بد باقی نہ تھی
سب کے اوزے تھا عرب اور سب کے اعلا ہو گیا
اور ہوئے سالار بطحا صاحب تیغ و قلم
ساری دنیا کو یہ آگاہی کما سی ہو گئے
ساری دنیا کا یہ آیا ماویٰ دین مستن
اور جہاں میں جا بجا شہرہ ہوا اس نام کا
زلزلہ جگ میں پڑا اسلام کے تہدید سے
بھرہ دروم و صین اور شام میں دیکھو قرآن
دین کی سیلا پہ محنوں ہو گئے سب مثل قبر

بت پرستی اور گمی پاپا تبول نے نہ ہد امر
 سر جگہ اجرائے قانون شریعت ہو گیا
 وہ عرب کی سنگلاخ اور وہ عرب کی ادویاں
 وہ عرب کے سنگرزبے بھی جو اہر بن گئے
 وہ درند اور بہائم اور وہ قزاق اور مشقی
 پیشوائے دین نبی ہوئے وہ نیکے اصحابِ رسول
 امیوں کے نور سے جب میں جالا ہو گیا
 الغرض رمضان میں ساری نعمتیں شامل ہوئیں
 انقصائے ماہِ رمضان پر ضروری ہو گیا
 کلی و مدنی و رومی شامی و ماژندری
 غسل اور پاکیزگی ہر اک زسر تا پاکے
 غزہ شوال پر سارے ہی حاضر ہو گئے
 چڑھ کے منبر پر رسول اللہ نے خطبہ پڑھا
 پہلے تم آپس میں اعدا تھے اور عیار تھو
 پہلے زنگی اور رومی میں ممیز رنگ تھا
 اب نیکے بھائی ہو گویا ایک ہی ماں باپ کے
 یعنی دینِ حق نے تم سب کو برابر کر دیا

بتکدہ کا از سر نو پھر بنا بیت المحرام
 اور استیصالِ شرک و کفر و بدعت ہو گیا
 ابر نیسانِ نبوت کے بنو سب بوستان
 سنگ بھی کا یا پلٹ کر محل و گورہ بن گئے
 برکت و لطفِ بابت سے بنے سب متقی
 تھے اُمی پر بنے استادِ علمائے فحول
 قوتِ ایمان سے دین کا بول بالا ہو گیا
 اور مرادیں دل کی حسبِ عا حاصل ہوئیں
 کہ تمام ان رحمتوں کا شکر واجب ہو ادا
 بصری و کوفی و زمکی اور دمشق فارسی
 اور لباسِ فاخرہ سے چہرہ زیبا کئے
 یکدگر سے بل کے باہم یار و یاور ہو گئے
 اور حکم اَصْبَحْتُمْ دُیَا سَبَّ كُوسْتَا
 پہلے تم آپس میں مفید ہی تھے تزار تھے
 غنیا کو مفلسوں سے ملنے رہا ننگ کتا
 دوسرے بھائی کی عزت بڑھ کے سمجھا اپنے
 اور عند اسدا انقسیم انہیں فرما دیا

ان اکو کہ عہد اللہ انقسیم

مِ اِذَا كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَالْتَبِكُمْ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَةِ اٰخِوَانِكُمْ

شکر لغت کے ربانی کیا سب ادا
 اور فضیلت عیدِ مضاں کی لو نہیں رہ گئی
 کہ انہوں نے بھی یہ جشن عیدِ فرحت کیا
 سلطنتِ اسلام میں ہر شہر و قریہ جا بجا
 اور مقرر ہو گیا اس دن کے عید کا
 بعد ہر مضان کے جشنِ فاضل عام تھا
 رات بھر سوتی نہ تھی اس قدر اسکی خوشی
 اور قرآن کی عملداری کہا ہی ہو گئی
 اسکے ہی در پر شہنشاہ و گدا جاتے تھے سب
 بدر تھا قرآن اور انجمن تھے اصحابِ رسول
 تھا فقط سنت پہ اور قرآن پہ پرومی غل
 حمد رب بھی حکم قرآن کے سواند نوم تھی
 نصرت و فتح و ظفر اقبال و زافروں تھا
 بعد ازاں پیدا ہوئے اصحابِ راہِ جہاد
 نام قائم رہ گیا یعنی امیر المومنین
 عید کی بھی شان و شوکت دن بدن تیار ہی
 کچھ تو قرآن کے مطالب کو چھ خلافت میں
 اوج سے کچھ نیز قرآن بھی ڈلتا ہی گیا
 اور نہ اسلامی مروت اور نہ دین کی تمکنت

پھر نماز عید کا دوگانہ واجب پڑھا
 دوہم اس جشن مبارک کی ^{جا} میں مچ گئی
 اغنیاء نے مفلسوں کو اس قدر صدقہ دیا
 ہر جگہ پر عید کا دن یہ مقرر ہو گیا
 ہم گیا سکے جہاں میں کلمہ توحید کا
 غزہ شوال جشن عید کا پیغام تھا
 شام کو جو دیکھی صورت ہلال عید کی
 مجتمع ایمن اور دنیا کی شاہی ہو گئی
 حکم قرآن سے قضا یا فیصلہ پاؤ تھو سب
 چرخ دیں سے جب ہوا ہر رسالت کا اول
 چار یاران نبی تھے اور مراک کا عمل
 یعنی تھا قرآن حاکم سلطنت محکوم تھی
 سلطنت کا جب تلک قرآن ہی قانون تھا
 تھا خلافت راشدہ تک اسپر کا اتحاد
 سلطنت نے زنگ لاسخت اور تاج و نگین
 سلطنت اور دین میں جو جوں کی آتی گئی
 انتظام سلطنت کو اور ہی قانون بنے
 دن بدن شاہی کا نقشہ کچھ بدلتا ہی گیا
 اب نہ قرآن کی حکومت اور نہ دین کی ^{سلطنت}

اب تو قرآن کو سوا کچھ اور ہی ہر انتظام
 مال و دولت کی ہی لو۔ دیکھ کوئی کام ہی
 سب ہیں نیا کے لئے دیکھ تو ہوا رفتگی
 کیا تیری عزت یہاں کس دکاوانیاتی ہو تو
 بحرِ بدینی میں تیری ساریستی بہ گئی
 یاد ہی اسکی نہیں جگہ میں کسی کو داستا
 گر نظر آتی نہ مشعل آسماں کی رام کی
 یاد آجاتا ہے نقشہ دین کو اقبال کا
 نقش طغرائے شکوہ پرچمِ اسلام کو
 مرہائے طرہ دستارِ زبد و انفتا
 مرہائے خاتمِ خم و رضیت لکم
 اور محاذِ لعلت انا افتخا کا ہے تو
 اور رحیقِ خلد کا ساغر ہی قائم کیلئے
 صوتِ تیغ ہزیرانِ فتوت کا ہے تو
 تو کمانِ ابروئے بیلاؤں مشتاقین سے
 تو نویدِ برکت و الطاف اور انعام ہی
 اسلئے جاگ میں ہلالِ عیدِ نیرانام ہے

اب تو شاہی رنگی دنیا کا جاہ و حشام
 اب جو دین دنیا میں برائے نام ہے
 بزمِ و رزم و جنگِ جشنِ خورمی و خستگی
 اب یہاں ای عیدِ رمضان کی سلی آتی ہو تو
 اب تو تیرے نام کی بھی کچھ نہ رہا رہ گئی
 محو نسا ہو گئیں مضاں کی ساری خوبیا
 اب جہاں سے مرٹ گیا تو تیرا یہ نام بھی
 یعنی آتا ہے نظر جب غرہ شوال کا
 مقدمتِ خیرسی ہلالِ عید کیا خوش نام
 مرہائے غرہ پشانے جشنِ بردا
 مرہائے زینِ النعم اکملت لکم
 حلقہ فتراکِ سلطانِ رفعتا کا ہے تو
 جامِ کوثر کا نمونہ ہے تو صابم کیلئے
 یادگارِ جنسِ جنسِ نبوت کا ہے تو
 تو ہلالِ ابروئے حورِ تصور ہیں ہے
 تو کلیدِ گنجِ جاہ و شوکتِ اسلام ہے
 و بھکر تجھ کو خوشی میں محو خاص عام ہی

یوم اکملت لکم دینکم و انتم علیکم نعمتہ و رضیت لکم

لکم السلام دنیا ۱۲

بیری صوکت پاؤں سے سترنا میرا پورے ہے
 اے دریا راہ و رسم دین ملت کیا ہوئی
 اب نہ چرچا دین کا نہ شوکتِ اسلام ہے
 اک زمانہ تھا کہ تیرا دے نور دیکھ کر
 کس خوشی سے ہوتی تھی رمضان کی روزہ دیا
 اب زمانہ بیری چامت کا ہو احوال

شاہدِ عشا ہے تو ہر نظر میں منظور ہے
 ایدر لیا دین کی وہ شان شوکت کیا ہوئی
 اے دریا اب مسلمانوں کے نام ہے
 دہوم مچ جاتی تھی دنیا میں ہر کجا گھنہ
 کس طرح ہوتی تھیں جشنِ عید کی طیاریاں
 اٹھ گئے وہ دیکھنے والے تیرا حسن و جمال

وہ زمانہ یاد آجاتا ہے جب آجاتا ہے تو
 خون کے آنسو مسلمانوں کو رلو اتا ہے تو
 اب نہ کچھ وقت ہو رمضان کی نہ عزت عید کی
 اب نہ کچھ الفت مسلمانوں کی نہ بیری دید کی

حصہ سوم قطعات دست لوائیج تہذیب

تاریخ بکواب مژدہ پاس شدن محمد اعلیٰ و محمد فاضل
بخدمت اور مولوی تقیر حسین صاحب

خط فرحت رسید آیت رحمت آمد
چشم ماروشن و دلشاد شد از مژدہ پاس
صحت و عزت و اقبال خوشی عمر دراز
رجح و تم فکر زود شدہ از ما زایل
ہمچنین پاس بود زبردش عاجل
جملہ از فضل خداوند شواہش حاصل

از لب دولت و اقبال شنیدم تاریخ
پاس گر دید با جناب محمد فاضل
محمد اعلیٰ

ایضاً در تاریخ زبان اردو

افضل العین اے کی تھا جماعت میں
دونوں بھائیوں کی بہت محنت
امتحان دیکھے وہ گھر آئے
اور تمنا انٹرنس میں فاضل
اور سوئے امتحان میں شامل
فکر تھا پاس و فیل کا مائل

دل کبھی پاس سے کھتا گھبراتا
دو نوٹکے پاس کی خبر پہنچی
بیری رحمت سے اے مرے مولا

کبھی امید کی طرنت ماٹل
سو گئے فکر و مایس سب زائیل
دکھ گیا اور خوشی ہوئی حاصل

پاس کا سال کیا عطا نے لکھا

کہ ہوے پاس فضل و فضل
۱۹۱۲ء

عمر و اقبال و صحت کامل

دین و دنیا میں ہوں بڑے قابل

اور پاویں وہ منصب کا ریل

یا الہی نصیب ہو ان کے
وہ پھلےں پھولیں اور میں شمال
ہے تمنا کریں وہ ایم اے پاس

قطعہ تاج تولا نور چشم محمد شفیع فرزند محمد اسلم و نیرہ رقم طاہرہ

مبارکباد اسلم را کہ از لطف خداوندی

اہلی بادیا اقبال و دولت خرم و خنداں

بابی باد و ایم اسلم لستان محبوبی

بیمہ خضر یار سب باد و درواز بند اختر

عطا بگرواں شد از سرور نور چشم خود

سرور چشم و نور چشم و امن دل خدا دوست

بایں نڈ بادہ اش داری تو دایم شاد و آباد

چراغ خانداں و عزا فخر اجداد

ز اسقام و ز درد و رنج و محنت دور آرز

کہ خشنودش سرور سنیہ و فرمود حق شادش

شب و شب و شب و شب فروری آں نور چشم آمد

نوستتہ مصرعی از روز و ماہ و عطا بیادش

تاریخ دیگر

صد شکر آنکہ کشتے امید و آرزو و
 فرزندانِ حمید با سلم عطا شدہ
 بادا بجز و دولت اقبال پیرہ مند
 دیگر عطا پیرچواں شد ز خورمی

بر ساحل مراد با من و امان رسید
 بر شاخ آرزویش گل بے خزاں رسید
 نو بادہ کزو و عانے دل خواجگان رسید
 زین مژوہ اش کہ طاقت تاب توں رسید

گفتا عطا پیرچو کہ روند جستجو
 از سال ہجری ۱۳۳۸
 کہ بخت جواں رسید

تاریخ تعمیر مسجد کھوٹھہ رائے بہاؤ

اِذْ تَعْمُرُ مَسْجِدًا فِيْ كَهْفَةٍ
 مِثْلَ بَيْتِ اللّٰهِ خَيْرُ الْمَنْزِلِ
 خَفَّتْ عَمَّا رَدَّتْ فَاِذَا الْعَظَمَاتُ
 هُنَّ فِيْ جَنّٰتٍ عَدْنٍ مِّثَالِيْ

۱۳۸۸ھ صحیری المقدس

تاریخ تولد نیرہ مرزا ام بیک صاحب بہادر اکبر اسٹریٹ کراچی

کہ نامش اسلم بیک نیرہ

از مشرق بہت افق بخت ہمسایوں
خشید خوشا کو کبہ اکبر اعظم
بادست مبارک پئے تاریخ رقم زد

عطار و افلاک زہے نیرہ اعظم
۱۲۹۳ھ ۱۲۹۳ھ

قطرہ تاریخ مسجد موضع پیسہ

العظمت مدد چہ بلند است بنائے
پسید عطاء سال بنا کرد کہ تعمیر
کو دوش بدش است با تھا معانی
چوں دید عمارت ہنہ ہمیشہ و مثالی

فرسودہ جبیں دادند امانت غیبش

ممتاز و سرفراز عجب مسجد عالی
۱۳۳۱ھ ۱۳۳۱ھ

پرورد چہیں پور ہمیں در لالی

ہم پلہ فردوس بریں شد کریالی

در پیشہ شدہ بیسہ مروان کہ

صدر حمت و عفران مروان علی قا

کہ ہمت والا وزوینداریئے ایشا

ہیں پارخ و محلات عمارت و مہاب

یارب پئے دین نبوی شاد بساند

مامون و مفسون از ہمگی نقص زوالی

تاریخ تعمیر مسجد قلعدارکہ از مصرع تاریخ تعمیر بیناید

تاریخ مسجد زیبا ۱۳۳۸ھ و فی تاریخ ۱۳۳۸ھ

۱۳۳۸ھ کرد عالم مسجد زیبا چو سچی خود بند
۱۳۳۸ھ ہدی و حنفی محمد عالم آل مرد خدا
۱۳۳۸ھ از حریم و طاق و محرابش ہی آید بگوش

چاہ اعلیٰ عرض صفی الب لب الزمان
شید بنیان بیت اللہ رب العالمین
جائده انہ لایکد قوم الطارمین

بشنواز مصرع سازد عیاں سال بنا
باعطا بانوع دیگر گفت ہم روح الامین

دیگر

سوزن و زیبا چو کبیرہ آنکہ عالم زد بید
مسجد اعلیٰ واقوس ہر بیت الحرم
برکہ باچاہ و سبز و مثل نہر سبیل
اہل اسلام اللہ و باعجز و اخلاص نیاز
سجدہ کہ چہ گنج زیبای کہ جنات الخلود

حوض سوی مسجد عالی نبیا و قدیم
بائیش علامہ گوداں ثانی عید الحکیم
مسجد و اکواب زیبار شک جنات نعیم
ربی الہادی و ابدنا لہراط المستقیم
صادق از دل شود ان اللہ تواب الرحیم

روخانے گرد پرہر یک مصرع ز سال بنا

بزیادت از عطا و از لطف رحمن الرحیم

تاریخ تولد نظیر حسین فرزند اودرم رحم الحروف

خدا را است منت خدا را است احسان
بہر نعمت و فضل و انعام عاشق

مہ آرزو گشت رختاں ز با مش
شگفتند و لها پیے اتسا مش
مبارک رسید از دور و کو و یا مش

زود از لب عم من زنگ غم مانے
کہ فرزند فرخندہ اش داد ایزد
زن و مرد و پیر و جوان شاد ماں شد

آئی بود عمر طبعی نصیبش ڈ

فلک یاورش با دو دورا یکا مش

عطار را مہی ما و او گفت ما نت

نظیر حسین است تاریخ نامش

تاریخ تولد بر خوردار محمد قاسم پیر مولوی نظر حسین صاحب گت

زادین پور پور نیک بنا و
دولت افزوں و خانہ اش آبا و
عمر حضرتے نصیب نختش باد
دایا باد نسا رخ و آزاد
چشم زخم زمانہ اش مر ساد
دل احباب او ز فرحت شاد
ما تنم این ندا بگو ششم داد

عمویم را و وسد مبارک باد
با و با نور چشم نور بصر
با و نو بادہ اش ہمایون بخت
از عم ورنج و کلفت وراں
روز و شب با خوشی و خور سندی
چشم اعدا گل و چولالہ جگر
سرفتنہ دل عدو خستہ

ماہ ذیقعد صبح دوشنبہ
سال و ماہ و ساعت میلا د ہجری

قطعہ تاریخ تولد فرزند ارجمند خان صاحب محمد زمان خاں

پیر شنبہ ۱۳ صلیح شہاب پور شہر الروماں بدھ

بگلزار احمد گل نوشگفت
 مبارک رسید اور وکوسے وہاں
 رخ دوستاں گل از خرمی
 ابھی بود عمر حضرت نصیب
 محمد زمان خاں اشرف نزاہ
 بہ عبد الرشید و مجید و بشیر
 بہ رنگ و بوسے خوش و خندہ باد
 کہ این پور فرزند فرزند باد
 دل دشمنانش پر اگندہ باد
 بہ بخت سکندر توانندہ باد
 چہ مہر مستور درخشندہ باد
 زماں تا زماں است پائندہ باد

عطار سال میلاد او در نوشت

۱۳۲۰ھ
 خدا یا بشیر اوزماں زندہ باد

تاریخ تولد فرزند ارجمند مولوی عبد القیوم صاحب گجرات

برید فرحت رسید اور نوید بخت رساند از بر
 لب مبارک بدل سرور و بختیم نور و بر سے خنداں

کہ شیخ عبد القیوم جوان شد ہر آنچه سے خواستہ بہاں یا

نہالی امید اور چمان شد گل تناسل گشتہ خداں

خداش بخشید نور چشم و سرور جان و مراد خاطر
بفضل و لطفش مزار مست مزار شکر و مزار احسا

رید میت مبارک او بشہر و قریہ بچوے و پروزی
جہاں جہاں غوری عیاں شد چمن چمن گشتہ باغ و دوا

بریں نوید و بریں مبارک بریں نشاط و بریں بشارت

بشکر روح و دواں فدا و بخبری جسم و جان قربان

شرف ز محل است شمس رانا قرآن ماہ است تا بزمہ

بہکشان است تا شایر روز و شب ماہ و مہر تاباں

بطل لطف پیر بمانا و یار یارین نونہال عشرت

پیر بمانا و بادل سرود چشم روشن ز راحت جان

ز روئے محل لسن نیشہ عطا رسال ولادت او

عزیز احمد پس از زوال دو شبہ آمد بچار شبان

تاریخ تولد فرزند راجہ سکندر خاں تحصیلدار کجرات

کماذ فضل شد او بند مبارک

مبارک بر مبارک بر مبارک

سکندر منصبی اقبال یارے

تولد شد خوشا والا تبارے

چراغ دو دمان حکمرانی

عجب رخسید بر بام جوانی

نشور را جگی و شهر یاری
سرور نشور، تحصیل داری
آہی باد تا دوران دانش
جہاں دیر نگیں دوران کجاش
چو خستم از خرد تار تار میلا
دو بیت از دیگر آید مرا یاد

ز ہر مصرع شود تار تار
ظاہر
سن میلاد پانچت سکت در

عجب نبود لطفت اے خداوند
۱۲۳۹ھ
شود شاہے گراں فرزانہ دل بند
۱۲۳۹ھ
فریدول رتبہ و جمشید جاہے
۱۳۳۹ھ
سکندر شوکت و دارا کلاہے
۱۲۲۹ھ

تاریخ تولد رضی الرحمن نیرہ فقیر اقم کرد

دیگر پیر جواں شد ز غرمی
چوں مژدہ تولد نور صبر شفت
صد شکر گل شاخ و تمنا و آرزو
در گلشن مراد ز فضل خدا شگفت
آزاد و متدرست بانا و با حفیظ
با عمر خضر و نخت سکندر شوا و شفت
یارب بحق آل محمد حیات باد
تا دہر با سکنہ و انعام ہائے شفت
تاریخ و نام رضی الرحمن عطار بہاد
در ماہین ہشتہ تاریخ او چہ شفت
روز جمیس پانز و ہم اول ربیع
۱۳۵۱
سال ولادتش چہ عطار را جواب گفت
۱۳۳۹ھ

قطو تاریخ تولد فرزند ارجمند بر خردار محمد سرور خان بن مولی

محمد بن سبویہ

پیک بشارت آمد باید یہ مبارک
مستاز سرداران شد غلامی محمد
یعنی کہ شد تولد از سرور محمد
محمد مبارک آمد از شہر و کوہ برن
احد از و والد نیش با او زمین شادان
مے آید از دل و جان صد شکر حمد بیچوں
بر رسول مصطفیٰ شد از دل ہر آنکہ مفتوں
فرزند ارجمندش با طالع ہمایوں
یارب سے جاننا و این پور و رنگوں
بانبساط و راحت تادور چرخ گردوں

از وقت روز و ماہ و سالش عطار رقم زد
یکشنبہ شام سابع زادل ربیع مہمیوں

تاریخ تولد فرزند ارجمند محمد شفیع گفتاوند

سبب البصا بختا ننا
بالروح راح فواد نا
تزل انبیات بجوع
واسقے الغرا شتہ بالمیاء
بہ خزاں بر بستہ ہیں
صحن چین گلدستہ ہیں
بفروغ حسن کن نگاہ
بہ بہار جلوہ گل نگر
بہمہ بلبلال بنوا خوش
بدعائے عمر و راز شیش
بہمہ طوطیاں لبدا خوش

ز عنایت و فضل الہی تو
 بہر محمد صاوت تو زپے شفیع خلافت
 چو سکندرش اقبال کن
 بکلمات حضرتش یا الہ
 مہ و روز مال اولادش
 یک مصرعہ رز عطا شنو
 بست و ہم ماہ صیام
 چار شنبہ چو روئے ماہ
 ۱۳۱۴

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد المجید صاحب بیسراپ لاہور

جناب شیخ جو عبد المجید صاحب ہیں
 عطا کیا انہیں فرزند و بی بی حق نے
 ظہور نیر اقبال بس مبارک ہو
 خدا کرے وہ زندہ تابد و روز مال
 ہوا و فضل کریم اپنے بی بی حسنو
 حسین و ماہ جہیں رشک آفتاب سنو
 وہ عمر و نخت سے بارب ہو فیضیاب سنو
 رہے جہاں ہیں وہ باعز و آب و تاب سنو

وقت جمہ انتیسویں دسمبر ۱۹۲۲ء
 ہے اسکے جنم کی تاریخ لاہور سنو

تاریخ تولد نوزی سلیم اختر نیرہ رقم طوا لعمروہ لیسر محمد حیات

سید مژدہ میلا و نور چشم حیات
 ہزار شک بانعام کردگار و دود

زندگستی و صحت بکامگاری نخت
بعمیر طبعی خود باد فایز این مولود

سروش سال و مرد وقت روز میلاد
بست و بخت نومرد و شنبه شب فرمود

عظا نبا و با یصاح سال نو بدش
سلیم اخترش اسم مبارک و مسعود

تایخ تولد نور چشمی محبوب عالم طلال عمره فرزند دومی

قاصنی محمد اسم فرزند رقم آثم

سزار شکر است و صد مبارک و لطف و احسان و فضل مولی

که نور چشم و سرور سینہ و راحت جانِ اسلم آمد

ز فضل و لطفش خدا کرامت نمود فرزند نیک اختر

چپاغ روشن بام خوبی بری تمام مظالم آمد

ز بخت دولت بعمیر خاوید بر خوراوار بعون یزدان

ز بحر مغرب سفینہ مہر تا کہ ہر روز سالم آمد

عطاے پیر و ضعیف گردید نوجوان و قوی ز فرحت

کہ کوکب سعد نور چشمش بنور چشمش سالم آمد

ز نام مولود و سال میلاد اور رقم زد عطا و عاصی

کہ شکر و ایب پیے محمد شفیع محبوب عالم آمد

ولہ تاریخ دیگر

صد شکر صد مبارک کر فضل خویش یارب
 و در ماے لطف و احسان بروے ما کثادی
 کردی عطا با سلم فرزند نیک اختر
 مانند سرو یازب با خوری و شادی
 تاریخ این کرامت و در مصرع عطا گفت
 صبح سعید شنبه و ششم اول جمادی

۲۲ ۱۳ صبحی

حصہ سوم ختم شد

حصہ ہمام

قصائد و مرانی و قطعات مشککہ بر تواریح کرامت حضرت

مرثیہ وفات حسرت آیات قبلہ عالم سلطان الاولیاء عزیز نواز

حضرت خواجہ جلال خیا حضرت خواجہ سید غلام حید شاہ صاحب

پشتی جلال لوری رحمتہ اللہ علیہ

کعبہ دین قبلہ شاہ و گدا
غوثِ جہاں سید حمید علی
مطیع انوار الہی رخس
مشعل نور از پئے گم گشتگان
پیرِ جہاں مادی رو شمس فنیہ
از پئے محبوبے خود آفرید
وردِ تبول غم زیں اندرو

سرورِ پاکاں و سرا و بسیار
قطبِ زمان سید حمید علی
مخزنِ اسرار الہی دلش
مرہمِ جان بخش جگر خستگان
دستِ وہ و دست کش و دستگیر
نقش و جویش چو سلم در شید
خلقِ حسن خوے حسین اندرو

دیدہ ندیدہ است بخشش عدیل
 بار رخ خویش مرکنعان کجا
 خوبی حسلتش کہ شنیدی ز کس
 نیست لے یکد وز لچای او
 نور محمد بہ جنبش منسیر
 ہر شمس ہدایت ز وجودش عیاں
 شہرستان سیادت کہ او
 شمسہ ایوان کمالات چہشت
 ز وہ جہاں نوبت شاہنشاہی
 دائے صدا فسوس کہ دنیا بہشت
 وائے دریا کہ ز ملک جہاں
 وعدہ دیدار چون نزدیک شد
 ادب عشق و بخشش نام حق
 ز مرمر مساز لقا گوشش کرد
 جانن بو عید آمد و چالاک شد
 ز رولہ در عرصہ دنیا فتاد
 نالہ کناں آہ و فغاں کو بکو
 گشت نہاں چشم و چراغ بہا
 گشت جہاں تار ز کرد و بخار

گوش شنیدہ بہ خلقش مثل
 ماہ کجا ہر درختاں کجا
 عاشق و شنیداش ز لچا و بس
 جملہ جہاں والد و شنیداشی او
 مہر سلیمان بہ ہمیشہ لیس
 مہر و لایت ہنودش قرآن
 سر و گلستان سعادت کہ او
 قبلہ دیوان کرامات چہشت
 کو کب فقر شد حیدر علی
 مسند خود کردہ باغ بہشت
 مہر درختاں بدنی شد نہاں
 ز آتش شوقش تپ و تھر یک شد
 گرم شد از گریستہ بیجا مہر حق
 جہمہ غسل بقاوشش کرد
 از فریش خاک با فلاک شد
 غلغلہ در گنبد خضر افساد
 حشر سیا گشتہ بہر چار سو
 تیزہ و تار آمدہ دور زماں
 مزج شدہ کسوت لیس و بہار

مہر نہاں کرد رخ خود بگرد
 دیدہ پر آمدہ گریاں ز غم
 ماندہ سرا سیمہ غلامان ز بحر
 جان ز بدن رفت و جگر شد قبا
 شاہ گل رفت ز طرف چمن
 ای فلک این شجیدہ بازی چرا
 از بر ما آن شہدیں بروہ
 کہت اماں زیدہ کون و مکان
 کہیہ دل کوئے سخن بوسے او
 ایچہ ز غم سوختہ صبر کن
 چند نبالی و ز بونی کنی
 از دل پر سوز دعا ساز کن
 کا بے گرم و فضل تو غمخوار ما
 تا بچمان مست بچان دید تو
 پیش دلہا بود از نام تو
 مسکک این سلسلہ باد اوراز
 از گرم و فضل تو اے ذوالجلال
 سلسلہ فقر و کماست او
 گوئی باہائے نامے عطار الہی

ماہ بسپار شد آوارہ گرد
 سینہ برق آمدہ بریاں ز غم
 رہن الم کردہ دل و جان ز بحر
 دل ہمہ خوں گشتہ ازیں اجلا
 بردل بیل زدہ خار حسن
 مہر کشتی حقہ طرازی سپرا
 قبلہ اصحاب یقین بروہ
 لجا و ماویٰ زمین و زمان
 قبلہ جان خاک سر کوسے او
 شکوہ بخت است فلک را کن
 چند بہ تقدیر ہر دنی کنی
 آہ کش و دست دعا باز کن
 مرسم راحت نہ آزار ما
 طنطنہ نوبت توحید تو
 لذت جانہا است ز انعام تو
 سجدہ گنہ دور زمان نیاز
 باد مظفر بہ جلال و کمال
 ولولہ ذوق عباد است او
 ششم جمادی و دو و شنبہ روز

شد ملک کشور دار النعم
مقصد من نیست ز شعر و سخن
مشکل دارین شود منجلی
خواجہ با طالب و مطلوب است

ہم شدہ تاریخ وصال کریم
بار خدایا تو علیہی ز من
جز کہ بحق شد حیدر علی
مرغیہ حضرت محبوب تست

از نظر رحم تو منظور کن
سرخ و غم و حزن عطا دو کن

حشیدہ

وفات حسرت آیات قاضی سلطان محمد حسین صاحب کجرات

کے کوشد ماش بہرہ وراز گلشن وریاں
مکدر گرد از بوسے خس و فاشاک عارتاں

کجا خواہد کہ پند چہرہ غول سیا بانی
کے کوئے شود مفتون حور حبت و حلاں

نگر و بیچ وانا برزن صد شوی کشیدانی
کہ پس خورد سکاں ہرگز نگر و طعمہ شیراں

الاے عاشق لذات نفس بندہ شیطان
الاے ننگ و ناموس زوال عزت انساں

الاے مبتلا و محسن قحبہ دنیا

الہا سے درہوا لیش و الم و شیدا و سرگرداں

نمیدانی کہ اوزال کہن عیار و عذار می
سزاراں شوی را کشت و بختاری چو قزاقاں

ز کوری در شب پور شہوت خورداںستی

کہن زانے ویدروے سیاہ غویے بدخنوا

الہا سے رونق بازار لذت مانے نقسانی

الہا سے شہوت و حرص و ہوایت مایہ و کال

مگر تاکے ہوس رانی و شہوت مانے نقسانی

کہ در چشمک زدن برہم شوایں بازی طفلان

الہا سے بندہ سیم و زر و سرمایہ دنیا

بوداے حصول روز و شب برگشتہ و حیراں

ندانے از پے آسائیش و آرام عمر است این

ز عمر است اپنے جمع زر و سیم و سرو سامان

الہا سے سرخوش و مغرور زور قوت بازو

الہا سے مست و مدہوش از می آسائیش لوال

چو میدانی ابابیلان زو ند صاحب منیلاں را

بناید شد بزور و قوت بازو می خود نازاں

الہا سے آنکہ بالیق ز بر سر آگندہ پرداری

بخوانی و دریر اندر رواق و صفہ و ایواں

مگر از بستر خاک لحد گاہے نہ یاد آری
 کہ جسم ناز نینت گردو آں جا طعمہ کر ماں
 الا اے آنکہ جاہ و حمت و دولت غلام تو
 الا اے آنکہ کس ہمسر نباشد با تو در و دراں
 چو دانی بر نفس مشتاق بام دیگرے باشد
 چرا بر طائر اقبال و دولت گشتہ نمازاں
 مگر عہد استت شد فرا موش از ریا کاری
 کہ از بہر چہ زانجا آمدی قابو بی گویاں
 سزار افسوس بر گشتی ز میثاقیکہ کردہستی
 بجز و شرک پیوستی و از تو حیدر و گرداں
 در یغیاز اشیاں خوشین بیگانہ گردیدی
 نمیدانی کہ روزے چند در دنیاستی مہماں
 چہ مطلب بود کا نیجا آمدی و باز خواہی شد
 کہ ناسودا خرمی با مایہ عمرت ازین دکاں
 در یغیاز فشانندی گوہر عمر گراں ما بہ
 بسودائے متاع کا سد گمراہی و خسران
 بازی قمار و بیہ شہوات نفسانی
 در یغیاز گوہر عمر گرامی با خستی ناداں
 بحال پر خجالت از تاسف گر یہے آید

کہ بودی شہبازِ قدس گشتی چندان ویراں
 عجب دارم کہ صد تیخانہ در آغوشِ جاں داری
 ز کفر و شرک و بدعت پرزبانست دعوائے ایمان
 بدوشِ زندگی داری چو بارہمبیمہ دوزخ
 روی گمراہ و داری آرزوئے جنت و رضوان
 چرا شرمست نیاید از سببِ زوی و بدکاری
 چرا پندی بناموزی دا حوالِ نیکو کاراں
 کہ غیر از حق بکس و بستگی سرگز نمیدارند
 ہمی مانند در دنیاے دواں و رزی مہماناں
 ز نعمت ثائے دنیا لذتے سرگز نمے پابند
 چناں لذت کہ در عشقے خدا از گریہ و اغناں
 پیے کسبِ رضائے مالک و خوشنودی مولے
 فنا سازند خود را در جہادِ نفسک شیطاں
 ز جامِ عشقِ حسن شاید ہمیشل و لاثانی
 چناں سرمست کز دنیا و ما فیہا سبکساراں
 مبارک آنکہ شد بر شاہدِ جاں بخشل سوولے
 مبارک آنکہ از دنیاے دواں گردید و گرداں
 مبارک آنکہ نفی غیر حق سر بر زواہ جانفش
 مبارک آنکہ در اثباتِ وحدت گشت سرگرداں

بضرپ لا وجودی ماسوا سے اللہ را فنا کردہ
 بہ الا اللہ زحق گویدہ ذاتش از بقا شادان
 بود گفتار او گفتار حق مختار حق باشد
 بہر کارش بدست او بود دست خدا پنہاں
 بہ فعلش مآد مہبت ہست بگر شاید عادل
 بقول و گفتگویش بین ز بہائے نبی قرآن
 جہاں باشد بفرمانش بگویش ہوش جاں بشنو
 بلا و اللہ ملکی تحت حکمی از شر جہلاں
 ہمہ مخلوق درد شنش بود چون دانہ حسردل
 نظرت الی بلا و اللہ شنو فرمان آن سلطان
 شہنشاہان عالم چون گدایان سر کوش
 گدایان سر کوش شہنشاہ شہنشاہان
 وجودش مظهر نور خدا باشد جہانی را
 جہاں تاریک گردد گر شود این نور زو پنہاں
 بنے بینی چرا تاریک گشتہ کشور دلہا
 نمیدانی چرا در ملک جاں شد سینہ ما بریاں
 کہ از وے شد جدا نور خدا و مظهر رحمت
 کہ از وے شد نہاں مہر علوم و کوب عرفاں
 جناب قاضی سلطان محمود اولیائے حق

ز دنیاے دنی رفت وازاں شد سینہ پدیاں
 ز پھر انقادورع تقوے دیر لاتی
 ز کان فضل و علم وجود و احساں گوهر تاباں
 بخید وقت و شبلی زماں بود است ذات او
 درینجا که جهان مستور شد آن رحمت یزداں
 بے برداشتند از باغ علمش بخرمن فیضیاں
 بے خوردند از جام فیوضش باد و عرفاں

۱۳۳۶

ولی اللہ ز عالم شد بگو در حبت الماوی
 عطا تاریخ و صل او شنید از حضرت ضواں
 ز وقت در روز و ماه و سال و صلش نیز بنوشتند

۱۳۳۷

زده چون جوئے با حق تلاقی شد یکم شعباں
 و گر یک مصرع سال سچی بچنین گفتند

۱۹۱۹

مسی دویم کہ زدند جمہ جاگردیدہ اش ضواں
 عطا در یاد محبوب خدا وقت اجابت میں
 بصدق دل پئے انجلا حجابات دعا برخواں
 الہی از پئے عشاق خود بر بندہ عاجز
 نظر فرمائے از رحمت کہ گود مشکس آساں

میں سے عشاق خود پر بندہ عاجز
 نظر فرمائے از رحمت کہ گود مشکس آساں

مرثیہ وفات حسرت آیات حضرت مولوی شیخ عبدالرشید صاحب نیس چاک عمر غفرلہ

بنالدا حتر از دست جفائیش برکہ خنداں شد
جفاکاری عیاری طریق چرخ گرداں شد
نر شاہ و نئے گداوئے جو دوائے مسلمان شد
کہ از دستش مزاراں جان شیرین میر نوتاں شد
امید علیش و امن و عافیت لبریز جہاں شد
برائے بچنق ما بر سر عالم غریباں شد
جفا و بد و دغا و بد و بد و درج ابو اشد
حسن از دست او ز رمل اہل خود و دنیاں شد
بکرب و تشنگی با دو مائش نذر طوفاں شد
کہ باتین ستم کشت و بچون خاک غلطاں شد
کہ عاقبت خنک شاں سیراب تیغ و پیکان شد
ز بیدارش بیجا ہفتادہ دیگر بزنداں شد
بجگم کل شمع مالک آخو گریزاں شد
بجاک اندر فروختند کس زایشان پرستان شد
بہ سپری ناتواں گردیدہ در خاک پنهان شد

فلک راہ و رسم بوقائی نقش عنوان شد
ز بے مہری بکین کاوش مردم کمر بستہ
کے آسودہ از دست جفا و جور و بیدارش
ازیں جور آشنا پیدا گر فرما دگوش فریاد
ہمی راند سپکان صاحب از بکین گامش
بساں آسایاں پرہ چرخ امت در گدگوش
دریں محنت سرائے جو اساس کہ زدگانے
چکر نید تبول پاک و سبط سرور عالم
بجر کر بلا ہیں سبط کشتیاں امت را
سہیں آں شمسوار عرصہ دوش نبوت
مروت ہیں باں لب تشنگان دشت مظلومی
سہیں آں ماہ کنواں را کہ بے تعبیر تقصیری
بنیاد کہ معاہدہ دوشد محتا شائیش
ساویدیم باقبال دولت مکت مفرداں
ساویدیم بازور جوانی رستم ثانی

بسا بحر علوم و استدا بود در عالم
 بسا دیدیم گزارد علوم و گلشن فضا
 کجا آن قاطعی سلطان محمود و یاقوت
 بزید و اتقاد و رع مرد تارک الدنیا
 کجا آن درس عاجی والا و شیخ احمد فاضل
 کجا آن فاضل کھوری امام اعظم دورا
 کجا آن فاضل مچھیانوی حضرت کلیم اسد
 کجا آن نور دین حق چاکوری در سگاہ او
 کجا آن درس شاد دیوال سید احمد فاضل
 کجا آن قاری و چند کجا آن حافظ سنگا
 درینا چند روزے بود این ان این بازی
 چو طوقان خزاں بر بوستہا نہای علوم آمد
 نہ صر فی ماند نے نحوی نہ مقولی و منقولی
 مدرس ماند و نے درس نہ استاد نہ شاگرداں
 ازیشاں بونکاب باقی جناب شیخ عبد اللہ
 اجل اے مادم اللذات حیفنا ز دست برد
 درینا حیرتا دور واکا از عیاری گردوں
 شہ بلک علوم و تاجدار کشور عرفاں
 بذات پاک باریکات اوسن نسبتے دارم

بسا انہار فضیلتا نہا کہ در کثات وراں شد
 کہ تاراج خزاں گردید و آخر دشت اجزا
 کجا آن حاوی مقول و منقول او امان شد
 جنید وقت و شبلی زبان بود و زواں شد
 کجا آن حافظ احمد دین درس زدنراں شد
 کجا علامہ خلفش غلام غوث جلیاں شد
 کجا آن شیخ احمد فاضل و درس سرکایاں شد
 کجا آن خان عالم سید آں رس کسیراں شد
 کجا آن درس گوئی بدین ایماں شد
 کجا آن لحن داودی کجا آن درس فرماں شد
 نماذ آخر کسے دیشاں میدان گوئی و چوگان شد
 چہ سیلاب فنا آمد زواں در سگاہاں شد
 اصولی غے فروغی ماند زمینا صامیلان شد
 مگر از صفحہ ہستی نشان و نام ایساں شد
 کہ نور معنی او چوں شمس و اقصاء وراں شد
 کہ اور اسم فرونگذاشتی کزد سر پہاں شد
 ز دنیا گنج علم و فضل و کعبتین و ایماں شد
 درینا شہسوار عرصہ تقلید لغماں شد
 چونست ذرہ را آنکہ با مہر درخشاں شد

متمم کز بحر علم و فضل او سیرا گردیدہ
 متمم اولے گدا یا این سرکوی سمن بویش
 متمم ناچیز تنگ که شاد گردان او صدما
 ہیں حضرت رفیع اشان عبدالمالک فاضل
 ہیں حضرت جناب مولوی صاحب نیان احمد
 بدنیان چندہ را چون شمار منیت گنجائش
 ہزاراں تربیت یافتند از خوان فیض او
 عزیزاں راز رنج و سوز خستیاں اندھا
 ز دست سوز و افغان شد بر شکیبائی
 جہاں تا یک گردید از دغان آہ و افغانہا
 نخست از مرگ فرزند عزیز دیوف ثانی
 غلط گفتم چه نسبت پیر کنعان را کہ پرتش
 مگافوس حضرت شیخ را یک بود فرزندے
 نمادش بیسج فرزندے کہ بود بیاکار او
 وگرازیج و غم تار یک شد چم جہان بسین
 خداوند بود در جنت الملائکے مقام او

متمم کز گنج فیضانش کہ برین گوہر نشان شد
 متمم یک خاک پائے او کہ برین ابر نیان شد
 ادیب و فاضل و علامہ و ممتاز دوران شد
 بہ زرم عالماں چون در کواکب تاباں شد
 کہ در تخریر و تقریر و فصاحت شک سبحان شد
 کہ در اقصائے عالم فیض او چون بر نیان شد
 ہزاراں باہتاب از نور مہر او در خستیاں شد
 سوا خواکان و بایں رادل از عم تدریساں شد
 ز تاب آتش بھراں درون چن یک جوشاں شد
 در یگانہ جہاں مہتاب عالمتاب فیضیاں شد
 بھیر ناتواں اندو گنہیں سپر کنعیاں شد
 بماندہ یازدہ یک زندہ ماش از نظر سہماں شد
 جولنے بود و علامہ ز مرگش خانہ دیراں شد
 زیے پیری و بے لہری پشمہا کو فرااں شد
 شدہ تاب تو انای جسم از جسم او جاں شد
 کہ علمش با عمل با سہد گر چون حبیب اللہاں شد

عطا چوں از خورد پیکر از سال وصال او

گفتا۔ اد جہاں پنہاں بے مہر در خستیاں شد

چہارم قعدہ در زویازدہ چول روڈ یکشنبہ
 زروی یاد وقت روز و ماہ و سال بجاں شد

زوی یاس و حسرت و زوماہ و سال نو ششم
 بی یکشنبہ زوال از دہم جولائی برصنواں شد

تاریخ وفات حسرت آیات ملکی مہبقت قبلہ گاہی
 و بی بی جناب الد ماجد حضرت قاضی حافظ کرم الدین صاحب
 عفرہ کادراستہم آمثم

از جہاں بگذشتت و او بیلا درینا حسرتنا	عطا والد ماجد نصیر و صدیق حسن و
فا عفرہ اللهم و دغلا باجنات العسل	عارف حق حافظ قرآن شفیق القلب بود
زاد شب زندہ دار و متقی بے ریا	خادم الفقر ابذل عاشق مردان حق
ذات پاکش گرا نرا مشعل نور و ہدی	سینہ بے کینہ اش گنجینہ اسرار حق

گفت ہاتھ سال وصلش در مراتب شہادو

بوی و طوبی و بہشت و آب کوثر و نمای
 روسے الفاظ ج - ط - ب - ا اعداد این حروف و مراتب یعنی
 نتیجہ کردہ مہربان موجود اند - تاریخ یعنی سن وفات حضرت

مغفور است از ہجرت البنی فداہ ابنی دومی صلعم۔

ایضاً کہ در ہر صرعہ سال فات حوم برے آید غفر لہ

رفتنہ از دور کرم دین اللہ
از قنارفت رفت نشد بقا با
سوز و رواد عثمان مساؤ اللہ
حامد با خدا خدا آگاہ
عالم و حافظ کلام اللہ
بافر حرمت رسول اللہ ﷺ

آہ صد حیف حسرت و پشیمات
ظہر و یم جمادی آدینند
بجگر ما و تیج و ستونے است
بودہ محمود ذات وے بچہاں
بے ریا متقی شب بیدار
باد و حرم حسنت الفردوس

مرثیہ وفات حسرت آیات قبلاہ و کعبہ جناب مولوی
محمد نحر الدین مغفور بر حوم شتملہ بر تاریخ وفات

اینچہ سوز لیت کہ بر سینہ چوپکیاں آمد
سر کہ بینی ہمہ باگریہ و غمتاں آمد
از چہ سر پر و جوان بے سر و سامان آمد
چاکہ امان جنون تا گیاں آمد

ایں چہ شور لیت کہ باد و دواں جا آمد
شہر ہجرات چرا گشتہ چو نامکدہ
از چہ رو خورد و کلاں تاب تو ان یافتہ
سوزن ہوش بیک تار قضا بشکستہ

کیفیت آنکو بود آسوده دل اندر زند
 هر که رو کرد چو یوسف برینجائے جہاں
 این کہ گویند چہاں بود و چنین است ^{فلاں}
 قاف تا قاف گرفت است بمن اقبال
 ایس فلاں است کہ افلاک با پوسے او
 دعوتش را است اجابت چو خواص لازم
 حاکم است آنکس و حکمش چو حکم قضا
 همه ناچار تمبید مت زو نیاز فزاند
 دہری دیگر و تیر سا چہ نصار چہ پیور
 هر کہ آمد بجاں نقش خرابی دارو
 داد و فریاد زیداد و جفاے گردوں
 راست است آنکہ بجز از پیے دنیا دنی
 کافر است آنکہ بنالد ز فراق دنیا
 در جہاں مانند و دلدادہ مولا بودن
 این نشان است کہ مردان خدا میدارند

فخر الدین فخر زماں فخر قضاے گجرات

کہ بہر فیصلہ اش رونق ایجاں آمد

خرقہ عمر و پندز مفرامن اسل
 شانمان و اسل حق شد جہاں نانی

کیفیت آن کو بجاں خورم خندان آمد
 گاہ در چاہ شد و گاہ بزندان آمد
 لشکر تاج و نگین وار و سلطان آمد
 فاتح کشور و ناسنہ دوران آمد
 با نیاز و نذر و ہدیہ و شتر باں آمد
 افتقاتش ہم بود رحمت بزواں آمد
 مالک سیف و قلم صاحب یواں آمد
 چہ فریدوں و کنڈر چہ سلیمان آمد
 چہ محوسی و چہ ہندو چہ مسلمان آمد
 حکم غیب است کہ از حافظ خوشخراں آمد
 کرد فاقش نہ بگیر و نہ مسلمان آمد
 جنت الکافر و زندان مسلمان آمد
 وقت رحلت کہ کسرت سو جہاں آمد
 پرین دنیا شدن شیوہ پاکاں آمد
 از جہاں سوئے جہاں ہیں کہ چہ شاول آمد

بخیر پیرین بود بدامان آمد
 بچو عشاق کہ در محفل جاناں آمد

رستہ از دارِ محن کرد بخت پر واز
 رخت تابست زد دنیا کہ باستقبالی
 وصل حق بود متناسق کہ حاصل گردید
 زیر لب وقت حلیش پہ شعاع و نذا
 روحے پر نور تابوت ز نور ایمان
 حسرت یا اسفا و لے درینا ہیما ت
 واعظ دین بدی بواجباز بدیع
 منطقش بود ہمہ فلسفہ و شرح رسول
 راستی بود شعارش کہ نگفتے جز راست
 رفت و رفتند باد راستی و صدق مقفا
 کاتبِ مہمت قلم ماہر سرفہت زباں
 پنجہ کس پنجہ شکست از خط استعابین
 خط طعرا کہ نیشنے و خط زلفِ عروس
 ناظم عقد گہرنا شروع منشور
 چہ تجریر و تفریر و چہ بازہد و ورع
 حیت مدعی کہ رفت از سر با سایہ او
 رفت بگذاشتت مہیں پور فرست آمود
 گر چہ خود راست و لے بہت باخلاق بزرگ
 نیشنے داشتت عطا نیز لیر زندی او

از نفس رستہ چو مرغیکہ بہستان آمد
 مر جاگوئے ز فردوس چو صنواں آمد
 یہیں سبب تزک جہاں کردہ بجزاں آمد
 سلاب گوہر کہ تہ لعل بدخشاں آمد
 ہمجو در برن حشر ت مہر درخشاں آمد
 کہ جہاں مہر پر الوارہ کنماں آمد
 بمعانی و ہیاں ثانی سبحاں آمد
 مذہب تحقیقی و پیرش شہ جیساں آمد
 گر چہ از اہل زباں صرف نقصاں آمد
 بیخ و افسوس و غم و حسرت و حواں آمد
 عالم با عمل و حافظ قرآن آمد
 در خط نسخ و شخاع ثانی نقماں آمد
 ہمجو گیسو کہ بر خار عمر و سائل آمد
 فصیحے چو بیغے کہ چو حساں آمد
 نسبتے نیست کسے را کہ ز قرآن آمد
 شام شد روز وصال و شب بجزاں آمد
 کہ نظیرش نہ بخلق و نہ باحساں آمد
 مرد دانشور و فرزانہ سخن داں آمد
 زان عزیز است نظیرش کہ ترا جہاں آمد

یا الہی بودش جنتِ فردوسِ مکن
شاد و آباد تو داری ہمہ اولادش را
بندہ نست پیے رحمتِ غفران آمد
لطفِ انصاف و توالی تو فراوان آمد
وقت و روزمہ و سال و صلش گفت عطا
سحریت و دوم کرمہ شعبان آمد ۱۳۲۶ ہجری

تاریخ و قات کرم مولوی اما دین صاحب موم گجراتی غفرلہ

مولوی صاحب امام الدین حضرت دستار
سب بدن کھایا مرض و طفل گنیں سٹہاں
تاب و طاقت کچھ نہ باقی تھی بھارت بھی تھی
ایکرت تک یہاں بچپن اور بچو اب تھے
عشق تھا انکو عبادت سے باخلاص تمام
تھے وہ عالم با عمل اور متقی بے ربا
کیا عجب الحان خوش قرآن کی قرأت پر تھا
جب سمجھی کچھ بوز دل سے پڑتے تھے الحان
تھے مسلمان انکی نیوکاریوں کے مبتلا
کچھ نہ کچھ ایشار تھا سہاں و محتاج پر
کچھ نہ تھی دستگی دنیا کے کاموں سے انہیں

پاک ہو کر یاد حق میں وصل حق ہو گئے
میل کچھ سب گناہوں کا یہاں ہی ہو گئے
خشک ہو کر بھول سے اعضا بھی کاٹا ہو گئے
عاقبت آرام سے خاکِ لحد میں سو گئے
آندھی ہو بارش ہو کچھ ہو وہ تو مسجد کو گئے
عاقبت یاد خدا میں وصل حق ہو گئے
خوش مزیت خوش جہانت خوش ادا ہو گئے
دنک ہتے سننے والے ماے وہ خوش ہو گئے
نیک دنیا میں تھوڑے مشہور اور نیک ہو گئے
میں ہاں آتے تھے گھر میں ایک آباد ہو گئے
خوش نہ تھے آبدہ وہ اور غم نہ تھا گر کھو گئے

ایک بیٹیوں سارے ہیامو گئے
 تخمینہ کی اور عبادت کا جو یاں ہو گئے
 ان سے اکدم ہی جدا ہو کر کد میں سو گئے
 چتر تھے اولاد کے اور بھائیوں کے بازو گئے
 ساتھ جنکا لٹ گیا اور بھائی جنکے کھو گئے
 کیا خبر تراغ و زعن کو جب گل خوشبو گئے
 مان تھا اور تان تھا جنکا سے وہ تو گئے
 شہر دل سحران نے لونا چین سا رکھو گئے
 گرہ درد و رنج و غم میں سے ہی ردو گئے
 کوئی بھی ان سے نہ آیا اس جہاں سے جو گئے
 لاکھوں ہی مر گئے اور لاکھوں ہی رو گئے

داغ لاددی تھا گوانکے جسین بخت پر
 باغ جنت کا ثمر اور لطف پائینگے ضرور
 اک گھڑی جن سے جدا ہو کر کہیں نہ تھر
 روتے ہیں سب در غم میں کیا سراج اور کیا بزم
 درد دل کی کیا خبر ہے غیر کو پوچھو نہیں
 بلبل بے خانماں کو پوچھو گل کی استنا
 ریکی بیوہ کے ہیں گرچہ تابع فرمان سب
 تاج سر جاتا رہا اور بادشاہی لٹ گئی
 بھائی بیٹے بیٹیاں اور بہنیں پتی پوتیاں
 ایک دن بیٹنے سے پھر نہیں آتا کوئی
 اسلئے جز صبر کے چارہ نہیں انسان کو

اب سنو تاریخ ان کی فوت کی ہی کیا عجب

کہد یار صواں نے حبیب نیا سے جنت کو گئے

علم و فضل و ورع و تقویٰ اور نیکوئی اور زہد

اسکے سال و صل میں سائے ہی بے سر ہو گئے

ان الفاظ کے سر یعنی ابتدائی حروف س - ع - ف - و - ت

ف - و - اگر دور کئے جائیں تو باقی لم - فصل - رح -

قوے - کوی - ہد - ۱۳۳۱ء بحساب حمل میں وفات منعمور بختی
ہے۔

مرثیہ وفات حسرت آیات مولوی نجم الدین صاحب

مرحوم شاد پوالیہ غفر اللہ لہ

ورینا حسرتا بہیات وورد و نالہ و افغاناں
کہ از ماشد نہاں مہر علوم کو کب عرفاں
فغاناں زیں چرخ کجیازی دغا کوشی جفا کیشی
نہ خوبی رحم و لطافت نہ بوئے راحت و احساں

ستمگاہے جہاں سوز و فادوں ستمگاہے جہاں
ز بیداروش سزاں شوئے کا و رفاک و خوں غلظت

بہر ملک بہر کشور بہر شہر و بہر خبراں
رہ رسم مروت را متروا از عالم امکان

بذہر آ میختہ شد اگجیش از ریا کاری
بصورت راحت جاں و معنی دشمن نہاں
سلامت از جفا کاری و عیاری او ہرگز
نہ کافر باندو نے مسلم گداے ماندو نے سلاطین

تفتنگ و تیغ و شمشیر و سنان دشتہ و پیکان
چو دتا کے غریبے تہہ در پیشہ و گرگان

عوسے یارِ خوارے سخت عیار کہن زانے
بفریاد و فغان شیون و زار ندیاریاںش
پنیم و پوہ و بے خانماں نالان و مست او
بہ پر فاش و بکین کاوش مردم کمر بستہ

بہر جایاز کنشیں سخت میرا تہد و میرا تہد
چو دتا کے بصر ایگہ باز ا تہد و عصفور کے

گئے تیغ و تبر بند و لقتل شاہِ مظلوماں
گئے وہ کام شیریں مچکاند شربتِ حراماں

گئے زہرِ ملائینِ امامِ پاکِ نوشاتند
گئے فرما درابہ سرِ مکاری زند تیشہ

گئے پھیرِ حق را بہ بیتِ الحزن بنشانند
گئے در قید و گہہ در چاہِ در اندازِ در کنعان
گئے شیرِ خدای را ز این بلخ مسکند ز خمی
بنگے مظہرِ حق را گئے او بشکند و نڈاں

شعارِ او بیجا کاری و کاریش فتنہ در دوران
تفنگِ سالنودی صاف میدان از صفِ مرزاں
در آہنا بیل و طوطی ہزاراں مرغ خوش الحان
نہ گل باشند و نہ بیل سبزہ زارے ماند و دیتا

غرض چہ منفعہ اسرارِ مہر و وفا خاست
اصل اے مادم اللذات حیف از دستبرد تو
بسا دیدیم بتیانِ علوم انہارِ مہیا نش
چہیں طوفاں در آمدند بر این گلستانہا

نہ ناظم ماند و نہ کاتب نہ ملا ماتد و نہ حافظ
نہ نحوی ماند و نہ صرفی نہ استاد و نہ شاگرداں
کجا آں درسِ مچپیانہ و فاضل جو کلیع اللہ
مہ اوجِ علوم و مہر برجِ حکمتِ مہیناں

فقیر و صرفی و نحوی و زائد حافظِ قرآن
کجا حضرت جناب احمد الدین فاضل ہزاراں
کجا آں خانِ عالم شاہ سید فاضل کیراں
بلخِ افضل جو مہرِ حکیم شانی سبحاں
کجا مطلب خدائیں آں حکیم ثانی لہماں

کجا درسِ چوڑی دادیے بچو نور الدین
کجا عالم چو شیخ احمد مرکیاں در نگاہ او
کجا آں فاضل کہوڑی کہ حیش بود در عالم
کجا آں رس گوئی استاد می جو بد الدین
کجا آں نظم گوڑیالہ و ساہور و گجراتی

کجاں ہفت فلی و کجاں حسن خوشخطی

کجاں تپو لوز احمد غلام قادر و تقال

کجاں قاری جند و کجاں نعمیت قرآن

کجاں رونق حفظ و کجا آنبوہ و روٹیاں

کجا داؤد و کجاں و ہفت قرأت قاری

کز و خلعت الرشید بود نجم الدین وراں

قوم دین احمد معتمدی شرع و ہم عرفان

بدنیا یادگار سے بوداں یکا تین پیشانی

سہمیش نسبت عالم عدلیں نسبت رفا

نشانے مانداز علم و نہ عالم صاف شد مبداء

زدنیا ہیچ لاکن بر دیر دل داغ فرزند

برادر ماندوئے خلقش مگر یک بوہ نالا

بہیں امروز با حال تباہ زری مسکین

کجاں درس لنگا و کجاں حفظ قرآنی

کجاں درس شاد پوراں سید احمد فاضل

چراغ دودہ خان محمد بواجب مرد

سجود منطوق و فقہ و فرایض عالم کتیا

بزد و ورع و تقویٰ عالم و فضل و خلق و پوچی

اہل نگداشتت اور اسم کہ بواز فاضلان باقی

نبردہ حسرت مال و منال و شروت و دولت

سزارا قسوس بے اولاد و تا کام از جہا بر خا

بعین و غورمی وی بود در گہوارہ عشرت

ز سرتاج مسرت رفت از دل گنج خورشیدی

ز جاں رام رفت و خواب رفت از دیدہ گریاں

چہ خوش بود اگر بود و قاتلش پیش عنخوارش

نہوے این جہنم مسکین ندید روزیدیں سال

چو بادست اہل کس امجال تیجہ بازی نلین

بجز صیر شکیبانی چہ باشد چارہ ای یاراں

الہی باد جہانیں در سریم جنت اعلیٰ
 نصیب او بود حور و قصور و کوش و غلمان
 مہ از عاتقان و حافظان و ناظم و کاتب
 کہ ذکر شان نمود یا الہی معرفت گرداں
 عطا تاریخ فوٹن مصرع لفظاً و معنی گفت
 دہ و پنجم جمادی عصر یکشنبہ شدہ تھا

شدہ دہ اول بفروردین اوپے لہذا اسم سالش
 بگوین ہوش من آندند از حضرت رمنو اول

بوقت عصر یکشنبہ دہ و دوم زاپریل شدہ ۱۹۱۷ء

و گر یک مصرعہ از روئے مسیحی سال وصل آں

سن اولی سوا کہتر چیت دی تریسویں سال ۱۹۱۷ء بکرمی
 بہندی بکرمی لفظاً و معنی نیز اسے یا راں

لمحرمہ تاریخ وقات حسرت آیات عزیزم کرم الہی

کھوکھوئی شہسوار تاریخ وقات

کہ ہر زمانہ بزرگی گر گستاخا
 چاکشود در رخ و در دست داد
 فقاں و شیون و ہیات حسرتا فریاد
 تنگستہ اندکرم از بار غم کا فتاد
 رخس جو ماہ منیر و قدش جو سر و آزار
 کہ بود نیک دل و نیک نومی و نیک نہاد
 بکو و کی جو فراخت مادرش جاں داد
 ندید رونق نو بادگی نہ لطف مہاد
 یتیم ماندہ بانید بادل ناستاد
 ہنوز بزر جوانی نخورد و شد بر باد
 برادران بزرگش ز روم و دہداد
 چون ز رویدہ و لخت جگر سرور فواد
 بصیر ساختہ دل فتادش آنچه فتاد

در لیخ داد ز بیدا و چرخ بے بنیاد
 ز مار بودے گل خور می خور سندی
 بسرو از بر ماں جوان رعنا را
 برشتہ اندکرم از آتش ہجران
 بعنفوان جوانی بلند و بالائی
 تمام عمر نیاز وہ بیچ کس از وسے
 بشیر خواگی از سر گذشت ظل پدر
 نہ کرو بازی طفلانہ و نہ تاز و نیاز
 ندید شفقت مادر ندید مہر پدر
 ہنوز گرو یتیمی نہ شستہ بود از وسے
 اگر چه فیض حسن عبد حق غنی و حکیم
 بقدر وسع بہ جانیش عزیز داشتہ اند
 ولے ز دل غ یتیمی و رنج بے پدری

رود بہ بلند گجرات میرسد میراد
 چه شوق و محنت و ہمت نمود چون غنا
 کہ غیر علم نبودش ز خوشنشین سم یاد
 نہ انٹرنس کھنی پاس نے دی میراد
 ز کاروبار جہاں زود پیشوی آزاد
 بسوخت روح و دل و دستش بر باد
 کہ کھن بکدوسہ بالشت ماندہ بام مراد
 بہ تند باد اجل حستنا ز پافتاد
 بجز رنگ و کتب پارچا و کلک داد
 نہ تیر کرد و نہ پیکال نہ خنجر فولاد
 ز زبہ اشک وان چو سیل رگنا باد
 بحق سید ابرار والہ الامجاد

صلاح خویش درال ہد کز پیے تعلیم
 پیے حصول تمنا و ثمرہ شیریں
 چوں شمع از پیے تعلیم آچھاں بگداخت
 ولے بگفت قضائش چراگنی محنت
 کہ نامراد و جوان مرگ میری ز جہاں
 باشیاد صحت خدا و آتش و رق
 بسیں نصیبہ قسمت کجا نکستہ کند
 درخت قد صنوبر خرام و زیبا لیش
 ماند بیچ نشان از کرم سزارا فوس
 ہر آنچه موت کرم بادل و جگر نا کرد
 دل عزیز و اقارب ز ہجر او خوں شد
 الہی از کرم خویش مغضرت گرداں

ز ماہ و سال و زمانہ رخ ر حلتش گفتم

سوم رزیع و شب چار شنبہ جانے داد

۱۲۳۰

للمقدس

لحیرہ تاریخ وفات حسرت آیات راجہ فضل مدنی

بہادر بیک رسالدار و رئیس داراپور غفر شد کہ تو

ناتواں تھا یا تباہ اور چل بسا
 خسرو دارا سکنت در چل بسا
 کون آیا جو نہ آخر چل بسا
 بادشاہ تھا یا گداگر چل بسا
 ایک آیا اور دیگر چل بسا
 کون پوچھے ہو کہ کیونکر چل بسا
 تھا بھروسہ اور باور چل بسا
 خاندان میں جبر کا مہر چل بسا
 نوجواں افسر بہادر چل بسا
 نیک دل اور نیک اختر چل بسا
 ماٹھے کیوں ایسا بہادر چل بسا
 اس کے تالستہ تہا یہ گھر چل بسا
 لطف و فیاضی کا خوگر چل بسا
 ملک میں ہے شورِ محشر چل بسا

آیا جو دنیا میں آخر چل بسا
 سام رستم سے تہمتیں چل بسا
 انبیاء و اولیاء و غوث و قطب
 حضرت آدم سے لیکر آج تک
 رستم ہے دنیا ئے فانی کی یہی
 کون روتا ہے کسی کے واسطے
 روتا ہے اسکا کہ جس کی ذات پر
 سیرت و صورت فرست میں نہیں
 شیر دل رستم تو اں یوسف نشان
 نیک خود نیک محضر نیک نام
 بیخیز ہو وقت سب کچھ چھوڑ کر
 اس سے وابستہ امیدیں تھیں بہت
 تھی مودت اور مروت فات میں
 اس لئے گھر گھر ہے ماتم آ پکا

سب جہاں تاتا ہے کیر چل بسا

دیہہ بدیہہ ماتم ہے گھر گھر چل بسا

بیوہ اسکی زار و مضطر چل بسا

نوجواں جن کا برادر چل بسا

چھوڑ بیوہ اس کی دختر چل بسا

چنکا ایسا مہرا نور چل بسا

عم و فرزند و برادر چل بسا

اور دلوں میں عم کی نشتر چل بسا

اسطرت انکا وہ افسر چل بسا

حور و غلماں حوریں کوثر چل بسا

اور سفر میں وہ مسافر چل بسا

ماتم اسکا محض دارا پور نہیں

ماتمی جیسے ہوئے ہر شہر میں

روئے اور چلاتے ہیں اسکے یتیم

زندگی تلخ اسکے بھائیوں کی ہوئی

بوڑھے چاچا کی مگر کو توڑ کر

کیوں نہ ہوا ان پر اندھیرا سب جہاں

لجہ بجرالم میں پھینک کر

خود تو جاسویا لحد کی مہد میں

منتظر ہے اسکا شکر اسطرت

یا الہی بخش دے اسکے تئیں

اس نے دنیا کا نہیں کچھ تھا کچھ

کھتی عطا کو جسے جو سال وفات

کون ہے جو اسطرح چل بسا

بیوہ اس بے زلفیج رو سال موت

فضل مدیناں بیار چل بسا

۱۹۱۲ء عیسوی

تاریخ وفات فرزند فضل الہی سپہر غلام حسین گھوڑی

بہر پیدم زرنج دستگیری ابن بسیر را
 بگفتا از من دلخستہ مضطر و پیری
 کرامت بود از فضل الہی ماہ عیشیم
 پرید آن عند لیب خورشید و در روضہ رنواں
 دلم خوں شد جگر خوں شد و چشم چشمہ خوں شد
 بگفتیم مہربان ہما مقام کلفت و غمناک است
 بقفل مہر و میر حسین ابن علی بہنگر
 پذیرا کردہ و بچکد نقا اجرا و ذرا خواند

چو آواز بکا و نالہ در گوش خیالم شد
 عکس بند و عزیز و نور چشم خورد سالم شد
 وفات اور لیا باعث رنج و نکالم شد
 در لیا از برین طوطی شیریں مقالہ شد
 سرور سنیہ شد آرام جان شد خستہ عالم شد
 زاد م تا یہ ماہ مذم بحکس ازکے نہ سالم شد
 چو بات شد یہ جانش یہ پیکان مظلالم شد
 ز آہ و نالہ فاش شد موثر این مقالہ شد

ز تاریخ وفاتش از میان نالہ ہم گفتا
 ہشام پختیبہ ماہ اکتوبر ز عالم شد
 ۱۹۱۳ء

قطرہ تاریخ وفات مولی محمد حسن رضا غفرانہ سلوویہ

فغان جناب محمد حسن شد از عالم
 بدایغ لاولدی شد ز عالم انسانی
 نماید بیچ نشانش لب عالم مثال
 سزار حسرت و افسوس رود رنج نکال

ندیدہ دیدہ پیش بسا اجمال
بجین صورت و خلق حسن بفضیل کمال
یسے نمود کتابت بصنع گوناگون
یسے ز فضل و کمالتش شدند مال مال
ز رفتش خط خیزی برفت از دنیا
شادامت خاتمہ نظم و نثر و خط کمال
اہلی ادو کرم خویش مغفرت گرداں
بحق سید الا برار و الہ المفضل

ز روئے سوز عطا در لوثت سال وصال

پہار دہ ز تمبر و شنبہ وقت زوال

۱۹۱۳ء

تاریخ وفات سردار مردان علی پیر سالدار پیا پیسہ

شندیم از لب رضواں گرفت از دنیا
رسالدار بہادر زہے علی پیر داں
ترادہ ماور گیتی چو او جواں بختے
سنخی ریم و غذا ترس و صفر میداں
بیا در رحم و سخاؤ بہ جاہ و منصب او
ملک بہ اوج فلک زار و بر زمین انساں
ز سال وصل نوشتہ کشیدہ آہ بڑاں

پس نماز عشا و شنبہ شعباں

فی الواقع سردار صاحب صاحب
نماز فارغ ہوئے اور پیر اترت پر پہلے

توجان جان بخش کے حوالے کر دی اور ہمیشہ علیہ دنیا
رخصت ہو گئے

ایضاً

سر نام آدراں لغسم العنا وید
 چوں در انجم سپہ سالار خورشید
 یا یوان عبادت بشر و بارزید
 بہ بزم اندر شہ ہجسام ہمیشید
 برائے درد منداں صبح امید
 کر کے باز لے در راہ توحید
 سحر خیرے بلند اختر چو خورشید
 لوامی عزت نش بر فرق ناہید
 چو کار دین بدینا تو اماں وید
 رسید و دامن عزت فرا چید
 گرفت آرام درستان جا وید
 حفظ یختن لغسم الموالید
 ہمہ با یختن استلاص و رزید
 بہ احکام شریعت کردہ تقلید
 با وج سر فرازی باز توحید
 کہ دوراں مادم لذات گردید
 فلک با صد ہزاراں شیم نالید

بہادر سرور سے مرداں علیجاں
 بہ لشکر ہاں سپہ سالار میجر
 بیدان شجاعت پہلو آنے
 بزم اندر میل ہمتا درستم
 برائے دشمنان مصاصم قاطع
 تو کے بعدیل دین اسلام
 نہ شب زندہ دار اطاعت حق
 حسین طاقتش بر فاک اخلاص
 کمر بستہ یکار دین و دنیا
 بجا یک اد تعلقتاے دوراں
 بنہ بر بست از دنیاے فانی
 لے خود تیج نامی پور بگذاشت
 ہمہ چوں تیج ارکان شریعت
 بہ اخلاق محرابودہ ہر یک
 ملک صفدری ممتاز دوراں
 درینا حسرتا ودا و پیہات
 زمین سخن قیامت شدر شتون

سرازدروم شد و گفتم ز سالتش
بود در حنت الماوی مقامش

ابوالمنازور فردوس گردید
بحق سید لایزال جاوید

مرثیہ جناب مولوی نیاز احمد رضا قصبوی مشتملہ تاریخ

الائے محو بزنگ و فسون بمثال او
الائے مبتلائے عشوہ و عجب و دلال او
الائے نو نیاز فتنہ مانے و خط و حال او
کہ سر کو گردایں گردید گردیدہ زوال او
بیس ز خط و حال او بسیں حسن جمال او
بد نیاسر کہ آمد شد ذیل پائمال او
کجا اقبال و دولت حشمت و جاہ جلال او
خداوندان ملک مال و حشمت بانو ال او
کہ خود مارا خدا خواندند از کفر و ضلال او
پس ایشانرا بخدا می بگفتند این حال او
لیے کس جان شیریں داوا از ریج و نکال او
بے خوردند و جان دادند از زسر بلال او
کہ تا دیگر نگرود گردید و اغتیاں او

الائے عاشق دنیا و شنید اجمال او
الائے محو و مفتون جمال مجتہد دنیا
الائے نو گرفتار کند زلف پیمانش
مگر آگہ نہ از فطرت این زلال بد گوهر
سیر مار است با گرگ است با غول بیابانی
شہنشاہان عالم میں گدایان ننگ
کجا و کتور یہ کوئین شہنشاہ بلند اختر
کجا جمشید و فریدل و کیکاؤس و کجسرو
کجا عمرو و بخت نصر و شداد است فرعون است
بہ آخر حسرت و افسوس دولت یافتند از او
یے شویش کہ چون فرما دیر تیشما خوردہ
بے تیغ و تبر خوردند از عذاریش بر سر
بے را بگناہ بر سر کشیدہ اتہ غیرت

عرض سرس کہ با و کرد الفت از ره غفلت
 در بیخ و حسرت افسوس مہیات جہاں
 بدیناگر چہ مہمانند دل مر داشتہ لیکن
 ازیں جاچوں ز فانی سوئی باقی رو میارند
 چو مرغابی کہ چوں ز آب و در پرواز میاید
 اگر چہ شکل ششی ہا کنگ فرمود حق است
 نمے میرند لکن عاشقان ذات حق ہرگز
 کسے کو زندہ شد با نام حق مرگز نمیرد
 چو آل مرغیکہ او برقلہ کوہ آشیان ارد
 مگر لاشیں تا با جیاور نمی خواندی
 نیاید ہیچ لذت در کنار مادر گیتی
 عروس نوجواں در خانہ مادر نمی یابد
 چو جان پاک مرد حق جہاں شمع را باشد
 جناب مولوی صاحب نیاز احمد فاضل
 کہ عالم با عمل بود است و زاہد پیر یا حق
 در یغا حسرتا مہیات درد انالہ و غم افغان
 خدایا ازہ لطف و کرامت مغفرت گزراں

باختر شد ذلیل و خوار در صفِ تعالیٰ او
 نگار مردان حق نمودہ پرواہ و حال او
 چو مہمانے کہ سفر صبح سے باشد ببال او
 خوش و خورم روند و یاد دنیا نہ مال او
 ز اثر آب باشد خشک جسم و پرد بال او
 بدینا کس نمے ماند نہ دنیا و نہ مال او
 کہ پیوندند جہاں با ذاتِ حقی لا یزال او
 فنا ہرگز مگر در گرد جان بے زوال او
 چو غم دارد سیلاب ز موج چون جہاں او
 پئے عشاق فرمان است از فضل کمال او
 چو لذت باز حق یابد ز خوان لا یزال او
 جہاں لذت کہ باشو یابد از لطف وصال او
 در یغا کز جہاں بہاں شود نور جمال او
 کہ از مردان حق بود است ات با کمال او
 بصدق و رع و تقویٰ بود زندہ بہتال او
 کہ از چشم جہاں بہاں شدہ مہر جمال او
 بحق سرور عالم با صاحب و بال او

شب تنبہ وصال حق نمودہ سابع رجب

عطا نوشتت وز ماہ سال انتقال او

فلسفہ تاجریہ علیہ

نیاز احمد اک عالم با عمل تھے کہ بوئے ریایا نہیں مطلق نہیں تھی
 گئی ذات بابرکت انکی جہاں چراغ ہدی مشعل راہ دیں تھے
 عطا از پئے یار تاریخ لکھی
 شبِ شنبہ مارچ تالیسویں مئی ۱۹۲۰ء

تاریخ وفات حسرت آیات کی محمد صادق مہر

نائب قصبہ دار سیالکوٹ

در لیج و داد کہ ہر وقت ناگہاں صدق
 تقسیم ہانہ بہ طفلی لے ز قوتِ بخت
 جوان شرح و سفید بلبلد و بالارفت
 بنور صدق و صفائے برہنہ و رهنواں ڈ
 ز کار و بار روز خویش و عزیز عالق شد
 یہ چند سال ز اقران خویش غایق شد
 حیاتِ عالم فانی چون موافق شد
 کہ روزگار یہ چوں دل منافق شد
 چور دے ماہ منیرش نہفت گفت عطاء
 کہ خپشبنہ شوال صبح صادق شد

تاریخ وفات شیخ عبد الواحد صلیبی

شیخ عبد الواحد نور چشم نوردین

مرض سل در عهد طفلی از وجودش سرزده

از جهان رفت و عزیزان را چال انگرزده

نوجوان نو یاده بود روز دنیا بر نخورد

دقت در روز سه و سال ر حلقش گفتم وائے

۱۳۲۹

پنجم از شعبان سه شنبه که چو سه بر زده

لمحرره تاریخ و فالوژی نعمت که تاریخ ما پرین

در کھمبہی در گذشت

اے وائے درینجا که نہنت آن خوبی

در یاد ہی طفلانہ ووال سو جہان شد

گل رنجتہ از شاخ و تہ خاک نہاں شد

در سینہ تنور عم و اندوہ تپیدہ

در مجرول مشتعل است آتش ہجرال

غمناک عطار نوہ کنان سالہ صالش

ہیہا کہ شد تیرہ جہان در نظر ما

آن در تہیں نعمت نور نظر ما

از باد اہل وائے بشام و سحر ما

وز در و خلید است سناں در جگر ما

افتادہ ز عم نموہ الم ما بدل ما

نوشت کہے وائے لخت جگر ما

تاریخ وفات حضرت آیات نورانی انوار اللہ علیہ السلام

۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء درگذشت

قزاق اجل برد پس از ما لپسرا
افسوس بریں عزم در جلا سفر ما
غارت شدہ از درد سکون و صبر ما
ہیہات کہ گل گشت چراغ سحر ما
بابازی طقلانہ نیامد زور ما
شہباز اجل کرد شکار دیگر ما
نے کرد کلامہ نہ نشستہ یہ بر ما

رفتیم بہ ساہور و پس ما بہ تطاول
آخر ز سیدیم و دو اعشش نمودیم
اے واسے در لجا کہ اماں صفت نہاں رفت
پڑ مردہ پو غنیچہ شدواز شاخ جدا شد
افسوس کہ ما سیر ندیدیم رخس را
تخیر الم بود دل از ہجر کرامت
ایں نور نظر آنکہ ز مارفت نہانی

یک مصرع محمول دو تاریخ وفاتش

گودارغ جگر ماندہ و خستہ جگر ما

۱۳۲۸

۱۳۲۸

تاریخ وفات مستری عبدالکریم ہبلہ لکھنؤ

چول بست رفت رعلت عبد الکریم زیجا
روشن بفرایاں در غلد گشت واسل

آہ وقتان و شیون ناگوش آسماں شد
صبر و سکون و آرام از و گشت زایل

دستش بکار دنیا بود و دلش بمولے
در کار دین و دنیا او بود مرد کارل

نے زادہ مادر دہر پورے چنین خستہ

ناوردہ بگرگیتی درے چنین سبائل

رحمت بود قرینش حبت بود نصیبش
حور و قصور و علمال لخاص باو حاصل

از وقت و روز و ماہ و سالش عطا نبشتہ

۱۳۲۹
کہ عشاء چار شنبہ ماہ ربیع الاول

تاریخ وفات برادر مولوی عبد الغنی صاحب تھیلہ راجپوت

تا گاہ شد چو انتقالش
تاریک جہاں سند از وصالش
نور نظراں خورد سالش
یاراں ہمہ خاک بے جمالش
در دو علم و سوز گشت سالش

آں سرو قد جوان رعنا
خون شد دل و دیہہ عزیزا
بے پرو نیم وزار ماندند
خوبش ہمہ چاک رگریاں
بجز منت عظامم از سر سویش

تاریخ وفات حافظ علام محمد صاحب علاء دار غفران

<p>از ربیبان ضلع باقران پنجم ابرار صالح الاعمال تو صاحب قدر و عزت و جاه و جلال شد بدرگاہ این در مستحالی همه چیز جوانی زین در عالم بنده بریالی ز سوز و درد و حال تیغ فرزند لک مال و منال تا جہاں است در جہاں خجالی از مہ در روز وقت و ہمارا حال</p>	<p>آلِ علامِ محمد پرہ تو بڑہ بود و برہ حق بود وہ خداوند یار و انعامی کرد پیر و د عالم فانی ہمہ چیزش واقارب و مہر دیدہ گریبان زریخ و رحلت او در پس غریب در جہاں بگذاشت شادمانند نور چشمانش فرد زیرین بخوان کہ دریابی</p>
--	---

آہ کہ از ما جدا نموده اسل

عصرِ شبند شتوال

تاریخ وفات مہتمم کتابک از کہا پال

<p>یار و غمخوار و دوست جانی صادق ابو عبد مرد و لائقانی</p>	<p>ہائے متا بڑے مشفق ما نیک خوئیگ گو و نیک شمار</p>
---	--

محمود شیدائی صنعت رسانی
 کرد رحلت ز عالم فانی
 نور چشمی ز فضل ربانی
 تا بود سر را جہاں بانی
 با جمعیت جمعیت ارزانی
 ہر دو صراع مجتمع خوانی

پاکباز و غلام پاکان بود
 وارغ بجز ان نہاد بدل ما
 در پس خود بجائے خود گاہ نشست
 تا بود دور مہر و ماہ فلک
 ایچدا کن ز فضل خویش عطا
 بہر تاریخ وصل آن دلدار

کرد پدر و در عالم فانی

صبح یکشنبہ نوردہ جولانی

سال ہجری بر آید از سر آہ

۱۹۱۳ھ

از بیت و سوز علیسوی دانی

یعنی اگر یکصد کہ سر آہ یعنی الف با بابت تاریخ ایزاد کنی سال ہجری بر میاید
 اگر اعداد لفظیت و سوز زیادہ کنی سن علیسوی سے بر آید

تاریخ وقایع اہلیہ جناب صاحبزادہ صاحب حضرت فضل شاہ صاحب

ہزار افسوس ترانکہ عصمت آب خاتون پاکدامن
 چہ پاک صورت چہ پاک سیرت چہ پاک گوشت چہ عین
 بنو جوانی ز دار فانی نمود رحلت بہ جاودانی
 بگاشن عین مہقرانی بجائے گل ماند خار سچراں

زین فرقت بجز ریشہ جانہای دودانثس

درد و حسرت براہ دید یکپدہ خون دل عزیزان

بیانِ غنّت بیدچوں در کنار حدیثِ قسیم کوثر

بگوش و نماندگانِ حسرت نذار سید از جنابِ صنواں

کہ سوز و درد و غم است سال وصال او ^{۳۶} و گم بر آرد

ز رویِ حنّت نقایے مویں شمیمِ نجا و خلد و علماں

۳۴ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰

مرثیہ وفاتِ حضرت آیاتِ نورانی نورجان اہلیہ محمد صادق لالہ موسیٰ

کہ از ڈاک آفتے برین ^{عباس} شد
رسید اندر جگر همچوں سناں شد
کہ نور جانِ چشمِ دودماں شد
جگر شد چاک و چشم خونفتاں شد
معاذ اللہ چہ پرگ نا کہاں شد
چو آن نوے عصمت از جہاں شد

بفتح جنگ در تحصیل بودم
خط تیر غنگی دشمنہ خوئے
چو بکشاوم از و خواندم در لہجا
شد از دل صبر و رفت از سبب آرام
در لہجا حسرتا ہیبتا ہیبتا
ز صادق رفت امن و عیش و آرام

ندوم گنگوئے نے دوا عش
 نگرازا مقصورے دیدہ باشد
 الا اسے بلبل گلزارِ عصمت
 نہ کر دی انتظارِ دید چا چا
 چرخِ خویش و برادر شو و ہمیشہ
 طلب نمودہ بہ ملاقات
 چون پرے ضعیفے گریزے
 نمادہ آب و تاب و دمانت
 نکروی شفقتے بز چگانت
 سیا بگر چہ گریا بند و نالان
 سپردی با کہ ایں نوباوگان را
 کہ شوید رویے شاں از گرد حشر
 بہ پہلوئے کہ بنشیند شاواں
 سیا بنگ غلام حیدرت را
 و لکن صبر و عفرانش طلب کن

ندیم رویے و پنہاں رواں شد
 بہانہ کرور بخوری نہاں شد
 کہ باغِ عمر تو نذر خزاں شد
 کہ از بارِ فراقت چوں کہاں شد
 کہ رزقِ شاں با کثافتِ جہاں شد
 کہ وقتِ رحلتِ آخر عیاں شد
 چہ بود سے لائے دختِ منہواں شد
 تو گل رفتی خزاں بر بوستاں شد
 و داد و الفتِ شاں را لگیاں شد
 کہ شیونہائے شاں بر آسماں شد
 تمے بینی کہ حالِ شاں چہ ساں شد
 کہ غمخواری کہ چوں تو مہرباں شد
 ز ماں ناز نعمتہائے شاں شد
 کہ گلگون چہرہ اس چوار خواں شد
 ہمیدوں صد سہاراں از جہاں شد

عطا بنو شنت سالتش از سر حقیف

از دنیا نور چشم نورجاں شد

۳۳ ۳۳ ۳۳

تاریخ وفات مرزا ظفر اللہ خان صاحب بہادر

ڈسٹرکٹ حج غفر اللہ وزیر آباد کے

دریغ و داؤد کے غفر اللہ	سفر نمودہ زوار الفنا بسوی تقبا
بدین و داد بانصاف حاکم عادل	خلیق و عابد و صالح پر سنت آبا
عطا ربیشت ز تاریخ و عمل رویتے	کہ لشت روزمہ و سال و عمل ز پید

بجمہ نوزدیم از جمادی الاول
سفر نمود ظفر سال اثنائاً غفر

۱۳۳۷ھ

ولہ دیگر

وائے مرزا صاحب عالی مراتب چلیدے
چھوڑ کر و نیائے فانی سوئے ملک جاؤ الل
انکے جانے دلوں کی چین بھی جاتی رہی
اور جدائی سے عمر زونگی میں آنکھیں ٹوٹتا
ساری دنیا ڈھونڈ لو لیکن نہ مرکز پاؤ گے
ایسے حج اور ایسے منصف ایسے عادل کا نشا
حلقہ شیون میں ماتت و عطا سے سال و عمل

۱۹۱۹ء

آہ کھینچی اور کہا اسکے وائے ظفر اللہ خان

ولہ دیگر

وائے مرزاخان ظفر اللہ صاحب
 دیدگرایاں زہر و سینہ ما بریاں زغم
 کوں رحلت کو فوری عالم عقیقہ رسید
 برق رنج و سوز و غم بر زمین لہا رسید
 مصرع سال و قاتل با عطا ماقہ بگفت

جان بابا در حرم حنت الماوی رسید
 ۱۳۳۱

تاریخ وفات شیخ غلام محمد صاحب بنی شہر ڈسٹرکٹ اسکیر

گجرات

اسے دریا شیخ ماخان بہا ورتا کہاں
 تندرست و شادمان جام اجل نشید نعت
 خورم و خندان شستہ بود در بزم نشاط
 یک بیک چوں عکس آئینہ زویا در انعت
 گشت آزاد از حیات چند روزہ در رمے
 در بہشت جاوداں با حور علین گردید نعت
 سال وصل در روز و ماہ و وقت تمارش عطا
 نسبت و دویم از ماہ قربانی زوال شنبہ گشت

تاریخ وفات شہزادہ محمد یوسف صاحب بہادر

اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر بہادر

فغان و آہ چہ شہزادہ بے لہ سپر بید
زور و درین پنج بر آشتنت زیر خاک نفست
بخورد آب بقا در ریاض فنوایں
بیاغ خلد بریں شہ بخورد غلمان

در تلخ خان بہادر محمد یوسف
بماند از تپ و دنبل مرہن روز چند
رہ بود آب حیات قانی شہ سلطان
و فیض عدل و زواد و بقوت ایمان

عطا ز روز و مہ و سال و وقتش از پیے تب

۱۳۴۰ھ ۱۳۰۳ء
ز قعدہ بست و دوم لیل چہار سقنبہ گفت

تاریخ وفات بلوچ شیخ عطا صاحب بن شیخ گجراتی

چہراغ کاخ کریم بخش و گل ز شاخ غلام حید
ز تند باد ابل فنا شد ہزار افسوس در یغا

عجب کہ ویے روز شادی شد ۱۱ سال شادی

مگر بیک جام تہ نشیں بود زہر قاتل بزیر صیہا

شکست شاخ سہی ز گلبن چو غنچہ تازہ روفا شد
 شداد بہاں بد نصیب ماورچو پور فرخندہ گشت پیدا
 جوار رحمت بود فرینش شواد منزل بجور عینش
 بہ یمن اقبال بالیقینش طفیل دین رسول بطحا
 عطاء شنیدہ ز روئے افسوس سال و ماہ و زر و زوقش
 بگفت اے و اے روز شنبہ یکم محرم شدہ ز دنیا

تاریخ وفات حسرت سما جنام مرزا محمد الدین صاحب خلف مرزا علاء الدین صاحب

پئے اعمال صالح بود بر معراج دیں رفتہ
 ز جام کمال شمع مالک نوشید و شد خفته
 کہ چہاں اندخول فشاں جگر با از غم شفته
 بود در سلاک معفوران بفرودین سفتہ

محمدین بردین محمد بود شیدائی
 زدہ دو بود با صحت زدہ چارتن اجل آمد
 در لیا حسرتاورد او مہیات از وفات او
 آہی گوہر جانن بفضل و حرمت عامت

ز وقت در روز ماہ و سال و صلیب از عطا بشنو

کہ عصر روز یکشنبہ ربیع الاولین گفتہ

تاریخ وفات پدیر احمد یار خان نصیبی

گئے دنیائے فانی سے عدم کو سرخرو ہو کر
 شرافت اور نجات میں نہیں تھا کوئی مہر
 کہ تھے وہ عاجز و نیکے و شکر و حسن و پاک
 جہاں رحمت تک ہو دور چرخ و شرف و

جناب چوہدری مخدوم احمد یار خان نصیبی
 بہت خوش غلاق ہر اک سے بڑے حسن و خوبیوں
 خدا یا جنت الفردوس میں انکو جگہ دے
 رہیں فرزند انکے یا الہی آب و عترت سے

عطاء نے از دوران سوز بکھا سال وصال تھا
 بیوم پچھنبہ رات نائیس ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء

ایضاً و ناری

درتغ و داد و فتاں چو پدیری احمد یار
 کہ بجر خود و کلاں حسن و مکرم بود
 شد از جہان فنا سوسے جنت الماوتے

بدین و دادہ با خلاق خوش مکارم بود
 عطا ربشت ز تاریخ فوٹش از دل بجر
 نمبھیں چہار دم کرم محرم بود

تاریخ وفات محو خوش سدید حق فرزند ارجمند مرزا محمد اکرم گیک صاحب این بیت بقول گجرات

ناز کم کن بر جہاں پر فریب پروغا
نیست حق باغ دنیا قابل دل بستگی
از درود و وار و برزن مرزا آید گوش
طفل بودے شیح و ثاب بنجد حالات گذشت
لیک و زندان دنیا چند روزہ ماندن است
لشاد و باید ز لیکن ناشاد و باید ز لیکن
بس غنیمت گر با سال بگذرند این بجز روز
در زمان زندگی عہد جوانی نعمت است
حسن صورت بر کمال لطف زرداں پیر است
وقت پیری و سرم فرزند نیکو رحمت است
وایے گر فرزند نیکو نیک صورت نوجوان
وایے آں سپر یک از باغ جوانی بر خورد
وایے گر بچلشن افتد در بہاراں نزالہ
وایے فرزند عزیز و نور چشم زندگی

فطرت او حال است از لطف از مہر وفا
چوں بہار زندگی را نیست امکان بقا
دل چہ سیندی چو خواہی فت تا خیزیں ہر
آنکہ ہستی این زماں میں ہم کے ماند جا
بگردد باخوری یا با غم و رنج و عشا
نکتہ خوش گفت بیدل صاحب فہم و کا
ہمچو زندانی کہ باشد از مشقت و رعنا
بر خورد از وے کہ باشد مسلکش را ہدے
حسن سیرت مایہ فضل است وین کبریا
دیدہ را نور و ضیا و ناتوانی را عصا
میر و از والدین پیر میگرد و جد
وایے آں پدریکہ فرزندش پیر و رصیا
وایے گر بر خرمین افتد برق و گردانند فنا
رفت در فرزند واکرم ماند در بار لفظ

دروے از دست بردگ و قزاق اہل
ماندہ حسن صورت و خلق حسن و یادگار
با محمد نام او خورشید حق تاریخی مست
چہرہ زیبائے چوں ماہتاب شد ز رخسار
نقش یادش بر جگر ما همچو داغ غم تشن
وائے آں سر و گلستان جوانی را پوشد

رفت جسمش زیر فلک جان پاکش بر سما
گوہر جانش تباہ شد با یہ عمرش فتا
اے درینا همچو نام خوشین ماند بجای
تیرہ قناریک گردیدہ جہاں رو بدما
سرزماں سوز دل جہاں درواں یا حترتا
واں گل عنابد باغ خوری ما شد کجا

وال بہ بسخت و دوم جولائی تولد گشتہ حق ۱۹۰۲ء

شد عیال تاریخ میلادش زرد و نکستا

نار بجاں شعلہ زن شد بدل بسینہ ما
وائے گل پوشیدہ وئے خود بجلیاب تھا
ریزہ ریزہ گشتہ دل چوں دانہ اندا آسیا
مرغ کو آمد بردا فتاد در دام بلا
کافر امت و با مسلمان شد با شد با گدا
واں و گراز تیغ قہرش کشتہ اندر کر بلا
واں و گراز تیغ قہرش کشتہ اندر کر بلا
رو عجز آویسے غفرال بدر گاہ خدا
چند سوز از رنج و شیون باز بخت نارسا

خاک ماسیلاب چشم خونفشان بر باد کرد
بلبل محزون بشیون ما است جور جزا
الاماں یارب ز جور چرخ گرداں الاماں
دانہ افسوں بکار دوام پیمان داشتہ
کس ز سمت از دست جورش سر کہ اندر
آں یکے از تیر ز سرش مرده نند میکسی
آں یکے را تہ بر سر کرد از بد سے تم نیت
اے دل اندر سوز بجاں جز قناعت چاہ
چند از جور فلک آہ و قنار و نسکوہ

یا اکی مغفرت گرداں پیے آل رسول
جلد عیالش بود جایش بجناب العسل

شام شنبہ یاروہ ماہ محرم و پیر مرگ
سال و میل او عطار بنو شمس اللہ وے بکا ۱۳۳۹

تاریخ وفات پیر احمد راجہ سکندر خاں صاحب کجرات

گل سنگت از گلشن امید شاخ مراد
ایدر یغاوردے رحلت نمود و شد نہاں
عیدِ ضحیٰ بود شمس خوری از دید او
فوج لاولدی کہ بر ملک سکندر ساخته
ایدر یغا حسرتاورد کہ دور زماں
کہ ز آغوش پیر کجرات جگر نور نظر
مردوزان پر جو ال یاروہ عزیزان را نگر
کم نمود اقبال یار او سکندر منصبے
ز خم پیکان و سنان و دشنہ و تیغ و تبر
صعب تر نجیکہ جز نش پیر کجرات ہم نرید

کز نسیم او مطر شد شام خوری
یادگارش ماند دو سوز و پیران وی
عیدِ رمضان از حلیش گشت بزم نامتی
بختہ بروے مظفر شد زور بر ستمتی
شور و افغاناں باگوش از چار سو آیدے
بر دقزاق ابن سپردہ اش زیر زین
چشم خون بار است و گریان بچو ابروی
گوهر درج حیات و نور چشم خوری
بہ بود از خم لاولدی و طرخ ہمدی
بوانجب خجے کہ علیئے ہم نداندر ہم

یلا لہ العالمین نعم البذل العالمین
از طفیل سرور عالم رسول ماسمی

از سر افسوس سال ماتمش بے سر شدید

۳۹
۳۱
راحت و آرام و عیش انبساط خوری

تاریخ وفات محمد لطیف خلیف بدین گجراتی

کہ محمد لطیف شہزادہ جمال
طعمہ موت گشت و نظر خزان
شد چو مہتاب پریشین نہاں
لطیفیل رسول کون و مکان
چون عطا جست حضرت رضوان

اے در پناہ و سرتاورد
سر و آزاد باغ بدرالدین
پیدا شد خسوف قدریہاں
باد جایش بخت الفردوس
از مہورد زو وقت سال و سال

از سر آہ گفت تاریخش
سحر چار شنبہ در مہناں

تاریخ وفات شیخ علمدین صاحب گجراتی غفرلہ

شیون و سوزو الم از لوی و برزن میر
بانیاز و عجز و ایماں خفت در خاک محمد

و اے شیخ علمدین از دار بقائی در نہفت
مرد صالح بود و نیکو دیندار و پارسا

چار تا فرزند او نیکو کجذمت مستعد
 کہ پدرا وقت پیری و یرم خدمت کند
 یاد مغفور و لغفورس بریں جائیں بود
 سال میل او چو زیبا گفت مغفور سال
 با عطا می بر خطا گفتم چو پرسید او خود

آں نصیر است عزیز است و حکیم
 فرخ و فرخنده و نیکو نصیب است آن
 آہی از طفیل آل و اصحاب رسول
 از پئے یاد و صالحش حافظ مقبول حق
 شیخ علم الدین بخت زود شد سال وصال

۱۹۲۱ء فرودہ جولائی وقت عصر شبہ نہفت

کلب بیدل زر رقم سال مسیحی باعدو

۱۳۳۹ روزہ شنبہ کہ در زد چار قدہ سیزوہ

از عطار روزومہ و سال وصالش تیر شد

تاریخ وفات حضرت فاطمہ زہرا صاحبہ کجراتی

درین عصر تا در واجاب حافظ رمضان
 کہ در کجرات بس یک بود در عالم و فاضل
 بہشتہ عالم فانی شد اندر حینت الماوسے
 کہ عالم با عمل بود بہ ایمان و یقین کامل
 جہاں تار یک گردید از زوال نور فیضانش
 در بنیاد رس قرآن و حدیث و فقہ شد زائل

ابھی ترقی میں سرسبز گرواں ز آبِ عفو منت
 بروصناتِ رهنائیتِ رحمت و لطفت کند
 عطا و تارخ و صلواتش از سر پہیات نوشتہ
 باول صفر صبح شنبہ گرویدہ بحق و اصل

تاریخ وفات حضرت مولوی علیم الدین والد مولوی غیب الدین صاحب سیتالکوٹی

آں علم الدین کہ بودہ فاضل و بکر علوم پڑ
 بہرہ یاب از فیض علمش ہر کہ گرویدہ صفت

مرد حق بودہ بزید و اتقائے بے ریا
 وائے آں علامہ دین نبی در خاکِ حفت

ماتق غیب اپنے سال و صلوات باعطا
 شد بخاک آں کو کہ علم و عمل سے واگفت

ایضاً دیگر

مولوی صاحب علیم الدین کہ بودہ مرد حق
 درو صدق و صفا از عمر الیٰں بردہ سبت

در بہشت جاؤاں شد زال نیازا ^{بہشت}
 بادیا ز روح با حور و علماں مستین

مصرعہ سال وصالش با عطا گفتمہ سروش

۱۳۴۰ ہجری

واہل حق شد چو او در داد جاں در راہ حق

ولہ دیگر

مولوی صاحب کہ زاہد بود و عالم با عمل

لے درینجا حسرتا دوروا کہ اورفت از جہاں

بود با اخلاق نیکو و ایامد جہاں

باد جانشین جنت و با حور و علماںش قرآن

زورقم سال وصال او عطا از روئے درد

برواہل اسے و اسے آں علامہ عذب البیان

۱۳۴۰ ہجری

فلکہ دیگر

مولوی صاحب کہ بکتیا بودہ در علم و عمل

نیک خلق و نیک خو و نیک دل نیکو نہاد

از جہاں پدرد و فرمودہ بطرز ما کھین

یا الہی در بہشت جاوداں سرور باد

جستجو بود از پئے تاریخ وصل او سرودش
سال وصالش با عطا گفته کہ او مغفور باد

تاریخ وفات شیخ فتح محمد کمرانی

درینا شیخ فاضل شیخ محمد | بنی بر لبست از دهر پر آفات
زمرگ اینچنین مرد صفا بخش | درینا مسترا بیہات ہیہات
چو مے پر سدا از سال وصالش
بگو فتح محمد شد بجات ۱۳۴۰ ھ

ضمیمہ

حالات مولف از مولف

میرے مولا ادا ہو شکر کس کس تیرے اماں کا
 حیاتی کا خرد کا شکل و صورت جسم کا جاں کا
 مجھے رک بوند پانی سے بنایا جان بھی بخشی
 عجب صنعت سے کیرا سا بنایا شکل انساں کا
 میری ماں کو بنایا میری خادم میری شیدائی
 کہلاتی اور پلاتی اور سلاتی گود میں اپنی
 کیا والد مرئی پرورش کے ساز و ساماں کا
 مجھے شفقت سے پالا اور نسبت سی مشکلیں تھیلیں
 میرے سہریلے بچ و راحت میں وہ سایہ لطف نرداں کا
 مجھے پھر چلنے پھرنے کے لئے تاب توں بخشی
 وہ بوٹا ساتھ تھا قد اپنا پیارا باپ کا مال کا
 وجود اسکا بنایا گنج نعمت خوان انواں کا

سکتا وی چلنے پھرنے کی میں اپنے پاؤں چاٹتا
 عطا کی مجھ کو گویائی بنا ایک فرد انسان کا
 لگا یا شوق تحصیل علوم دین مرے دل کو
 نہ شوق آوارہ گردی کا نہ چسکا سیربستاں کا
 تو صرف و نحو و منطق فلسفہ سیکھا بیاں سیکھا
 اصول فقہ سیکھے ترمیم تفسیر شراں کا
 مہارت فارسی کی بھی ہوئی اور خوشخطی سیکھی
 نہ کچھ فکرِ مخاشس و ماند و بود آیش خور و ناں کا
 کہ سر پر تھا میرے وہ سایہ و ظل ہما پایہ
 ولی نعم ولی حق وہ حافظ علم شرقاں کا
 جواں ہو کر ہوئی شادی پڑا جنجال دنیا کا
 کیا والد نے دنیا سے اچانک قصد رضواں کا
 جگر خستہ عطار نے سال وصل حضرت والد

تاریخ وفات حضرت قتیبہ گاہی خیر شاہ

یہ لکھا کہ ولی اللہ شناور بکر عرفاں کا
 ہجوم غم نے آکھیرا ہوئی برباد آزادی
 و گریوں ہو گیا چشمک زدن میں حال دوران کا
 بڑے تھے تین بھائی جو اگ رہتے تھے والد سے
 مجھے تھا فخر والد کی معیت اور ہم خواں کا
 مگر چچا نے مجھ کو لے لیا تھا بہر سفر زندگی

کہ تھا داماد بھی ان کا و تابع ان کے فرماں کا
 مکاں دادا کا تھا قبضہ میں پاپا کے زمیں بھی تھی
 خیال ان کا تھا دوں حصہ ہے جیسا حکم قرآن کا
 دوسرے قاضی نصیر الدین مرا بھائی میرے گھر پر
 بنا مالک وہ گھر کا اور گھر کے ساز و ساماں کا
 اسی گھر میں ہی حضرت والدہ صاحبہ بھی رہتی تھیں
 ابھی تھوڑے ہی دن گذرے ہوئے جو دخل شیطاں کا
 لگی ہوئے سخن چینی بتنگڑ بن کے باتوں کے
 فساد اور جنگ برپا ہو گیا بھانج کا اماں کا
 دگر بھائیوں کے گھر میں بھی نہ تھی اماں کی گنجائش
 برا حال اب ہوا تھا حضرت اماں کی گذراں کا
 دوسرے چاہنے فرمایا نکل جاؤ میرے گھر سے
 تمہارا کچھ نہیں دعوے بکیرا چھوڑ دو یاں کا
 میں اپنے گھر کو چھوڑا اور چچا کے گھر سے یوں نکلا
 میں علوانی کے نوکر کی طرح گھر کا نہ دکان کا
 کہوں کیا دل کی حالت اور کہوں کا دل کی کیفیت
 نہ ذہن تھا نہ مردہ تھا نہ شہری تھا نہ جبراں کا
 دوسرے میری بری گت تھی ادھر یاں کی بری حالت
 فلک پر شور مچو غانا تھا ہمارے آہ و آغشاں کا

نہ یاروں میں کوئی یاور نہ بھائیوں میں کوئی بھائی
 عجب چرفہ تھا بگڑا ناگہاں اس چرخ گرداں کا
 فقط کپڑے بدن پر تھے نہ پیسہ لال تھا پلے
 نہ دمڑی بیک بیوا پر تھا نقدِ یاس و حسراں کا
 غموں کے تیج و تابوں میں نگوں سراور سیاہ روزی
 وہ بیپلاقت کہ میں اک تار تھا زلف پریشاں کا
 الہی کیوں کیا پیدا مجھے اس وارِ سانی میں
 میں ہوں بیزار جینے سے وظیفہ تھا بہ سراں کا
 نہ سایہ دار ہوں اور نہ شردار اور نہ پھلواری
 ارادہ کیا تھا بونے سے مجھے بستیاں میں سقاں کا
 میرے مالک مرے مولا تیری رحمت نے پارمی کی
 نخل باہر بیوا پرٹھہ کر وظیفہ رسم رحماں کا
 ملازم ہو گیا میں جا کے بند و بست جہلم میں
 بجالایا سزا راں شکر تیرے فضل و احساں کا
 کرایہ پر مکاں لے کر گزارا کر یا اپنا
 میری اماں بھی جا پہنچیں جو قبلہ میرے ایمان کا
 تھے ہم غرقاب بحرِ بیسی اور نا توانی میں
 کنارہ پالیا ہم نے غموں رنجوں کے طوفان کا
 لگی اب دور ہونے بے بسی بے ساز و سامانی

لگا نزدیک ہونے وسیع و لطف و فضل رحمان کا
 چچا صاحب بھی جہلم ان دنوں اول مدرس تھے
 کبھی وہ دیکھتے مجھ کو کبھی میں ان کو جاہلانکا
 بنا موقتہ دنوں سے اب کدورت دور ہونے کا
 پر از نقد تمنا آرزو کی جیب و داماں کا
 ادھر تھا مشورہ اپنا کہ ہم بی بی کو لے آئیں
 ادھر چچا کو بھی علم تھا بہت بیٹی پریشاں کا
 ملے آپس میں جوں توں کر کے اور پھر مو گئے راتھی
 تو بھیجا دختر اپنی کو پر ہا صد فکر مستان کا
 جب آئی نیک بی بی رکت و دولت بھی ساتھ آئی
 تھی ہر شب شب برات اور دن تھا ہر دن عید مضاف کا
 ترقی دے کے عالم نے مجھے تبدیل فرمایا
 گیا جہلم سے میں چکوال ہو کر منصرم واں کا
 میرے مالک مرے مولامرے محسن تیرے قرباں
 دیا چکوال میں فرزند نوزدیدہ و حسان کا
 محمد اسلم اس کا نام رکھا ایک عالم نے
 رہے یارب سلامت جب تک ہے دور دوراں کا
 عطا دے وقت و روز و ماہ و سال اس کا عجب کہا
 سحر گاناں ہوا پیدا و تھا دن عید قرباں کا

نارسخ تولد ز نور و از محمد
 سلم طالب عمرا

ہوا پھر سید و لبست آخر ہوا تحفیت عملہ بھی
 کہوں کیا حال تھا اسوقت اس عاجز پریشاں کا
 ابھی کھوڑے ہی دن گزرے تھے پھر نڈی بن جانے کا
 ادا ہو کس طرح سے شکر اس کے لطف و احسان کا
 یہاں تھا بند و لبست اور کار و اونچی ضرورت تھی
 مقرر ہو گیا ناظر میں تحصیل گوجر خاں کا
 ابھی اک سال گزرا تھا کہ پھر میں منصرم ہو کر
 گیا کوہ مری چارج لیا تھا کوٹ مستیاں کا ستوہی ستیاں
 خیال اپنا لیا ہمراہ واسلہ مسافر میرا
 تو بعد اک سال بیدی ہوئی میری لہوڑہ میں
 یہاں پر پہنچ کر میں نے لیا چارج مسلخوال کا
 جناب مولوی عبدالغنی اسسٹنٹ تھے یہاں کے
 کروں کیا وصف ان کے احسان و احساں کا
 میں ان کے ساتھ رہتا تھا جو وہ دور میں رہتے تھے
 کبھی دورہ پیاروں کا کبھی دریا و میدان کا
 کر یا کار سارا مالکا جاؤں تیرے مشریاں
 بن ہر موسم سے کیونکر شکر ہو اس تیرے احساں کا
 بہت بایوس اور نو مید تھا و مسل تمنائیں
 پڑا جلوہ شب تاریک پر مہر درختاں کا پڑ

بکھی ڈیٹی کشتن صاحب گجرات نے چھٹی
 طلب فرمائے گرداوریہ دیکھو فضل رحمان کا
 تو میں بھی بن کے گرداوریہ گجرات میں حاضر
 بلا حلقہ مجھے عمدہ جلال آباد جٹاں کا
 تو اب گجرات میں رہ کر سفیدہ لے کے بنوایا
 مکان اپنا فراخ و پردہ دار و صاف اور بانٹا
 لگے رہنے پھر اپنے گھر میں آرام و عزت سے
 نہ کچھ ادا کا احساں نہ فیروں کا نہ انوال کا
 شب و بچور کلفت کٹ چکی راحت کا دن نکلا
 درختاں ہو گیا چہرہ مرے بخت پریشاں کا
 ہوئی ہر قسم وسعت فسراخی اور آسانی
 ہوئی ہر طرح کی نزہت رہا کہنکا نہ خدا کا
 پھر اک لڑکا کرم سے مجھ کو بخشا میرے مالک نے
 وجود اس کا گل خوبی و چہرہ ماہ تاباں کا
 محمد اعظم اس کا نام رکھا تھا مقفی ہو
 محمد اسلم اس سے پہلے تھا نام اسکے انوال کا
 رہے جوڑی سلامت تا قیامت عیش و عشرت سے
 نہ ہو فکر معیشت اور نہ شکوہ چہرہ گرواں کا
 ۱۳۵۵ھ ہجری سرور جم و نور چشم و امن دل ہے سال اس کا

علاء پور جٹاں

تاریخ تولد زبور واد محمد اعظم طالب علم

ولادت کی سحر نغمہ یہ تھا مربع سحر خواں کا
 مگر افسوس اس کی والدہ عاجز ہوئی تپ سے
 فقط نوماہ پایا تھا دودھ اس بچے نے اس ماں کا
 حکیموں نے بہت سوچا دوا دارو بہت برتے
 اثر لکن نہ کچھ دارو کا فائدہ درماں کا
 تپدق نے اسے کہا یا سوئی وہ سوکھ کر کاٹنا
 گئی جنت کو دنیا سے سہارا یکے ایساں کا
 اجل اسے تنگدل تجھ کو نہ بچوں پر بھی رحم آیا
 یتیموں کی نہ کی پرواہ نہ اسکے شور و اغشاں کا

بری سو کر گناہوں سے بجنات الغنیم آئی
 عطار آہ کھینچی اور لکھا سال جسراں کا
 رہی دو سال بیمار اور لاچار اس تپدق سے
 زچہ سے ہی ہوا لازم تھا اس کو دشمن جان کا
 سوتیلی والدہ نے گود میں اعظم کو پالا تھا
 کہ بہر پرورش چارج لیا جیساں نے اس ماں کا
 کبھی بکت خطائی اور کبھی چاول کھلا دینی
 کبھی تھا دودھ گائے کا کبھی تھا خستہ ماں کا
 خدا کے فضل سے اس نے بڑی تکلیف پالا
 غرض یہ ماں تھی اسکی اور یہ بچہ تھا اسی ماں کا

بارتخ و وفات والدہ محمد اعظم حضرت ابراہیم

میں لکھی ہوئی

پھر اسلم کی ہوئی شادی میرے بھائی کوٹاں دہانے
 محمد حسن نام اسکا جو پکا دین و ایمیاں کا
 عدل نے اپنی رحمت سے ترقی مجھ کو دلوانی
 ہو میں صدر قانوٹکو و انسروپنے اقراں کا
 محمد افضل اس مالک کی رحمت نے دیا مجھ کو
 نصیب اسکی ہو عمر حضور و نخت اسکو سلیمان کا
 عطاء حق نے کیا پیدا ہوا نخت جگر لکھا
 سن میلاد مولود سعید و نیک عنوان کا
 عطاء فرمایا پھر مالک نے اک فرزند نیک اختر
 گل گلزار محبوبی و ثانی ماہ کنفساں کا
 سنو سال ولادت میوہ باغ مراد آیا
 ہو نخت اسکو سکندر کا تو علم اسکو ہولقمان کا
 تو کھنٹی میں ہوئی اعظم کی شادی خانہ آبادی
 مزاراں شکر اے مالک تیرے الطاف احسان کا
 ہو میں نائب تحصیلدار اب خاص پنڈی میں
 تو فرزند اک دیا حق نے مزاراں شکر بڑواں کا
 عنایت نام ہے اسکا عنایات ابھی سے
 جہاں میں وہ رہے فورم ہوا سپر فضل رحمن کا
 بیا چیں میوہ تازہ نخت نخت زندگی لکھا

۱۳۱۳ھ

۱۳۲۱ھ

۱۳۲۳ھ

تاریخ تولد بر نور دار محمد افضل صاحب

تاریخ تولد بر نور دار محمد افضل صاحب

تاریخ تولد بر نور دار محمد افضل صاحب

خودتی سال سیلاو اس گل خوشرو و خندان کا
 ہوئی افضل کی شادی پھراک اچھے گھر میں گھر تل کے
 حکیم فضل دین کے ماں جو ثانی ہے وہ لقمہاں کا
 تو میری والدہ صاحب گئی دنیا نے فانی سے
 اتنی بخشدے ان کو کر آساں روز میراں کا
 محبت اکھ گئی اور الفت و شفقت کا دن ڈوبا
 اندھیرا ہو گیا مجھ پر شب و بجور بھراں کا
 کب پھوٹا جو غم سے روز و ماہ و سال یوں لکھا
 جو عادی دوم کی شکر اورد و شبنم دن کی بھراں کا
 اتنی مغفرت کرے میری اماں کو رحمت سے
 نصیب اسکے ہو جنبت حوض و کوثر بارغ رضواں کا
 میرے تھے تین بھائی مجھ سے عالم با عمل ساے
 ہراک خوش خالق و خوش صوت تھا ثانی ماہ کنجاں کا
 نصیر الدین بڑا بھائی بزرگ و بہتریں سب سے
 گیا وار بقا میں چھوڑ کر جھگڑا وار حدناں کا
 تو سال فوت اس منظور کا معذور ہو گیا
 خدایا اس کی تربیت پر بسا دے ابر عفران کا
 برادر دویمی تھے صدر دین وہ بھی ہو گرا ہی
 یلکاب جاوداں سمراہ کے کبر بوز ایساں کا

تاریخ وفات حضرت والدہ ماجدہ حضرت اشرفیہ

تاریخ وفات حضرت اشرفیہ

وفات ان کی ہوئی جاگا نگر ہی بحوالہ ہیں دیکھو

لکھوں کیا غم کی کیفیت کہوں کیا رنج و آریاں کا

شود و یا وید صدر الدین بفرودوں بریں بکھا

عطا نے سال وصل اس بے وطن اور خانہ ویراں کا

برادر سوئی میرے محمد حسن نام ان کا

گئے دنیا کے فانی سے سہارا پا کے رضواں کا

ہذا بخشے بڑے ذی حوصلہ اہل مروت تھے

وہ عالم با عمل تھا اور پختہ عہد و پیمان کا

ستمبر بست وینچم تھی کہ دنیا سے ہوئے اوہ عمل

دل رضواں سے نکلا سال وصل حضرت اخوان کا

رہی تاب و تواں جب تک کئے سب کا گویا کے

ہر اک کام اپنی طاقت حوصلہ اور عزت و شان کا

کیا اولاد کو بھی پرورش تعلیم و تربیت

پھر ان کی شادیاں کیں جس طرح ہے فرزند ناں کا

ہست امداد کی نویشیوں کی اور احساں کئے ان پر

در تیغ ان سے نہ رکھا اپنی طاقت اور امکان کا

ساوک ان سے کیا انہیں جو تھے مفلوک و مفلس

مروت کی جہانتک حوصلہ تھا ہمت و شان کا

مکان بنوادیا ایک کو بس اپنی صرف و ہمت سے

۱۸۹۸

۱۸۹۸

تاریخ وقایع برہم پورہ

تاریخ وقایع برہم پورہ

جو تھا قابل سکونت اور کافی اسکی گذراں کا
 کہسی کی اپنے مال و زر سے شادی کتخدائی کی
 دیاز پور دیا کپڑا بس اپنے جیب و داماں کا
 یتیموں مفلسوں کی پرورش کی اپنے گھر لا کر
 بہت لا کر کرائے راہ دکھا یا سو دو نقصاں کا
 بہت لوگوں کے کام آئے بہت مشکل کشائی کی
 کوئی مرہون منت اور کوئی ممنون احساں کا
 غرض ہر اک سے امید رہی اور خیر خواہی تھی
 کہ تھا برتاؤ اپنا گل سے جوں ابر بہاراں کا
 مگر یہ کھیل تھا میداں میں میری عمدہ داری تک
 چھٹی جب لا کری تو تھانتاں نہ گوی و چوگاں کا
 جو ہیں میں نو کری کو چھوڑنیشن لے کے گھر آیا
 تو دیکھا سب عزیزوں پر دیگر گوں حال دوران کا
 جو غرضوں کا اٹھا پردہ ہوئی بد طینتی ظاہر
 یہ موقع تھا بس اظہارِ نفاق و حسدِ پنہاں کا
 کوئی بیزار بلنے سے کوئی لاچار آنے سے
 کوئی شاکی تھا غیبت میں کوئی دشمن بنا جانکا
 ہزاراں صفت و صد لعنت ہے امید و ناکہا
 زمانہ سے کہ ہے یار و وہ غداران و دونوں کا

کسی پر ہم کو کیا شکوہ جو اپنے ہی بزدل ہیں
 مصیبت پر مصیبت بے کہوں کیا رنج واریاں کا
 گئی آنکھوں سے بنیائی گئی تاب و توانائی
 جگر نختوں کی بیماری پھر اٹکے مرگ و نقصاں کا
 میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز
 اجل نے کھایا اس کو ہوا جب سال باریاں کا
 جگر سے پارہ پارہ اس جگر پارہ کے مرنے سے
 ہیں آنکھیں خوں فشاں اور دل ہے زخمی تیر جگر کا
 دیکھا وہ چاند چودس کا شش و دو با منگرمی میں
 عطائے عمر وہ نے سال وصال اس راحت جاں کا
 پھر اس کے بعد اجل نے لے لیا میری زبیدہ کو
 تپ و ق سے چھڑایا اور دکھایا راہ رضواں کا
 زبیدہ پاک دامن تھی نصرت وہ ہوئی فانی
 لکھا مصرع عطاء نے سال وصال اس پاک دامن کا
 رہے ہیں ایک لڑکا ایک لڑکی یادگار اس کی
 سلامت وہ رہیں باریک جبتک چرخ گرداں کا
 مصیبت اک نئی آئی ہمارے پرستو یار و
 کہ افضل کالج لاہور بنی۔ اس میں سبق خواں کا
 پڑھا دو سال کالج میں جو وقت امتحان آیا

میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز

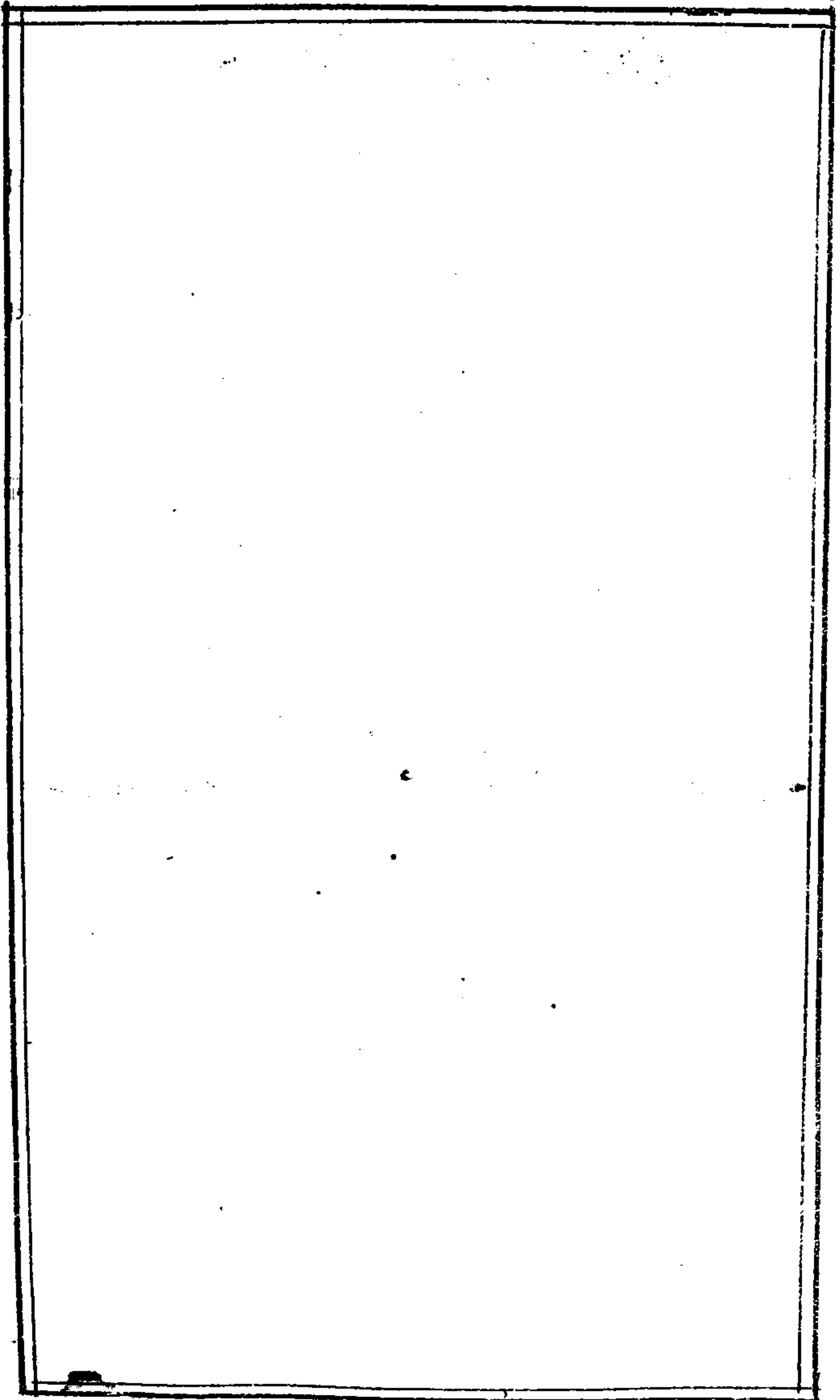
میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز

تاریخ وفات حضرت امیر احمد
 تاریخ وفات حضرت امیر احمد

خاق

تو گل گھوٹو کی بیماری سے خطرہ پڑ گیا جاں کا
 شفا خانہ میو میں لاکے داخل کر دیا اس کو
 علاج اسکا سٹوا اپریشن اور دار و دورماں کا
 نہ آیا سانس اسکو پندرہ دن ناک کے منہ سے
 نلی شاہ رگ میں کی تب سانس کو رستہ ملا واں کا
 خدانے از سر نو جاں بخشی اور بیچ نکلا ڈ
 وگرنہ کچھ نہ تھی امید صد ہا شکر یزدان کا
 شفا خانہ سے نکلا تھا بہت کمزور و ناطاقت
 نہ اس میں گوشت و خون تھا فقط اک مٹت استخوان کا
 لگا ہونے وہ فریبہ دن بدن طاقت لگی بڑھنے
 کہ میرے دل پہ نکلا کارنیکل دشمن جان کا
 مجھے دو ماہ بعد آرام آیا اور ہوئی صحت
 بن ہر موسے صد ہا شکر اسکے لطف احسان کا
 ہمارے پر کیا صد ہا روپیہ خرچ اسلم نے
 در بیع اس نے نہ رکھا خرچ کا خدمت کا احسان
 خدا اس کو رکھے راضی وہ خوشیوں میں پھلے پھولے
 رہے اقبال و عزت سے ہے جب تک دُورماں کا
 مگر اس خرچ و کلفت و کا یا حصہ نہ اور دلانے
 نہ پائی کا نہ د مڑی کا نہ دارو کا نہ د رماں کا

بھڑا سرطاہ



ذکر حالات قوم را چہوت کھو کھر

المعروف

راجہ سی

منقول از بیان جد امجد حضرت قاضی محمد فتح جلال حیاں است کہ
چوں باولا و حضرت علیؑ علیہ السلام آتش تفرقہ و فساد مشتعل گردید برادر
حضرت امام باقر علیہ السلام از ایشان جدا شدند و با اسمعیل کہ از برادران
امام بود در پیوستہ فرقتہ اسماعیلیہ قائم نمودند۔ حضرت قطب کہ یکے ازین
ما بود و بعد از ان بنام قطب شاہ گردید از ان فساد و خانہ جنگی گرفتہ
مع والبتگان و متعلقین خود از عرب بفارس رسیدہ اقامت ورزید و
کثیر الاولاد گردید بعد از ان پسرانش ہم دو فریق گشتند۔ یکے آنکہ امام
باقر علیہ السلام را امام برحق تسلیم نمودند۔ قہقہ کہ بعد از ان بنام کھو کھر
نام زوشد یکے از انہا بود۔ دویم ہیکہ حضرت اسمعیل را مادھی برحق پنداشتند
شام فرقتہ اسماعیلیہ گشتند۔ این گروہ را عوانی میخوانند کہ بعد از ان بنام

اوان مشہور گرویدند تفرقہ و فساد باہین ایں سرود گروہ ہم روئے نمود تا ہرکہ
 نوبت بکشت و خوں رسید و تفصیل ایں رویداد دریں مقام غیر ضروریست
 مسی کھو کھرتاب مقاومت و اقامت خود ندیدہ از فارس بکاشت بجای
 در آمد بے بر نہ آمد۔ کہ ایں جا بہ ہند و ستال رسید و صحرا سے را کہ از
 جنگھائے غیر آباد و مناسب خود و اتہہ طرح اقامت انداخت و صورت
 آبادی و تعمیرات و زراعت آغاز نمودہ آباد گروید۔ نام ایں آبادی گروہ
 کھو کھراں نہاد کہ بعد ازاں بکثرت استعمال گروہ کھرا نہ مشہور
 گروید تا آنکہ سلطنت مغلیہ بکاک ہند و ستان و نواحی او استیلا یافت
 و ریاست ہائے خورد کہ بودند ہمہ زیر تسلط سلطان وقت گرویدند از
 اولاد کھو کھرا بعض ملازمت شاہی اختیار نمودند و ازیں ما بھرت و حیرت
 بیغایات شاہی مقرب بادشاہ گرویدند۔ بس حکم پادشاہ وقت مردو
 مذکوران بتسخیر ریاست جموں مامور گشتند تا آنکہ ریاست مذکور مفتوح
 گروید۔ حیرت حسب حکم سلطان در انجا بکار وادگیر ماند و بھرت باز بدہلی گروید
 و سنگا میکہ کہ بعد از انقضائے زمان طویل اختلال و زوال و حالات روزگارا
 روئے نمود۔ اولاد کھو کھرا رقبہ گروہ کھرا تہاگ گروید۔ بعد ازاں ما بجا
 تیلانش معاش منتشر گشتند اکثرے از انہا با ایں صلح گجرات ہم رسیدند
 و حسب مناسب بسبب ہائے مختلفہ از ہم جدا شدہ در جنگ ہائے متفرقہ
 متماکن گرویدند و آبادی نمودہ آباد شدند چنانچہ بعض دیہات ایں قوم
 بنام سورت آباد کنندہ نامزد ہستند۔ مثلاً وہیہ و توچہ سہو کہ بنام سہو

مورثان آباد کنندگان یعنی دتو و چو پڑ موسوم است و سعد ائند پور کہ سعدا
 نامی مورث این وہ را آباد نمود و علی مذا و اکثر دیہات این قوم بنام
 قوم آباد کنندگان موسوم هستند و نام ہر یک وہ کھو کھر است کہ از بیت
 متجاوز هستند و بعض دیہات کہ بجائے آبادی ما کہنہ کہ گاہے ویراں
 شدہ بودند این قوم از سر نو آباد نمود۔ الا بنام کہنہ خود موسوم ماند۔ اولاد
 ہجرت در نواحی ملک جموں و راجہ دورا کٹر دیہات متمکن و قابض هستند
 ازیشاں ملک سندھو کہ پشت چہارم ہجرت میرسد یعنی ایات شاہی
 ممتاز گردیدہ رقبہ غیر آباد متصل دو آراہ کہ از مقام ہجرت بفاصلہ سیل
 بجانب شمال واقع است حاصل نمودہ و آباد نمودہ آباد گردید و نامش
 یہ قوم خود کھو کھر نہاد۔ از طغیانے سید پ نالہ در واڑہ اگرچہ آبادی
 بارہا ایشاں یافت۔ اما باز درست و آبادی بہ پشت چہارم ملک
 سندھو۔ ملک ملہو خاں ادیر در اں خود تہہ شیم نمودہ از جانب کھو کھر
 بشرق بفاصلہ ۲۰۰ کرم آبادی بنا نمودہ بنام خود نامش موضع ملہو نہاد
 تا حال بفضل ایزد بہمال موجود و بحال است۔ پشت ہفتم از ایشاں
 ملک سبحان کہ از طفولیت سودائے حصول علم دین متین در سر و است از
 والدین و خویشاں آوارہ گردیدہ۔ بلکہ سندھو رسید و باز خیرش
 بوالدیش ہم ز سید در را چوتانہ علم حاصل نمود تا کہ در زید و شاہی
 و کتخدانی خود بخشناندان را جنس نمود و یکے از ایشاں گردید و کشیر الا و لا و گشت
 پس سلسلہ زوجیت و مناکحت ذکر و اثبات در او رسم شمولیت شای

و عمی وغیرہ ہمہ بخاندانِ راج پنس منوط و مربوط گردید و قومیت ہم را جنس
مشہور شد و چونکہ این خاندان درس و تدریس علوم دین متین ہم
میداشتند اکثرے بلازمت شاہی باریاب شدہ۔ میگذاشتند
و بعدہ مائے جلیلہ ہم مختار مختار شدند تا آنکہ کوس سلطانی و جہانبانی
نام حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ غازی بنواختند۔ حافظ محمد طاہر کہ بہ
پشت مفتیم بکاک سجان میرسد و رال وقت مقرب بادشاہ جہاں پناہ
بودند چوں قلعه گجرات تعمیر نموده آباد نمود حضرت مذکور قاضی القضاة
دریں جا مقرر شدند و بقوم را جنسی مشہور شدند و از انجا کہ ملک دور
دریں جا رسیدند و اقامت وزدیدند۔ سلسلہ زوجیت خود بخاندان مفتیان
شاد یوال مربوط کردند چنانچہ ہمیشہ مولوی محمد افضل والد مولوی محمد اکرم
المخلص ختمیت صاحب کجایی بجمال نکاح خود را آورد۔ آباد
شدند۔ باقی برادرال و یکدیگر بدستور تا حال بہ گروہ کھرانہ آباد هستند
بعد ازال اولاد ایشان این سلسلہ را بخاندان مائے صاحب علم و متنا
زماں مثل خاندان قریش عرب گجراتی و خاندان نظیان جلالپور و نیز
بخاندان خود کھو کھو از ذکور و چہ از انات جاری نمودند۔ تا ریخا منقل از بیابان
تذیب چنانچہ تا حال این سلسلہ موجود است کہ والدرا رقم الحروف از خاندان
مفتیان شاد یوال است و از قریش عرب سہ دختران دریں خاندان موجود
اند۔ و ہمچنین از قوم خود یعنی کھو کھو سہ دختران الحال موجود هستند و تنیکہ
حضرت حافظ محمد طاہر قاضی القضاة مقرر شدند مورد عنایات خاص سلطان

گرویدہ موضع ساہرو و حاجیوالہ و سر یالی گجراں و نالوالاں رنگ پور مشہور
 گجرات بومہ جاگیر و عطیہ معافی حاصل نمودند۔ چنانچہ اولاد ایشان بعد
 ازال باہن خود ما تقسیم معافیات نمودہ وہ بدہ متمکن و آباد گردیدند و
 پندرہ سب علوم دین مشغول و مصروف ماندند۔ چنانچہ اصل فرامین و
 گذاری مائے معافیات موجودہ ماندند تا کہ طوائف الملوک روائے
 نمود و کس کسے را پر سال نماند۔ و خود سری و بیباکی از حد گذشت
 بدست سکھال رسید و تاریکے ہل و غارت جہاں را سیماہ کرد و
 ویرانی ماروئے نمود۔ و بد انتظامی و بی آرامی از حد گذشت۔ و چارواں
 عالم زیر جلیاب اعتساف متواری گشتند۔ و کسیر از مقبوضات خود موقوفہ
 استفادہ و تصرف دست نداد تک و دو و نقل و حرکت ممبر اتقال
 و احمال از جائے بجائے روز و شب روئے نمود۔ بخت شب و بچور
 مصائب و آلام را صبح مواہب آرام پیدا شد و عنان حکومت بدست
 انگریز درآمد و از چار سو سورت آرام و رفاهیت مبضہ ظہور آید تا آنکہ
 بند و بست اراضیات و رعایا بر ایاز اسیر نو انتظام یافت و تحقیقات
 حقوق ملکیت و موروثیت گردیدہ استحقاق حق بحق دار رسید۔
 چونکہ اندرین تحقیقات اساس حقیقت بر قبضہ داشتند۔ و غیر قابل
 راکس پر سال نماند چون معافیات این قوم از قبضہ بدر رفتہ بودند
 و مدت مدید گذشتہ بود۔ ہر چند کہ باعانت احکام و گذاری مائے
 سلطانی بہت ما نمودہ شد بیچ سووے بدست نیامد و آل معافیات

غضب شدند اولاد حضرت مدوح را گزاره نماید ناچار بکازمت شاهی متنبست
 گشتند و بعضی پیشه تجارت اختیار نمودند یا کارے دیگر۔ قال محمد کہ کسی
 ازین خاندان محتاج بمجلس یا مفارک نیست و اکثرے عمدہ ہائے جلیدہ
 شاهی ممتاز گشت گزراہند و اکثرے تاجران ذیشان و غنی و صاحب
 مال و جاہ بودہ اند۔ و با حال این خاندان بجلیدہ علم معلی و خوشحال است۔ و
 عمدہ ہائے تحصیلداری و سب انسپکٹری و انسپکٹری پولیس و انسپکٹری
 انکم ٹیکس و کم و بیش از و درین خاندان موجود اند و شجرہ نسب این قوم
 چنین است کہ نوشتہ شدہ بہ صفحہ ثانی باید دید۔



مرثیہ و وفات سید جمال الدین علی قدس سرہ از سید
 رحم رسول منمخلص بالاکہ از پیر است ہفت تاریخ
 وفات برمیآید کہ حروف منقوط بیت و حروف غیر
 منقوط بیت و حروف منقوط مصرع اول یا غیر
 منقوط مصرع ثانی و بالعکس جدا جدا تاریخ ہستند

اسوہ ملک سعادت قبلہ سرانس و جا
 داویرا مجاہدیت نام دارخانداں
 سرور جسم قضاں پیشوا می امجدیال
 آلم اصحاب صولت رونق اہل جہاں
 محرم مجد و علاء و باعث امن امان
 عالم نقد سواب و سجدہ گاہ راستاں
 عمدہ مہر و عطا مقبول جان عاشقان
 اجود اصحاب نعمت کلامگار عاقلان

مرجع اجل و ہمت عمدہ کون مکان
 قدوہ اقطاب ہر و مجمع ارشاد حق
 صاحب علم و طریقت ماوی مجد و صفا
 امجد ملک صلاح و کعبہ اہل خرد
 داویر صدق و صواب امجد ملک علوم
 ابجد اصحاب جو و وسوم سر خدا
 شاہ اسلام جلال اصحاب رشد و کمال
 محسن الامکان مستوجب قرو عطاء

سرورِ قطابِ الٰہی جاہ و انتہا
 عمکب و ہر اہمیت نورِ قطابِ جہا
 صدقِ مہر و صدقِ مننتِ اجودِ صاحبِ جلال
 احسنِ اصحابِ صدقِ تاجدارِ صالح
 سرورِ ابدالِ جاہ و قدوہ ہندوستان
 عالمِ مقصودِ عرفانِ پیشوائے امجد
 صاحبِ علم و ثنائے مصرعِ امرِ جہا

داورِ مجاہدِ رشید و کعبہ شاہ و گدا
 قطبِ اہلِ حترام و اجودِ مال و قطا
 مرشدِ اصحابِ کاملِ شاہِ اہلِ مجددِ علم
 عارفِ حقِ پیشوائے اہلِ کامِ جاہ و قدوہ
 حامیِ آفاقِ رحمتِ موجبِ تہذیبِ ہی
 صادقِ قان و کاملِ لاوردِ رضا جلال
 جانِ بدادہ و در اہلِ مکتبہ و مال و قدر

گفت بالاسیال میرا مجدد مولائی صدق
 یافت سبحان را امام دہر و واسے جہا

از کرونا کر رحمت اللہ علیہ

نام بیوس اچھر کا چون کر یو چیا
 دو ملا یو تیج گنا بیس سو دیو ار ا
 باقی کر یو ۹ نو گنا دو اور یو بلا
 ایسی بدھ سے نانا کا محمد یو بینا
 تب مہسنی لولاک کا عھٹ پٹ سمجھا جا

الف
ب
ج
د
ه
و
ز
ح
ط
ی

الف = ۱
ب = ۲
ج = ۳
د = ۴
ه = ۵
و = ۶
ز = ۷
ح = ۸
ط = ۹
ی = ۱۰

عدا کرتے
—

۱ = ک
۲۰ = ل
۳۰ = م
۴۰ = ن
۵۰ = س
۶۰ = ع
۷۰ = ف
۸۰ = ص
۹۰ = ق
۱۰۰ = ر
۲۰۰ = ش
۳۰۰ = ت
۴۰۰ = ث
۵۰۰ = د

خ = ۶۰۰ | د = ۷۰۰ | ض = ۸۰۰ | ظ = ۹۰۰ | غ = ۱۰۰۰

ترجمہ اشعار مولف

نام ہر شے پچو جسم است او چو جان
 نیست خمے کہ بر وایں جام نیست
 صنعت وہ با چار یاران بنی تو
 جگہ کن عرصہ بہ پیش تیج تن
 یعنی بر بست ای اجی قسمت پسند
 یعنی بازہ ضرب کن بعد از شمار
 پس نگر محبوب پت ذوالسن

نام نامی محمد آ جواں
 نیست نامے کاندرواں نام نیست
 نام ہر شے با جمل گیرے صبی
 پس دو سبطین بنی ایزاد کن
 باز کن قسمت ہمہ با چار و تیج
 حاصل قسمت بزین یا تیج و چار
 دو بجاصل ضرب او ایزاد کن

اے عطا کن ہم سر پاک را
 معنے آں کلمہ نولاک را

مثال برائے توضیح مثلاً

گو بند رام - چار گونہ - دو ایزاد - پنج گونہ - بر بست تقسیم باقی ماند - یا نہ ضرب

۳۲۳ ۱۲۹۲ ۱۲۹۴ ۶۴۷۰ ۱۰ ۹۰

دو ایزاد - پس اعداد اسم محمد ۹۲ بستند با این طور نام حضور پر نور از ہمہ

۹۲ اسما خواہ مسلمان باشد یا سہند و یا سکھ یا دیگر کافر

یا حیوان و شیر بر می آید -

قطبہ تاریخ طبع کتاب حالات حضرت مسیح موعود ص

سجادہ نشین درگاہ پیر شاہ غازی از مولف

ملک تالیف فرمود است چون شیخ عجاب آمد
کہ اہل درو عرفان را شہ مالک قاری آمد
قبول خاطر پیر و جوان و شیخ و شاہ آمد
و جیزدوا صبح و لایح کج پر از صدق و صدا آمد

بجہ اندر چہ خوش مضمون کتاب مستطاب آمد
بحالات سہمی صاحب لولاک نوشتہ
مضامینش رفیع و طبع مساویں خوشخطی
دآمینش مبرا و معرا از کم و بیشی

ندای غیب در گوش عطا از علیوی سالت

۱۹۱۴ء

ملک زوشمہ ذکر کمالات جناب آمد

۱۳۳۲ھ

ہجری پاک حالات از حیات عارف کامل

چو پسیم ز سال طبع از ماتف جواب آمد



شجر طہیت اہل طریق کہ حسب اللہ عابدان خوردار

محمد اسلم تالیف منوودہ شد شجرہ خاندان حقیقت اہل ہشت

بذات پاک نور مصطفائی

خداوند ابشان کبریاے

محمد با عتہ ایچاد کو نین
 بحق حضرت باب المدینہ
 علی شیر خدا و شاہ مرداں
 وحی مصطفیٰ دستریزواں
 پی بونصر خواجہ حسن لہری
 بعبد الواعد ابن زید یارب
 بحق شاہ ابراہیم بلخی
 پے خواجہ سدیدین حذیفہ
 پے خواجہ امین الدین بصری
 بحق حضرت ممشاد یارب
 بحق شیخ بواحق شامی
 بحق خواجہ بواحق مہد ابدال
 پے خواجہ محمد اسمد ابن احمد
 پے قطب زمانہ شیخ مودود
 بحق خواجہ عثمان برومی
 بحق شاہ بخر غوث اجمیر
 بدینا دستگیر بے پناہاں
 بحق شیخ قطب الحق والدین
 پے حضرت فرید الدین شکر گنج

محمد جلوہ ذات خدا سے
 جناب تاجدار اتمائے
 جہان پہلوان لائقائے
 امیر کشور مشککتائے
 سیر آرا می ملک پارسائے
 فضیل ابن عیاض اہل صفائے
 کہ شاہی کرد قریباں برگدائے
 جناب عمر عشی برحق فدائے
 پبصر اہل عرفاں روستائے
 ولم کن شاد و از غم وہ روائے
 درختاں مہر برج چشتیائے
 دریکتائے بجز اصدافائے
 بو یوسف شہ مصر صفائی
 پے حاجی شریف ذوالعلا
 شہنشاہ سر پر پیشوائے
 معین الدین سن قطب فدائے
 شفیع و شافع روز جزائے
 ہمالیوں کبشیا را اولیائے
 سر آرا می زند و پارسائے

نصیر الدین چلار غ اولیائے
 کمال الدین کمال اصفیائے
 بعلم الحق والدین وہ رسالے
 جمال الدین حسن اہل صفائی
 پئے شیخ محمد مرتضائے
 امام و پیشوا کے اقبیائے
 کلیم اللہ ولی برحق فدائے
 بیخبر الدین فخر حشتیائے
 بزرگ خواجگان درر منکائے
 غلام فقرا و صد تاج شاہی
 باوج حشت شمس حشتیائے
 درخشاں مہر برج مرتضائے
 گل رعنائے بلوغ مصطفائے
 خمیے زہد و تقاور ہمنائے

باسم بندہ عاصی نظر کن
 رامی وہ زغمہائیں رامی

زہین و دشنہ و تیر قنائے
 نگراں لطف پاکت گرنائے
 ولطف سنگ گرد مومیائے

بحق خواجہ ماقطبِ وہلی
 بحق خواجہ علامہ دھسر
 پئے خواجہ سراج الدین بلطف
 بحق خواجہ محمود راجن
 بحق خواجہ حسن محمد
 بحق حضرت بھائی مدنی
 بحق خواجہ شہباز عرفان
 پئے حضرت نظام الدین ہشتی
 پئے نور محمد نور عرفان
 بحق خواجہ شاہ سلیمان
 بحق شیخ شمس الحق والدین
 بحق خواجہ مہر علی شاہ
 سہے سر و گلستان سیادت
 زہے بھر علوم گوہ عرفان

جگر خوں دارد و دل پارہ پارہ
 نہاندیش بے بیچ امید ز دوراں
 ولطف تار ہم گلزار گردو

گہے با آذر ابرہیم بخشی
 کہ از غرقاب طفلے را بر آری
 گہے زندانے راتاج بخشے
 چہ کم گرو دز لطف اے خداوند
 ز غم ہائے والہم آزاد باشم
 طفیل خواجگانِ حشت یارب
 بکرمت ہائے شان کن دستگیری

دہی از نار مزووش رمانی
 بفرعونے نماید موسیانی
 کند در ملک مصر او بادشاہی
 یابیں عاجز کرم گریہ مناسانی
 بیایم بر تمنا مار سائے
 ز رخ و درو و عصیاں وہ مانی
 کہ کار مشکلم آساں نمائی

ز بند محنتم آزاد گرداں
 بہ نعمت ہائے خوشیم وہ رمانی

شجرہ طیبہ خاندانِ غوثیہ قادریہ پیرزادہ مصطفیٰ لہرہ

بذاتِ پاکِ نورِ مصطفائی
 محمدِ جلوہ ذاتِ خدائی
 جنابِ تاجدارِ ان مانی
 جوانِ پہلوانِ لافتائی
 امیرِ کشورِ مشکلتشائے

سداوند ایشانِ کبریائی
 محمدِ باعثِ ایجادِ کونین
 بحقِ حضرتِ بابِ المدینہ
 علی شیرِ خدا و شاہِ مرداں
 وہی مصطفیٰ و سریز داں

حسین ابن علی برحق خدائی
 شہید و شہسوارِ کر بلائے
 اسیرِ پنجہ جو رحمتائے
 گل گلزارِ بارِ غمِ رقتائے
 جعفرِ رہبرِ صدق و صفائے
 امامِ موسیٰ کاظمِ رقتائے
 علی ثانی بشانِ مرتقتائے
 شہِ سند نشینِ اویائے
 امامِ واقفِ سرِ خدائی
 شہنشاہِ سرپر پارسانی
 قوی شیرِ نستانِ صفائی
 بتو دارند نیکو آشنائی
 ہمایوں جلوہ اش ظلِ ہمای
 فروزاں نہرِ برجِ ارتضائی
 حبیبِ باگاہِ کبریائی
 بققبے شافعِ روزِ جزائے
 پے بو نصرِ صالحِ بختبائی
 شہابِ ثاقبِ اندرِ رہنائی
 علاؤ الدین شاہِ ذوالعلائی

بحق حضرت سبیرِ اطہر
 جگر بندِ تبول و سبطِ احمد
 بہ زین العابدین بیمار و معنوم
 سہے سر و زبستانِ ریالت
 بحق حضرت معصومِ باقر
 پئے مسموم و قربانِ رقتائے
 پئے حضرت علی ابن موسیٰ
 طفیلِ حضرت معروفِ کرخی
 طفیلِ حضرت سری سقطی
 پئے حضرت جنید شاہِ بغداد
 پئے حضرت جنابِ شیخِ شبلی
 بہ عبد الواحد و حضرت ابو الفتح
 طفیلِ بو الحسن آں شاہِ قرظاں
 طفیلِ بو سعید شاہِ مخزوم
 بحق شاہِ حیلانِ عوثِ اعظم
 بہ دنیا و ستگریے پناہاں
 پئے حضرت جنابِ عبدالرزاق
 پئے حضرت شہاب الدینِ بغداد
 بشرف الدین و شمس الدین یاز

شہاب الدین ثانی اشرفانی
 محمد تاجدار پستوانی
 ثانی عمدرزاق حدانی
 بہ عبدالقادر ثانی حدانی
 پے عبدالعزیز حق نوانی
 گل گلزار عز اولیانی
 علم بردار شان اصطفائی
 شہ از سید حسن خرقستانی
 بدہ از سید نجوا زعم ہار مائی

عطا خستہ وین ال شکستہ است

بہ بخش اور از رحمت موسیانی

طفیل شاہ بدوین و دینا
 بحق شیخ شمس الدین ثانی
 بحق شاہ خراج اللہ محمود
 بہ عبدالقادر و سلطان دوان
 بہ حضرت شیخ عبدالمد یارب
 بحق حضرت سید محمد
 پے سید مصطفیٰ شاہ ولایت
 پے حضرت علام شاہ جیلان
 بدیں مظلوم و عاجز رحمت کن

لحمرہ شہرہ طیبہ و شہینہ کہ بعد نام حضرت امام جعفر
 صادق رحمۃ اللہ علیہ او محمرہ بالاجد استود

بسکین شہید با صفائی
 سر آراے عز اولیانی

بحق مرتضیٰ سجانی پاک
 بحق حضرت عاقل شہیدی

جمال اللہ مجربو باصفائی
 بحق سید میراں مرتضائی
 جناب پاک خضر اولیائی
 حلیب پارگاہ کبریائی
 شہ مسند نشین اولیائی
 بعرفاں کامل اندر رہنمائی
 شہنشاہ سر یہ پارسائی
 امام واقف سرحدائی
 درختاں مہر برج اولیائی
 کز روشن چراغ اولیائی
 سہے سرور زباغ مرتضائی
 عطا فرما ز رحمت موسیائی

بحق سید ابراہیم اکرم
 بحق لال شہباز قلندر
 بحق بودلہ سید سکندر
 بحق سید شاہ میر میراں
 بحق شاہ ملاں قہسار دین
 پے عبد الرشید عارف حق
 بحق سید محسن شاہ شامان
 بحق شاہ بلاک آل پیر دانا
 بحق پیر بہاؤن شاہ قلندر
 پے شیخ منیر آن نور عرفاں
 پے روشن علی شاہ ولایت
 بعاجز بندہ دل خستہ خود

ز بند محنتم آزاد گرداں
 بہ نعمت نامائے خوشنم وہ سائی

شجرہ طیبہ خاندان قادر یہ بھوپریہ رحمت اللہ علیہ

اجمعین - لکھنؤ

چنانچہ خاندان عاجز نواز
 امام انبیا سالار بطحا
 زینور اوسواد و سرخ و بیضا
 شجاع پهلوان و سرانحفظ
 ابوسیطین پاک و زوج زہرا
 وصی مصطفیٰ صدر معنی
 حبیب اعجمی محبوب موسیٰ
 بدستش موم گشتے سنگ خارا
 مرید راہ حق را خوان لعینما
 کہ شرف بر دین آشکارا
 امام اولیاء اہل مصلیٰ
 بہ بھوپری علیٰ خندوم دانان
 مریض گری را چوں مسیحا
 عطار از رہ رحمت بخشا

خدایا یاد شاہ ذوالعطا یا
 بحق سید اولاد آدم
 محمد باعث ایجاد کونین
 بحق واقف علم لدنی
 علی شیر خدا شاہ ولایت
 علی خیر شکن شہباز عرفان
 بحق عاشق حق حسن بھری
 بحق خواجہ داؤد طائی
 بحق خواجہ معروف کرنی
 بحق خواجہ سری سقطی
 بحق شیخ شبلی ذوالمعارف
 بہ صدی ابوالفضل نظامی
 بحق دینداری شیخ ہندی
 پے حضرت غلام شاہ جیلان

بہ عننا کی عطا کئے پر خطائے
طفیل نام پاکاں رسم فرما

تاریخ وصال دوا دہ امام علیہم السلام

فوت علی علیہ السلام

از علی گرد علی تاریخ شاہ اویبار
لامش از عیش نامکم یا فرزا لامش بیار

۳۰ ہجری

حضرت امام حسن علیہ السلام

مرکزش را از محیطش کم نما بہر حسن
یا کہ ربیعے از محیطش سر بجاں مرکز فرزا

۳۰ ہجری

حضرت امام حسین علیہ السلام

از محیط مشرقش حاکم نما بہر حسین
یا بتاریخ حسن عشر علی را بر فرزا

۶۱ ہجری

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
لام را تنصیف ساز و کم کن از نطق علی

۵۹ ہجری

بہر زین العابدین آل قدوہ آل عبا

حضرت امام باقر علیہ السلام

عشر اعداد علی گربا علی گرو عدیل
 باہمہ ظاہر شود تاریخ باقر بر ملا

۱۲۱ ہجری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
 گریے رلام اور اور شمار آرمی شود

۱۴۱ ہجری

سال وصل جعفر صادق ایام باصفا
 حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام
 حضرت موسیٰ کاظم چوں ز اثبات علی است

۱۸۱ ہجری

میشود سبط علی تاریخ آل بکر سخا
 حضرت امام علیؑ موسیٰ رضی اللہ عنہما
 بر علی و محمد ائمتہ است

۲۰۳ ہجری

میشود تاریخ سلطان علی موسیٰ رضی
 حضرت امام عسکری علیہ السلام
 عمود آل علی تاریخ حضرت عسکری است

۲۶۰ ہجری

آنکہ خاص و عام را او بود اول رہنما
 حضرت امام محمد علیہ السلام
 چوں محمد از علی بود علی ہم بود

۲۲۰ ہجری

میشود ہر دو علی تاریخ آل بدرا
 حضرت علی ابن محمد علیہ السلام
 چوں علی ابن محمد بود تاریخ و گر

ہم علی ابن محمد گشت نازل از سما
 حضرت امام ہدیٰ آخرو زمان علیہ السلام
 ہدیٰ آخرو زمان نور ہم زمان آست
 سال تار تیغ طہورش کس نداند جز خدا

بیتنا

صاحبہ ہدیٰ قہاری کو یوں نہ دے
 عامی آدم کہان بجاں لای کر
 پاک محمد تائیں آوے نت تاپ
 باہجہ گناہوں کس پھر پھر جانو
 حافظ کون صاحبہ کس آکھیں نہیں ہکر
 جس نون شب معراج بلا یار آپ

فرعون نے نون کدی نہ ہویا دوسر حافظ
 حسن نوا سے پاک دوسر حافظ
 فاطمہ دے فرزند علی مقبول

امنیات نے کوسے لت دسر - حافظ
 مگر چاہتا پوس وچ پیار یاں
 گرمی نقین ہنھ لوند ہنھ لوند چھار یا

مستقر اکول وگایس جہانیر ہجر - حافظ
 دولت بال عزائے فرعون
 نعمت رنگاں رنگ گلین سون

موسے دولت بھکھاں در بدر - حافظ
 جرم کہنے را جے چہ بد گھویا
 پایا دولت ہو بچہ نال ہوٹیا

صاحب عزت بھکھیا منگن در بدر - حافظ

بے سُہراں نوں نیند لکھنڈ ملایا
مشرور دار سنہڈ اولن لیت تلیاں

بہکھے تے رات سنگھاوں سُہرور حافظ

چوری دودھ ملایاں بول کتیاں
خدمتگار چکاوں ملہیں ستیاں

گاواں اندر جنگل ڈھونڈن ڈب سر حافظ

کھویاں اندر شیش محل اوساردا
شیش محلان تائیں آپ جاڑوا

آپے ڈہائے آپ بھالے کروا آپے بہن گہڑ حافظ

اکناں تائیں گایاں ویندیا تاردا
اکناں تائیں سیں نواندیاں تاردا

دم مارندی جانہ کوئی چپ کر حافظ

زاد بھکھا تے وقت گزاردا
رکھا سکا کھا کے وقت گزاردا

ویکھ شرابی نعمت کھاندے چپ تر حافظ

اکناں ویندیا تیر تیراں گھر پورے
اکناں دے گھر دیہاں ندو گھر دوسرے

اکناں دے گھر کسی اوہ ہی گیا مر حافظ

خاک کے تھیں بید اکیتوس بوجہل
رومی شامی تے اصحابی نالے اہل دل

اوہ بہشتیں جادو سن ایہ وجہ نارسر حافظ

تاج شرافت رکھیا سر انساندے
طوق پوایا لعنت گل شیطاندے

لکھیا جھولی پایا جوتے دیر در حافظ

شمال تختوں سے بھیکہ سگھاندا
منگیا نون بھڑ کے تحت پہاونددا

دم مارن وی جادو اتھے چپ کر حافظ

را بجا بھدار ستای عرض اہ
مینوں بخشیں حبت اوسدی عرض اہ

سرگ چھندا پرچی آکھیں ناڈور حافظ

سچ کہاں تقصیری ہوواں کون کی سچ بولے

یارب تیری قدرت والے بہت نہ جانند کھو کے

دُنھائیں تحقیق اتھی لکھ پڑو یا ندے اوہلے

جاں میں جہات قیاسوں پانی دگدگوتر کھولے

اپنے نوروں نوزخی وا پیدا کیتوی جانی کلمے نال بنی نوں کیتوی سرور وہیں فی

کیوں گمراہ کیتوی اوس تھیں فیر بہتر نولے۔ سچ

آدم نوں د فخر بہشتیں عزت نال بہایا مور تہا شک لہجے اوتے چو کیدار بچایا

بے حکموں کی قدر کسید اور راز کھولے۔ سچ

سوئی نوں دست کر کے دتی آپ جھوڑی باہجہ وسیلے کرے کلاما کدی نہ ہوندی دوری

دشمن چا فرعون کیتوی مارن نوں وں گولی۔ سچ

شیطان نوں پہلو دبو کتھے کھر پہنچایا میرے باہجہ نہ سجدہ کرنا آپے تیں فرمایا

حکیم تیرے تصدق اس رکھیا گل لعنت منہ پوکے۔ سچ

نال امام زید مراں نوں کس کیتی گراہی سر نیزیاں تہ جاہر دتونی تیری پیر وانی

پچھے اس تھیں قید کرے کس جماندی ٹولی

سچ کہاں تقصیری ہوواں کون کوئی سچ بولے

ستھریا ستھرا کلام

جے مہنگڑا آوے ویلے بھیروے
 جے دولت ہتھوئے آوے ملے امیروے
 جے وارو نفع نہ دیوے وچہ سریروے
 جے سینہ صاف نہ ہووے ملے فقیروے
 جے ترت مراد نہ پاوے سو رباں پر دے
 تال ستھریا تہجے گھت روڑا وچہ دستہ پیروے

ولہ دیگر

منکا پھیرت جرم گیا پر منکا گیا نہ پھیر
 کارک منکا چھوڑ کے سن کا سن کا پھیر
 وہیاں دماڑا پیر پیرا رن کھانڈا کھوہ
 ایناں وچوں ستھریا نیوں بیہی کڈو دھرو

قالنہ معنی سب از امیر المؤمنین علی علیہ السلام

اصل نیت مقصود کردہ سورہ فاتحہ خواندہ بعد کہ سورہ بار سورہ اخلاص
 معہ درود اول و آخر خواندہ بروح پر فتوح سرور عالم و امر معصومین بدیہ

کند و بیک خانہ انگشت نہید و اپنی خانہ گدا سٹتہ پیش آں خانہ شمار و بخانہ
 ہنم خرنیکہ باشد جائے بنوید تا آخر خانہ ما باز چوں بلارود آنخرفت را مستم
 نویسد و بخانہ کہ انگشت نہادہ بود تمام کند۔ پس آنخرفت را جمع نمودہ
 ہمہ اش را عبارت سازد و عبارت جواب فال باشد عبرتی
 بفضلہ کہ مرتسائی

و	ی	ا	ا	ل	ی	ق	ل	و	ا	و	ل	ی			
ع	ی	ی	ی	ص	ل	ص	س	ر	ھ	س	ھ	ل	س		
ھ	و	ن	ن	ح	ن	ح	ا	ت	ق	ق	ی	م	ص	ی	
ی	ل	ع	ا	ت	ھ	ن	و	ھ	ر	ی	ح	و	ل	و	
ظ	ل	و	ا	م	ل	ا	ا	ھ	ل	ا	ھ	ت	ر	ق	
م	ل	ل	م	ل	ا	و	و	ی	ر	ا	ا	ا	م	ل	
ب	و	ھ	ع	خ	م	ت	ر	ن	ش	ھ	و	س	س	ا	
ا	ا	ی	ا	و	ا	ی	ا	ل	و	ت	ر	م	ل		
ر	ن	و	ھ	و	م	ت	ط	ا	و	ی	ا	ز	ا	ن	
د	ل	م	ع	ح	ب	ن	ل	ف	و	ر	ر	ا	ھ	و	
ا	ع	ع	ص	ب	ا	ق	ل	ی	ت	ل	ت	ت	و	ھ	ل
ب	ا	ر	ی	و	و	ل	ع	ص	ت	ل	ک	ا	ب	ل	
و	ن	ب	ی	م	ھ	ل	ل	ا	س	ق	ر	س	ر	ا	
س	و	م	ر	ر	خ	ی	ا	ح	ر	و	ھ	و	ی	ی	
و	م	س	و	ل	ر	ر	ب	ر	ا	ت	ن	ر	ت	ت	

تہنیت نشاوی ختمہ سید عالم و مظفر علی صاحبزادگان

مولوی سلام اللہ صاحب پیرگان حضرت شیخ

عبد اللہ صاحب زاویہ ہونڈہ

از جہاں بر شد خزانِ محنت بیخ و بنا
 در جہاں خوری شد رونقِ عد شباب
 اور مشامِ دہر خوشبوی میں نواکتساب
 نسن پھولا ہوا سو یا سکون اور گلاب
 سخن داؤدی کہیں سے اور کہیں جنگِ رباب
 اور کہیں جلوہ گاہی نورِ حسن بے عجاب
 مدتوں کوئی امید ادا نہ دے فتحیاب
 ہے ہجوم ادا شرمِ ملامِ خلق بے حد سونا
 چشمِ فقاں سے کوئی زبردتِ اعتبار
 خوش و بیگانہ فقیر و منگتے کہیں کتاب
 چو ہدی اور خاق اور سردار اور اہل خطا
 حافظ قرآن بھی اور مولوی عالیجناب

شکر حق آمد بہارِ خوری با آبِ تاب
 مر جا فصل بہار و موسم گل و در سید
 باغ ہیں مہلکے ہو کر فیضِ نسیم صبح و
 نرگس و نسترن و عنبر ہیں گلِ ثانی حسن
 گیت گاتے ہیں خوشی کا آج مرغانِ سخن
 ہیں کہیں تو خیر یوں کی آندہ میں اور ہنگ
 آج سے وہ دن خوشی کا ہے کہ جس کے واسطے
 عمر چکے ہیں ہے جن فریدہ لکا لہو
 کوسے وصل آرزو میں مست اور ہنسارے
 آئے ہیں بھول کی آواز شکر کی قلم
 و خلید از مہر و پتی و لہو نمبر دار بھی
 طالب و ریش بھی اور زائد پر پہرگا

یار و خیار اور اقارب اور آباء جمع ہیں
 لڑکیاں گاتی ہیں کیا لادی گھوڑی شوق
 الغرض ہر قسم کے اصحاب ہیں موجود یہاں
 تنہا کی تقسیم کیا ہے پوری اذرا طے سے
 مہمانوں کیلئے کھانے عجب موجود ہیں
 زردہ و پختی بہت بخشنے خشک و بورلیاں

کھیر فرنی اور حلوا اور سیبیاں پھینیاں
 نہر جاری کی طرح ہر مہمانوں کیلئے
 ہجوم ہے اس جشن کی اطراف عالم میں مچی
 ابر رحمت کر رہا پھر کاؤری اس جشن میں
 کیا عجیب ساں ہوا اس جشن ثادی کیلئے
 محفل حیران میں ہجوم اور اثر وہاں خلق میں

کاپیہ تقریباً ست سالن اوزنیساں از دعاء

آن کلام است تاکہ دریا رگاں چون ماہتاب

اسکو تبت یا مفصل حال اس تقریب کا
 کہ جناب شیخ عبد اللہ صاحب ہیں وہی
 ہیں وہ عالم باعمل اور حافظ قرآن ہیں
 علم دین مصطفیٰ کے کھربے پیاں ہیں
 ہمد میں اور سندھ میں پنجاب اور کشمیر میں

شاد و خرم مردوزن طفل بعد سبق و شہود
 کیا سلاں باند ما فوشی کا وہاں بے احتیاج
 طغلاک و پیر جواں واد کہڑ و اہل خضاب
 ہر کوئی اسکے جارٹا ہو اسکے بہر بہر کے
 نان پھلکے اور پائٹھے روٹی بسین تآب
 شور باد قورماں قیما و بریان و کباب
 راستی اچار چینی اور مر لے اور لہاب

فرت و قند و نبات و مہری و عرق گلاب
 دو تنوں کو فوری اور شمنوں کو صنطراب
 چلتی و کھنڈی ہوا بادل کا سوچ پر نفا
 ہے ہوا پنکھا قلی ستقا بنا ویکو سحاب
 سر کسی سے پوچھتا تھا اور تھا پر صنطراب

اور ہر اک امر کا اس کو دیا میں نے جواب
 جن کی شاگردی سے لاکھوں کوہ فرخ انتنا
 مائے بدعات و شرک عامی صدق و عوا
 انکے رفق و رفیق سے لاکھوں ہو ہیں فغنیاب
 ہر جگہ ہر شہر میں شاگرد انکے بھیا ب

ہے وجود ان کا ذریعہ خالص خدا قیام رکھے
 آنچہ در محل و فایق نے کند تقریر با
 ملک ان کا ہے کثیر اور مال دولت سے فراخ
 اور میں سرکار میں دربار میں ممتاز وہ
 قوم گو جگر کے ہیں برج شرف میں بی منیر
 لے بسا دیہیم در جاہ و و فور ملک مال
 لیک او مال و منال و حشمت اقبال خود
 ناں بی نیکی و بی لقصی خوش خلقی عزیز
 اس قدر وسعت بھی ہو پیر استعدہ ہو سکت
 واللہ بالتدریست از عہد شبائش گفتہ ام
 اب تو بڑھے ہو گئے آنکھوں سے بینائی گئی
 ان کے بہائی کریں پوتے جکا جشن خند ہے
 عقل یہ سب جراسن کردعا کرنے لگا۔
 کماشتاں پر جب تک افشاں ستار کی ہے
 تار ہے حسن بتان کو ملک جان زیر نگین
 جب تک گردوں کو سایہ میں رہے ساکن زمین
 عیش و عشرت میں ہیں یاریت صاحبزاد گمار
 حضرت شیخ عبداللہ بھی جگ جگ جس
 نغمہ شوق است پایا نے نثار وہیں بیان

جن کو کہتا ہے زمانہ انہ کشتی و عجباب
 نکتہ نکتہ در مکتوں است یا لعل لباب
 اس لئے ہیں وہ زمینداروں کے بھی جبر الماب
 عزت انعام شاہی سے بھی ہیں بہرہ یاب
 ملک گو جگر کے ہیں اوج فخر پر وہ آفتاب
 از غرور سرکشی برگشتہ از راہ صواب
 بیچ داندر خیال خود تیار وہم بخواب
 نیک بنگر آنکہ در دوران نمیدارد جواب
 اللہ اللہ یہ تعجب ہے کہ ہو عہد شباب
 رائدہ در طفلی نمودنم ز فیض اکتساب
 داغ فرزندوں سے ہیں با چشم پر آب۔
 کہ سلام اللہ کے بیٹے ہیں وہ دونوں در ناب
 ہاتھ اٹھا کر کے خدا سے مالک ہے ارباب
 تاشفق سے غارہ ہو بہر عروس آفتاب
 عرصہ دکھا ہے تا وقت فوج اضطراب
 مشعل ہے آگ چلتی ہے ہوا بہتا ہے آب
 یہ پھل پھولیں ہیں خوشحال ایمان کا باب
 ان کا سایہ ہو سوں پر اون کے تار و حساب
 اڑے ماتک گفتہ ہمچو موسیٰ در جواب

مقصود من جزو حرف مدحت است و نیست
 ای عطایاب طول پیکر اہی کلام فوق نے
 کیا ہی موزون مصرع تاریخِ ختنہ کا ہوا
 پھر ہوئی اچھی ادا سنت خلیل اللہ کی
 چوں مظہر سید عالم از قبا بیرون شدند
 ہم علی الترتیب دوسرے دسہ یک سال اوست
 جز نزول رحمت باران چہ مطلب از حساب
 سال ختنہ کا لکھوا اور ختم کرو و بہ کتاب
 ہو مبارک ختنہ ہر دو نور ویدہ کا جناب
 سال ختنہ کا ہے دویم دیکھ لو کر کے حساب
 بہر ختنہ سال ختنہ شد عیاں چوں آفتاب
 گفتہ ام لفظاً و معنی نیک بگر در حساب

منویات سبع سپارہ

روزِ شنبہ زحلِ نخستش بطرف مشرق است۔ درین روز بیدیاں سو سفر
 نکند۔ ناخن چیدن غم آرد و جامہ نو پوشیدن بوساوس در اندازد تنگ دست
 گرداند حجامت نباید کرد و نہ غسل کہ عمر کوتاہ گردد۔ اگر فرزند تولد کرد پر گناہ باشد تا ماہرہ مند
 و دراز عمر باشد سفر کردن درین اور بس مبارک باشد۔
 روزِ نیک شنبہ شمسِ نخستش بطرف مغرب است درین روز بطرف مغرب نباید
 رفت۔ ناخن چیدن۔ غمناک گرداند جامہ نو بیدین نیکو است نشاندن و خرتان
 بس مبارک است حجامت و غسل کردن بہ است۔ عمارت و باغ نشاندن و جامہ نو پوشیدن
 نیکو است اگر سفر کند و دور و دراز افتد الا بسلامت فرزندیکہ درین روز زاید علم
 و دست دولت مند باشد۔

سو موزارہ قمرِ نخستش بمشرق است درین روز بیدیاں سو نرو۔ ناخن چیدن
 و غسل نمودن و سر شستن بس مبارک باشد دولت و رزق فراخ گردد۔ عروس

آوردن و نکاح کردن جامه نو بپوشیدن و دیدار اکابر و اشراف و سفر کردن نیکو است
که بظفر و فتوحات باز آید۔ فرزندیکه درین روز تولد شود پس نیکو باشد۔ اما سفر
بسیار کند و مظفر باشد۔

شنبه مرغی نخوتش بشمال است برین سوی نباید رفت ناخن چیدن
فکر آرزو جامه نو پوشیدن ناسازگار باشد خطر سوختش و بیماری باشد۔ حجامت
یعنی فصد و غیره نیکو باشد۔ اگر درین روز فرزند تولد شود دلیر بود و از همتران گروه
روزی حرام و مال مردم را حریص بود۔ الا به مادر و پدر مبارک باشد۔

چهارشنبه عطار و نخوتش بطرف شمال است۔ پس درین روز درین سو نباید
رفت۔ جامه نو پوشیدن مبارک باشد ناخن چیدن غسل کردن نکاح کردن و
عشق و محبت و وصال جماع و زناعت نیکو است حساب کردن و بنامی مسجد
دو آن خوردن و خواب کردن پس نیکو است اگر درین روز پسر تولد شود وزیر یا عالم باشد
و پادشاه یا منجم باد سیر گردد و دراز عمر باشد۔ بقضای حاجات رفتن نیکو است۔
درین روز دو شروع نمودن موجب صحت باشد۔

پنجشنبه مشرمی۔ نخوتش بجناب جنوب است درین روز بدان سو نباید رفت
به طلب حاجات رفتن و سفر و دیدار پادشاه و اکابر و رسیدن بعهده و انتهای
کار بکے عظیم و بیع و شری دریدن جامه نو و نشانیدن نهال و کا دین چاه و
هر کارے که ابتدا کند مبارک است۔

و فرزندیکه درین روز تولد گردد صالح و نیکو کار و امیر کشش یا کار کند و دشمنانش
مقهور شوند و پادشاه درین بس مبارک باشد و دعاییکه کند اجابت شود۔

جمعہ زہرہ - خوشتر بمغرب است دریں روز بدال سو نباید رفت. حجامت
کردن و ناخن چیدن و غسل کردن و نکاح و عرس خوب است اگر دریں روز فرزند
تولد گردد مبارک است. خوش طبع عزت دوست و فرحت و طرب جو باشد دریں
روز سفر مبارک باشد که مال غنیمت و دولت باید و خوشدلی باز گردد.

حَامِدٌ كِتَابٌ مَعْدَمٌ لِقَبْرِ

بیک جا جمع گردیدند و محدود
بگفتند زانکه او بودند محمود
در و سپید و نصیحت مانے محمود
ز پند و مو عظمت گردیده آموود
که از نهرست مکشوف اند و مشهور
چو لعل اندر ملاسی تار معقود
بدلیجات و صنایع زواست منفقود
نه از رخسار و چشم سرمه آلود
تپشهایکے رطل بسپود و سپود
نه رود و لغمه مانے و سخن دادود

بحدیثی که این اوراق شنی
بیاد رفتگان ذکر و توار تیج
ز نقان و ارسطو و سلاطون
ز قطعات و مرانی و قضا بد
پہیں سال چند مضمون یاد درود
محلے از مضامین جمیسه
معرا از استعارات و کنایات
نه ذکر از حسن و خوبی و ملاحظت
نه ذکر آه و درد و آتش شوق
نه ذکر خط و حال خوب رویاں

کہ یا شد شہد باز قوم بیسود
 نصیح و پند مانے تلخی نمود
 بجا تذکیرو وعظ سود و بسود
 وزین مستعم ہشتوزا پیداند
 پی اہل طلب حلو است زود
 کہ بہت است این علیہ سربے از اندر
 بود مقبول عام از فضل محبوب
 مصائب پیش خوش اندر غیر و غم
 چو پایاد بہار اس نسبت زود
 دلے پانچوں سواروں پہیوں پہ جو
 بگویند عطا اسم شاعری بود
 کہ طعن و حوت گیری نسبت نمود
 زینکو گوہر ان نیکی است فرمود
 کہ دو سال تر و خشک گشتہ میشود
 بگو تالیف منتفہ برق بفرمود

ازین نظم ز رنگینی است عاری
 بشیر ہی از رنگینی زیب
 بجا نمکینی و سن ملاحظت
 نہ من ناظم نہ ناثر نے سخنور
 قدید دلے نمک است است اما
 اگر چه با قدرش پس نہ شد
 دلے چوں ذکر اخبار است در دے
 ہمانا نیست نظم و لکسش اما
 بود یا شعر گو یاں نسبت من
 مرننگ است گر چه زیر رانم
 کہ عام و خاص گراں خواندہ ہستند
 امید است از بزرگان چشم پوشی
 و گردہ کہ در اصلاح کوشند
 بہا و نام او محسن زن تواریخ
 سر و ش غیب سال اختفاش

عطا پیش کن قبول عام یارب

بحق سیدالابرار ذی الجود

تقریر کتاب مخزن تواریح از مرزا اکرم بیگ

مسلخاں ضلع گجرات عم فریضہ

رسالہ مخزن تواریح مجموعہ مجموعہ تواریح تمہینیت و تعزیت فاضل مصنف کہ تبحر علمی و نکتہ سخن و اظہار حقائق و وقایع کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں۔ خود اپنی تعریف آپ ہے۔ ہر مرثیہ تعزیت و قصاید تمہینیت اظہار واقعات کی اصلی و واقعی تصویر ہے۔ زندگی کے مرحلوں کو علاوہ خوبی سے بیان کرنے کی تاریخی مصنفوں سے بھی مزین کیا گیا ہے۔ فاضل اہل قاضی عطاء و محمد صاحب خاندان قضاة گجرات کی چراغ ہیں۔ جو شاہنشاہ حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ غازی سے آجتک میں بوجہ علم و فضل عربی فارسی نظم و نثر و خوش فہمی پنجاب میں خاص طور پر مشہور ہیں۔

قطعہ تاریخ تالیف

دل کتاب نظم و نثر از تکلفنا بری
خوش مضامین و خوش اسلوب تالیف عطا
بریکے مضمون اونگر بطرز دل پسند
گوہر نایاب یاد رثین و بے بہا است

آں عطاء و علامہ و نہامہ دور ز مال
 طبع رنگینش بہار بوستان نام خدا
 از برائے سال تا لیسش سرودش غیب گفت
 با محمد اکرم۔ آں آئینہ عبرت نما است

۲۱ ۱۳ صبحی

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد حاجیوالہ حسب فرمائش

عزیز محمد دین مد عمرہ

دوش بدوش است بیت الحرم

ثانی و ہمایہ بارغ ارم

کردا گوشش رو خاطر م

اسے ازیں باب بہ بارغ ارم

دو حہ دیں ثانی بیت الحرم

اللہ اکبر چہ عجب مسجدے

کلمشن فرودس بروے زمین

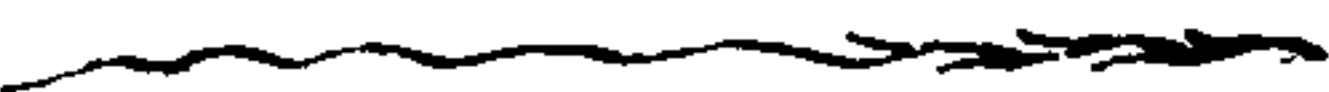
سال بنائیش چو بہستم سرودش

گفت کہ۔ وال خانہ یاد خدا

بیز کہ۔ سجدہ کہ بس بے نظیر

بادیہ اینتیش الہی نصیب

مغفرت از لطف و عطاء و اکرم



مسئلہ بر تاج وفات حسرت آیات

نونگہ صاحبہ ہلیہ مولوی غلام محمد صاحبہ کی

سنو استاں سوز کی درد کی غم کی حکایت مصیبت کی رنج و الم کی
جدائی کی بھیراں کی اور اس شتم کی شکایت ہے گرووں کے جو روم کی

نہ منجد مار بیڑی پہ آوے تباہی

نہ ملاح یوں غرق ہو یا آہی

سزای وہ بیگم بصد عزت و تکلیں ہوئی صاحب اولاد با فرخ آئین
کہیں پینیاں مل سے ریل کے پھینیں کہا یوں کہی لئے کہ ہیں ماہ و پروں

نظر بد لگی کر گئی کام اپنا

پھنسا یا اجل نے کچھا دام اپنا

جانوں عصمت وہ بانوے عفت وہ برکت کی دیوی وہ ثروت کی زینت

وہ عفت تاب اور محرم شرافت قبیلہ کی عزت وہ کنبہ کی زینت

وہ پوتے کی شادی کا پیغام پا کر

نہ بھولی سمائی تھی جامہ میں آ کر

یہ پیغام شادی پیغام اجل تھا خوشی کی گھڑی تھی کہ ماتم کا پل تھا

نصیبہ میں لکھا بروز ازل تھا کہ شادی و ماتم کا دن مشتمل تھا

یہ تھا مثبت علم قضا و قدر میں

کہ جا کر نہ آئے گی پھر اپنے گھر میں

تو وہ دلہا کا جوڑہ بنا کر خوشی سے
وہ زیور وہ کپڑا لگا کر خوشی سے

روانہ ہو کھنبی سے سا بورہ پہنچی

مگر زخم کا نشا سے رنجور پہنچی

وہ نکلی تھی گھر سے بہت شاد و خرم
جمعیت میں تھی اوسکی اولاد ہمدم

نہ فکر مسافت نہ چلنے کا کچھ غم
ہو بیٹیاں بیٹے پوتے تھے ہر دم

جد ہر دیکھتی تھی - تھی اولاد اُسکی

جمعیت تھی شادی کی منقاد اُس کی

تھے رستہ میں خدمت کو سب تاد
کوی تھا سوار اور کوی تھا پیادہ

مشیت میں حق کی ہی تھا ارادہ
سواری کو چھوڑا چلی پا پیادہ

لگر پا رہنہ روانہ ہوئی جب

لگا خار اک پھول سے پاؤ نہیں تب

وہ کا ثنا تو فوراً نکالا گیا تھا
کہ زخم اُس کا ہر آن بڑھتا گیا تھا

مگر اک بہانہ اتر کر چکا تھا
پھر آماں بھی اس پر چڑھتا گیا تھا

تو تلوے میں اک زخم کاری بنا وہ

وہ پھوڑا کہ تا سور جاری بنا وہ

ہوئی سخت لاچار جب ورو پاسے
علاج اُسکا ہونے لگا جا بجا سے

ویلیں نشاں نقاد ہرگز شفا سے
نہ مرہم نہ پٹی نہ دانہ و داسے

تو مایوس آخر شفا سے ہوئے وہ

نہ جانبر ہی ایسی بلا سے ہوئے وہ

پھٹی کوئی شریان بھوڑا پھٹا جب رواں سیل خون بدن ہو گیا سب

نہ ایک قطرہ خون کا بدن میں رہا جب - تو لبریز جام حیات ہو اتب

بدن ہو گیا حس و حرکت سے عاری

زباں پر تھا کلمہ شہادت کا جاری

کسی کو کبھی ایسا کاٹا لگا ہے نہ جس کا علاج اور میں کی دوا،

کسی نے یہ دیکھا کبھی یا سنا ہے کہ کانٹے کے لگنے سے کوئی مر رہا ہے

وہ کاٹا نہ تھا شتر زہر تھا وہ

وہ تیرا جل نیزہ قہر تھا وہ

سدا فسوس پونے کی شادی چاکر نہ وہاں ہوئی گھر کو دیکھا نہ آکر

فقط ایک ہفتہ وہ سد مٹا کر ملی خاک میں جان شتر میں گنوا کر

ہوئی موت آخر نتیجہ خوشی کا

وہ ماہ تمام ایک ہفتہ میں ڈوبا

میاں کو نہ کچھ علم اس ماحیر کا زلزلہ کے چور اور فلک کے جفا کا

نہ ظنا اور نہ پیغام اس ماضی کا نہ بیمار کا اور نہ وار و دوا کا

وہ گھر کی حفاظت کو گھر میں رہا ہے

خبر کیا میاں کو کہ وہ لٹ رہا ہے

جگر گرتوں کے دیکھتے کہ وہ مضطر ترستے ہوا جان اسکی آئی لبوں پر

ملی قاطعہ۔ روزِ جاں اور سرورِ علی حیدر آیا نہ یعقوب و اکبر
 فقط ایک الہی بی بی اور سکی تھی خادم
 وہی پاس تھی اور وہی اسکی مہدم
 میاں کی محبت اُسے و نشیں تھی دل و جان سے اسکی خدمت میں تھی
 ترستی تھی ویدار کو اور حزیں تھی رہی منتظر تا دم واپس تھیں
 جب آخر نہ چہرہ دکھایا میاں نے
 کیا کوچ دینا سے بیگم کی خیاں نے
 اڑی بے بسل روح اسی وطن کو گئی چھوڑ خالی وہ تن کے چمن کو
 لگا داغ غم لالہ و نسترن کو گئی چھوڑ حسرت میں سر و دامن کو
 ابھی اُسے شاخِ طوبیٰ پہ جاوے
 بلوغِ بہشت آشیانہ بناوے
 کر پاپ بخشے بر حالِ زارش نگہدار یارب زوارا لبوارش
 قرارش عطا کن بدرالقرارش بیمار بر غفراں بجاک مزارش
 رنائے تو یارب بودا من او
 بگلزارِ جنت بود مسکن او
 جمن کا وہ نالی کہاں اُد گیا ہے کہ سر گل اسی غم سے مرجھا گیا ہے
 ہزار اک بود حسرت سے گملا گیا ہے نہ سبزہ ہے باقی نہ حسنِ نقشب ہے
 کسی پر نہ آب اور رونق ہے باقی
 مگر ہے کسی پر تو ہے اتفاقی

نہیں دل کی حالت تباہ کیے قابل نہ غم کی حکایت سننے کے قابل
پڑی جو مصیبت جاننے کے قابل حکم کا جراثحت دکھانے کے قابل

نہیں تجھ سے پہناں کوئی دکھ ہمارا

عیال اور نہناں تجھ پہ ہے آشکلا

مہواخانہ ویراں آہی بساوسے مصیبت سے محنت غم سے پھرناو

بگڑ تو گئی پر تو بگڑی بناوے وہی پہل پہل پہلو وہ دن دکھائے

تجھے سب سے قدت صفائی ہے جیری

جو تیرا کم سو۔ تو پھر کیا ہے پیری

کھینچا طول ہے سلسلہ اس فغان کا بیاں کیا کروں اپنے درد نہناں کا

بس اب ختم ہے ماجرا اس بیاں کا سنو سال تریل محنت نشاں کا

عطاء از سرگرنہ زاری کہتا ہے

غلام محمد کا گھونٹ گیا ہے

۱۲ ۱۹

خط منقولہ کہ بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۱۰ء از چھاوٹی

شاہ پور بخدمت مولوی غلام محمد صاحب بہ بنی گریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آل وسم اصحاب کبارش کنم

خاصہ طغرائے کلام قدیم

از پس این نعت رسول امم

واضح باو آنکہ رسالہم فرما
 سنج ز بیماری سرور رسید
 باد مہنوں از ہمگی شتر و شین
 دست بدر گاہ حسد سے ہماں
 لطف تو مرہم نہ آزار ما
 شاد ز فیضِ کرمت بکسماں
 بر کہ برم سوز خود والجتا
 سم تو نوازی می کہ نوازندہ
 فضل یہ سرور کن و سرور کن
 مرز و معاون بودش صبح و شام
 وز عمر طبعی خود بر خوراد
 فرصت و فرصت نہ کہ آبخار کم
 رنگ غم و حزن زد لہار بود
 طرح مباحات در انداختیم
 از کسب طبع علی سہمناک
 باز ہماں آہ کشیدن کہ بود
 باز ہماں کاشش و تلوا سہ
 باز ہماں حسرت و در ماندگی
 بیچ نہ پرداختہ کارے مرا

بعد مراعاتِ سلام نیاز
 از خطِ اعظم کہ با دل رسید
 نورِ بصر - نورِ نظر - نورِ عین
 از غم او من نہ کہ خورد و کلاں
 کائے کرم و عفو تو غمخوار ما
 وبے کرمت چارہ و بیچارگان
 بر کہ برم شکوہ سنج و عنا
 پیش تو آیم کہ سازندہ
 حزن و غم و رنج ز ما دور کن
 سرور اعظم اسمت مدام
 عصمت و نعمت بہ نعل پرورداد
 ادو غم دور چہ چارہ کنم
 باز خطے دوم کہ نوشتہ بود
 سجدہ شکرانہ ادا ساختیم
 بغتہ آد خیر ہوناک
 باز ہماں رنج و پیدن کہ بو
 باز ہماں آتش و ہماں کاسہ
 باز ہماں حیرت و آماوگی
 صبح و مساعصر و عشا جزو دعا

دیدہ بڈاک آورے در انتظا
 راحت اور سحر چہ ہم تو نام اند
 لمحہ اگر شاد گزارو کے
 ان مع العسر کہ فرمود حق
 کہ فرح و سیرت کج نام نیست
 شکر خدا نامہ نامی رسید
 گشت ازین مژدہ و لم شاد کام
 زنگ زدو و از دل پر استلم
 دیدہ زویدار پڑ اوار شد
 نور سوادشش بی بیاض سطور
 باد علی حیدر فرخندہ قال
 بر خورد از بخت و جوانی خویش
 ولولہ اشش باد بہ ہبائے پیش
 بخت کشاید و دولت برو
 حور تما بودشش خواہگی
 خسرو استلیم سخن پروری
 باغ و درایم بہاراں خوش است

بود نصیبش بہ بہاراں خوشی
 وز طربش باد بہاراں خوشی

سر بہ خار و دل پڑ اضطرار
 لیک بمقدار برابر نیست
 رنج و غمش سال و مہ آرد
 لام بجز از پڑ بہ فرمود حق
 کس بہ کہاں نیست کہ نام نیست
 نئے کہ بہ تن جان گراہی رسید
 ہست علی چونکہ بصحت تمام
 شکر خدا شافی درو و سقم
 سینہ چو آئینہ صفا یار شد
 زلف عروس است بر خشار خور
 و رکنف عاظفت نو و الجلال
 وارہ از رنج و غم و درو و ریش
 مشغلہ اش باد بہ لیلای پیش
 ظل بہا ذلہ رہا پید از و
 خانہ اش آباد بہ خواہگی
 و ز چہ سفت بہ زبان دریا
 موسم گل بارخ باران خوش است

در بیان حقہ نوشتی

حقہ نوشتی از وفور خورمی
 شاد باشش لے حقہ قلیان من
 مست مے سازی چو قلقاں میکنی
 هر که دیدہ یا شمیمدہ پوسے تو
 هر که در گوشش رسید آواز تو
 چوں خلیل اشد توی ہماں نواز
 چوں نے ات با کس شکر ز پی کند
 حقہ شمع بزم اصحاب طرب
 حقہ محبوب امیر است و فقیر
 نسبتے وارو بانساں موبو
 این سبب اتساں باوشاغل بود
 نیست خالی از وجودش خانہ
 حقہ نوشاں چو کہیں و پھین
 حقہ نوشاں حقہ را وقت سحر
 مہول از نئے مائے او گز میکنند

مدحت حقہ سر سید سے بھی
 کہ تو خوش جسم است و خورم جان من
 نغمہ بر گلنار چوں بلبل زنی
 کار ما بگذاشت آمد سوسے تو
 گشت او مفتون نماز و باز تو
 گر چہ دل در مار غرورت گزار
 آن ز الفت بوسہ ات بر لب نہ
 حقہ یار و مونس رنج و تعب
 حقہ مرغوب صغیر است و کبیر
 آب آتش خاک و باد است اندر
 جنس با ہم جنس خود مائل بود
 زیب بزم در لوق کا شانہ
 بیجا باسے چہ آباد نسلیں
 آن چناں بیند چوں روئے حور
 جملہ چرکینیش بر دوں مے آوردند

باز نشویدش از سر تا پا آب
 پر کنندش ز آب عرق گلاب
 شایقین حقه مستند این چنین
 خالی از حقه بعالم جانے نیست
 حقه باشد باعث آرام جان
 در مجالس و در محافل و در نشاط
 عادتاً نوشتند صبح و شام
 العزمن ترویج اور سردیار
 تاشند این گفتگوروشدے
 از تعجب گفت حقه نوش را
 ہست این اسراف بیجا و لعب
 اثر اوسستی و جنین و کاپلی است
 دشمن جان است از سکھان پر
 فوج سکھاں ورتنگ تاز و دوان
 فوج دشمن در پشایشاں کہ بود
 بہک سکھاں تاکہ در جاؤرسند
 رخت بکشادند اندر نیراہ
 سریکے از شوق حقه مے کشید
 قتل و غارت کردشاں بیدنگ

از نشان چرک و از بوئے فرا
 باز نوشتندش و شوق جیسا
 بلکہ یک عالم پر است از شایقین
 خوشتر از حقه و گر کالائے نیست
 بعد کار و سفر و خواب و عمل و مال
 بزم شادی و غمی و انبساط
 منفرد یا مجتمع ہر خاص و عام
 بیش و افزون است ز حد شمار
 ہچو بر گل نغمہ یک نلبے
 کہ چہ لغواست این بجا کن ہوش را
 منع از تہذیر فرمود است ب
 شغل او بے سود کردن جاہلی است
 از مفاد و سود او زایشان پر
 گشت مفرور از تہیب و شمنال
 ادربائے قتل شاں یورش نمود
 طلب حقه کردشاں را پائے بند
 از برائے حقه جانے بے پناہ
 ناگہ از پس فوج دشمن درد سید
 شیشہ و جاں جائے شاں از بدنگ

آں ہمہ زینساں نہ گشتند تیراہ
 ہست بیدینی و فرعونیت است
 عاقلانش آزمودہ پارہا
 چونکہ شرع و عقل اورا کردو
 گر نبودے دو و گراندر زمین
 در جہاں کردے معیشت تاووم
 ہیچو قزاق است او عازتگرے
 صحت سر را رسد ازوے زباں
 نیست اندر حرمش کس را کلام
 و حقیقت دو وہم آتش بود
 دشمن جان است زو پرہیزکن
 زرنہ بیدینی مسلمانان نام
 کہ نے پیشد بہماں و عیباں
 گروے آیند آنجا تا حق عام
 گندہ نوشتا سندہ باطرز خبیث
 خواہ درد سست خبیثت است
 جملہ شاہاں نوبت بہ نوبت میکشد
 و گیسے گر فنہ اش و لب نہند
 لذت بزازق بیکر چہ چشند

گر نہ حقہ نشستندے براہ
 مدح این ملعون ملعونیت است
 بازدار و شغل او و کار ہا
 ہست استعمال او دور از خرد
 گفت افلاطون حکمت اینچنین
 ابن آدم زندہ ماندے تا قیام
 ہیچ ماند و دو گراندر سرے
 باعث امر حق سرگروہ ہماں
 و شریعت خاک و آتش دان حرام
 دو د از آتش تولد میشود
 پس چرا دو و افگنی اندر دین
 گر مسلمانان بہ پرہیز از حرام
 حیرت است از حقہ نوشتان جہاں
 ہر کجا یابند حقہ نا کلام
 کس نے نوشد با سلوہ ^{صحیح} بیج
 خواہ بد بوئی و غلیظ و گندہ است
 جمع گشتہ گروہ اولہ زنند
 آں یکے نے از لب خود بر کند
 پس بدینساں حقہ را دورہ دهند

نفرت از بد بونہ از چرکین او
 آب حقه ہچو بول از دیر باز
 کرنے حقه پر از چرکین بود
 رنگ و بونے و طعم لب اگر شد خراب
 از تا کو گرسراقتد فتور
 منسش ثابت نہ از حکم خدا
 نیست از اجماع امت کنند
 چارواں حکم شریعت را اساس
 سرکہ فتویٰ واد بیروں زمین ہمار
 بہر چیزے وادن فتویٰ است بہ
 حقه باشد پاک صاف و تازہ آب
 الغرض حقه مباح است و حلال

جز اصول فقہ و قرآن و حدیث

سرکہ فتویٰ واد او باشد حدیث



تقریظ

رسالہ مخزن التواریخ یعنی تواریخ تہنیت و تعزیت فاضل مصنف
 کے تبحر عالی نکتہ سنجی و اظہار حقائق کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں۔
 اپنی تعریف آپ ہیں۔ ہر مرثیہ و قصاید تہنیت اظہار واقعات کی
 اصلی و واقعی تصویر ہیں۔ زندگی کے مرحلوں کو علاوہ خوبی سے بیان کرنے
 کے تاریخوں صنعتوں سے بھی مزین کیا ہے۔ فاضل اہل قاصدین عطا اللہ
 صاحب خاندانِ عظمیٰ گجرات کے چراغ ہیں۔ جو شہنشاہ محمد اکبر سے لے کر
 آج تک ہر زمانہ میں بوجہ علم و فضل نظم و نثر و خوشنویسی پنجاب میں فاضل شہید
 ہیں۔

احقر محمد اکرم بیگ سلسلہ خوال گجرات

میں سزا کیوں کہیں سے اس سودہ کو دیکھا ہے۔ اچھا لکھا
 خاکسار بشارت، احمدی عنہ

تقریباً ۱۹۰۰ء کو لکھی گئی تھی